

وادی زمر۔ از قلم اے بی راجپوت۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وادی زمر

از قلم اے بی راجپوت



رسم الفت ہی اجازت نہیں دیتی ورنہ "
"ہم بھی ایسا تمہیں بھولیں کہ سدا یاد کرو

گولیوں کی آواز کانوں کو پھاڑ دینے والی تھی۔ ہر جگہ خون تھا کوئی بھی اس جگہ کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ چند گھنٹے پہلے یہاں پاکستان کے مشہور سیاستدان چوہدری نواز کے بیٹے کی شادی تھی۔ گولیاں چل رہی تھی کوئی روکنے والا نہیں تھا۔

اس سب تماشے میں ایک وجود کالے رنگ کے کپڑے پہنے اور سر پر کالا رومال باندھے، منہ پر کالا نقاب پہنے وہ مطمئن انداز میں چلتا ہوا ہال کے کچھلے دروازے سے باہر آیا۔ ہاتھ میں رائفل پکڑے اور دوسرے ہاتھ میں پستول

Posted On Kitab Nagri

پکڑے وہ کوئی دہشت گرد یا کوئی جاسوس لگ رہا تھا۔ لیمز گینی گاڑی میں بیٹھا۔ اگر اس وقت اسے اس گاڑی میں بیٹھتا ہوا دیکھتا تو اس لڑکے کی قسمت پر ناز کرتا

۔ وہ بیزار ہو کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ میں موجود گھڑی پر وقت دیکھا اور بیزار سا ہو کر آنکھیں بند کر لی

ابھی اسے آنکھیں بند کیے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ہال میں بم پھٹا اور وہ خوبصورت ہال چند لمحوں میں ملیا میٹ ہو گیا۔ اس مغرور شہزادے نے سٹیرنگ سنبھالا اور گاڑی کو سڑک پر دوڑا دیا۔ شاید وہ شہزادہ اس بم کے پھٹنے کے انتظار میں تھا



وہ تیرے پاس سے چپ چاپ گزر کیسے گیا؟"

"دل بیتاب ___! قیامت نہ اٹھادی تو نے؟"

www.kitabnagri.com

"کیا کہنا چاہتے ہو بلال شاہ کہوں"

سردار اور نگزیب نے اپنے مخصوص کمرے کی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ سامنے کھڑا لڑکے کی عمر 25 سال تھا جو سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنے اور قمیض کے اوپر نیلے رنگ کی ویسکٹ پہنے ہوا تھا۔ آنکھوں میں بے چینی تھی اور چہرے سے پریشانی واضح ہو رہی تھی۔ وہ لڑکا اب سردار اور نگزیب کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اپنے ہاتھوں کو بادب انداز میں باندھ لیا۔ جب بولا تو اس کا لہجہ دھیمما تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں یہ شادی نہیں کر سکتا"

بلال شاہ کی زبان سے یہ آواز نکلے اور کمرے کے باہر کھڑی خانم بی نے اپنا ہاتھ سینے پر رکھ لیا

سردار اور نگزیب نے اپنے غصہ کو کنٹرول کیا اور بولا

"کس سے کرنا چاہتے ہو شادی؟"

وہ یہ بات تو جان چکے تھے کہ اس کی شادی سے انکار کرنے کی کوئی توجہ ہو سکتی ہے اس لیے اس وجہ کا ہی پوچھ لیا

"پریشہ جہانزیب شاہ سے"

بلال شاہ نے اپنی گردن جھکاتے ہوئے کہا

"تمہاری شادی وہاں نہیں ہو سکتی"

سردار اور نگزیب نے غصے بھرے لہجے لیکن دھیمے سے کہا تھا

"میں کہہ چکا ہوں اگر میں شادی کروں گا تو پریشہ جہانزیب سے ہی شادی کروں گا

بلال شاہ نے اب کی بار اپنی گردن اٹھالی تھی

"بلال شاہ چپ کر جاؤ"

چٹاخ کی آواز پورے کمرے میں گونجی۔ سردار اور نگزیب نے اپنے لاڈلے بیٹے کو آج پہلی دفعہ تھپڑ مارا تھا

Posted On Kitab Nagri

باہر کھڑی خانم بی کا دل پھٹنے کو تھا

"چپ کر جاؤ بلال شاہ۔ وہ سردار ہاشم شاہ کی بہن ہے۔ وہ وادی زمر کے سردار ہاشم شاہ کی بہن ہے"

سردار اور نگزیب نے بلال شاہ کو کندھوں سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا

"میں بھی اپنے قبیلہ کا سردار ہوں، سردار بلال شاہ"

اس 25 سالہ لڑکے نے اپنی گردن کو اکڑاتے ہوئے کہا

سردار بلال شاہ اپنی اکڑ کو سنبھال کر رکھو۔ سردار ہاشم شاہ اپنی وادی کی کسی بھی لڑکی کی طرف دیکھنے والے کی " آنکھیں نکال دیتا ہے اور تم اس کی بہن پر آنکھ رکھے ہوئے ہو۔ وہ تمہیں کیسے بخش دے گا؟

اب کی بار سردار کا لہجہ تھوڑا نرم تھا

"یہ بات جان رکھو سردار ہاشم شاہ ہمارا حریف ہے"

سردار بلال شاہ جب بولا تو اس کے اندر غصہ تھا

"میں شادی کروں گا تو پریشہ جہانزیب شاہ سے ہی ورنہ میں شادی نہیں کروں گا"

"تو دلنشین کا کیا ہوگا؟ وہ تمہاری منگ ہے"

سردار اور نگزیب نے بھی اسی غصہ میں ہی کہا تھا

"میں بچپن کی اس منگنی کو نہیں مانتا"

Posted On Kitab Nagri

سردار بلال شاہ نے اتنا بولا اور وہاں سے چل دیا۔ جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے خانم بی آنسو اپنی آنکھوں میں لیے اسے دیکھ رہی تھی۔ سردار بلال شاہ کو دکھ ہوا۔ وہ اس کی وجہ سے روئی تھی۔ سردار بلال شاہ نے اپنا سر جھکا یا اور وہاں سے چل دیا۔

لان میں آکر اس کی نظر پودوں کو پانی دیتی ہوئی دلنشین پر گئی۔ سر پر دوپٹہ ٹکائے، ہاتھ میں پائپ پکڑے ہوئے تھی۔ یہ بات نہیں تھی کہ سردار بلال شاہ کو وہ پسند نہیں تھی۔ سردار بلال شاہ کو وہ اچھی لگتی تھی لیکن پریشہ جہانزیب سے زیادہ نہیں۔ دلنشین سانو لے رنگ کی تھی لیکن اس کے چہرے کے نقوش دل کو لبھانے والے تھے۔

سردار بلال شاہ نے سر جھٹکا اور اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ادھر آستم گرہنر آزمائیں"

"...تو تیرا زما ہم جگر آزمائیں"

سردار عالمگیر ڈاننگ ٹیبل پر سر براہی کر سی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے دائیں طرف سردار بلال شاہ آنکھیں لال لیے ہوئے اور بائیں طرف بلال شاہ پورے غرور کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ بلال شاہ کے ساتھ سردار سبحان شاہ

Posted On Kitab Nagri

اور ان کے سامنے اور نگزیب شاہ اپنی گردن اکڑا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ سردار سبحان شاہ کے ساتھ شاویز شاہ اپنی گردن جھکائے ہاتھ میں موبائل فون پکڑے ٹیبل کے نیچے ہو کر کوئی میسج ٹائپ کر رہا تھا

سردار عالمگیر کے دو بیٹے تھے ایک سردار اور نگزیب اور سردار سبحان شاہ اور ان کی ایک بیٹی سونیا تھی۔ سردار (سبحان شاہ کی شادی شاہینہ بیگم کے ساتھ ہوئی اور ان کے دو بیٹے سردار بلال شاہ، شاویز شاہ اور ایک بیٹی دلنشین شاہ ہے۔ اس کے بعد سردار اور نگزیب شاہ ان کی شادی شہر ونا بیگم سے ہوئی اور ان کو بی خانم کہا جاتا ہے اور ان کا ایک ہی بیٹا سردار بلال شاہ تھا جو اب اپنے قبیلے کا سردار تھا۔ سونیا نے بھاگ کر پسند کی شادی کی تھی اور اس کے (باپ نے اسے اور اس کے شوہر کو ڈھونڈ کر گولیوں سے اڑا دیا تھا

بی خانم جو کہ سردار اور نگزیب کی بیوی تھی۔ وہ پریشانی کے ساتھ کھانا سرو کر رہی تھی اور شاہینہ بی بہت اکڑ کے ساتھ پانی اپنے سسر کے سامنے رکھ رہی تھی

"شاویز سیدھے ہو کر بیٹھو"

شاہینہ بی نے اپنے بیٹے کو سر پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے کہا

شاویز شاہ نے ناگواری سے منہ موڑا اور موبائل فون کو ٹیبل پر رکھ دیا

"ہم بہت جلد ہی دلنشین اور بلال شاہ کے نکاح کا اعلان کر دے گے"

سردار عالمگیر نے رعب دار آواز میں کہا تھا

سردار بلال شاہ نے ہاتھ میں پکڑا گلاس ٹیبل پر رکھا اور جب بولا تو غصے لیکن دھیمے لہجے میں بولا

Posted On Kitab Nagri

"مجھے یہ سب منظور نہیں ہے"

سردار بلال شاہ کی اس بات پر شاہینہ بی کے ماتھے پر سلوٹیں ابھری اور سردار بلال شاہ نے ناگواری سے منہ موڑا۔ دلنشین کچن کے دروازے میں کھڑی سن رہی تھی۔ اسے یہ باتیں ناگوار نہیں گزری بلکہ اس کے دل کو اطمینان ہوا تھا۔ وہ بھی بلال شاہ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی

"آپ سب تیاری کر لے نکاح کی"

سردار عالمگیر نے بلال شاہ کی بات کو رد کرتے ہوئے اپنی بات کہی۔ اور پھر توقف سے بولے

"سردار بلال شاہ ڈیرے پر آ جانا اور بلال شاہ گھر کی عورتوں کو شاپنگ کے لیے لے جانا"

بلال شاہ نے "جی ٹھیک ہے" کہہ کر سر کو جھکا لیا لیکن بلال شاہ کا دل اب کھانے سے اچاٹ ہو چکا تھا

سردار سبحان شاہ کو شروع دن سے ہی اپنے خاندان کی رسومات پسند نہیں تھی اور اب ان کی بیٹی بھی ان رسومات کی بھینٹ چڑھنے لگی تھی

www.kitabnagri.com

دلنشین کا دل پریشان ہو گیا لیکن اسے کسی گوشے میں یہ اطمینان تھا کہ بلال شاہ اس شادی سے انکار کر دے گا۔ شاہینہ بی، بلال شاہ اور سردار اور نگزیب چاہتے تھے کہ بلال شاہ کی شادی دلنشین سے ہی ہو۔ لیکن قسمت کیا کھیل کھیلتی ہے یہ وہ نہیں جانتے تھے

Posted On Kitab Nagri

دو کمرے اور ان کے سامنے برآمدہ اور پھر دائیں طرف کچن اور برآمدہ کے بائیں طرف واش روم تھا۔ صحن کھلاتا تھا۔ وہ گھر تقریباً 4 مرلہ پر مشتمل تھا۔ صحن کے بعد چھوٹا سادہ وازہ لگایا گیا تھا۔

اس گھر میں سکندر اور اس کی بی اماں رہتی تھی۔ سکندر نوکری کرتا تھا اور اسی سے گھر کا خرچہ چلتا تھا۔ ان کے گھر کے ساتھ ہی بی اماں کا منہ بھولا بھائی کا مران اپنی بیٹی ہادیہ اور اپنے بیٹے علی کے ساتھ رہتا تھا۔

علی کی عمر ابھی 13 سال اور ہادیہ کی عمر 22 سال تھی اور ان کی ماں کا انتقال ہو چکا تھا۔ سکندر 25 سال کا کڑیل جوان تھا۔

صحن کے بچوں بیچ نیم کا پیڑ تھا اور اس کے نیچے چار پائی بچھائیے بی اماں ہاتھ میں پنکھا لیے ہلا رہی تھی سامنے سکندر بیٹھا جلدی جلدی کھانا حلق سے اتار رہا تھا۔ سکندر کارنگ گورا تھا اور آنکھوں کا رنگ بھورا، اس کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی اور اسی معصومیت کے ہاتھوں وہ کئی دفعہ لٹ بھی چکا تھا۔ آنکھوں میں ہر وقت سرمہ پہنے وہ بہت دلکش لگتا تھا۔ بی اماں کی عمر 42 سال تھی ان کا رنگ سانولہ تھا جو کوئی بھی انہیں سکندر کے ساتھ دیکھتا اس کی زبان پر یہ ہی جملہ آتا کہ

"یہ بی اماں کا بیٹا نہیں ہے"

لیکن سکندر کو ان باتوں سے فرق نہیں پڑتا تھا اسے تو لوگ "ماں مرید" بھی کہتے تھے کیونکہ وہ اپنی ماں کا کوئی حکم نہیں ٹالتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک دم سے ان کے گھر کا لکڑی کا دروازہ کھلا

"ہائے ماری گئی پھوپھی"

ہادیہ دروازے کے دونوں چوکھٹ کھولے ان کے درمیان نیچے بیٹھ گئی

سکندر نے اسے ایک نظر دیکھا اور ہنس کے دوبارہ سے کھانا کھانے لگا

ہادیہ نے ہاتھ میں چنگیر پکڑی ہوئی تھی اور ایک ہاتھ اپنی کمر پر رکھے وہ دہائی دیتے ہوئے کھڑی ہوئی اور جب بولی تو آواز میں حد درجہ معصومیت تھی

"پھوپھی مجھے اٹھاؤ"

"اٹھ جاؤ ڈرامے کو نین"

سکندر نے ہنستے ہوئے کہا تھا

ہادیہ منہ بناتے ہوئے اٹھی۔ وہ سانولے رنگ کی تھی بالوں کی چٹیا بنائے وہ 21 سالہ لڑکی تھی

"لے سکندر میں تیرے لیے چینی والی روٹی لے کے آئی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

ہادیہ نے چنگیر سکندر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ پھر اپنی پھوپھی کی طرف متوجہ ہوئی جو اسے شفقت سے دیکھ رہی تھی

"پھوپھی یہ بھنڈی کا سالن تھوڑا سا مل سکتا ہے؟"

ہادیہ نے معصومیت سے سکندر کے سامنے رکھے ہوئے بھنڈی کے سالن کی طرف انگلی کی

"مجھے پہلے ہی پتہ تھا تو سکندر بھائی کو روٹی دینے نہیں آئی بلکہ سالن مانگنے آئے گی "

ہادیہ نے غصے سے پیچھے دیکھا۔ علی اپنے 32 دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے اپنی ہی دھن میں بول رہا تھا۔ وہ 12 سالہ موٹو تھا۔ جی اس کا نام محلے والوں نے موٹو ہی رکھا تھا کیونکہ اس کا پیٹ کافی زیادہ بڑا اور موٹا تھا۔ اسے بچے کمینہ بھی کہتے تھے کیونکہ اسے دوسروں کی چیزیں چھین کر کھانے میں مزہ آتا تھا

"موٹے تیرے سے صبر نہیں ہوا جو میرے پیچھے ہی چلا آیا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پھوپھی دیکھ رہی ہے اس کی زبان "

علی نے اپنی پھوپھی کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا تھا۔ سکندر اس سب تماشے سے بے نیاز کھانا کھا رہا تھا

"چل پیچھے ہو میں ہادیہ کو بھنڈی کا سالن دوں "

بی اماں چار پائی سے اٹھی اور کچن کی طرف لگی

"پھوپھی مجھے بھی تھوڑا سا چار دے دے "

Posted On Kitab Nagri

علی نے اپنا جملہ بول کر ہادیہ کی طرف دیکھا جو اسے اب کھا جانے کی نظر سے گھور رہی تھی۔ وہ جلدی سے بھاگ کر پھوپھی پھوپھی بولتا بی اماں کے پیچھے بھاگا

ہادیہ سکندر کے قریب بیٹھ گئی اور اسے دیکھتے ہوئے بولی

"جار ہے ہو؟"

"ہاں بلا لیا ہے شاہ جی نے۔ اب مہینے بعد آیا کروں گا"

سکندر نے کھانے میں مصروف ہی کہا

"پہلے تو تم پریشہ بی بی کو ہر مہینے کی 25 تاریخ کو محفل میں دیکھتے تھے اب تم اسے ہر روز دیکھا کروں گے"

ہادیہ نے آنکھوں میں نمی لیتے ہوئے کہا

"مجھے جانا ہے آج پہلا دن میں دیر سے جانا نہیں چاہتا"

سکندر نے چارپائی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پاؤں میں جو تاڈالا

سکندر تم کیسے انہیں پسند کر سکتے ہو جبکہ تم نے پریشہ بی بی کا چہرہ بھی نہیں دیکھا۔ کیا ان کی آنکھیں بہت

"خوبصورت ہیں؟"

ہادیہ یک ٹک سکندر کو دیکھتے ہوئے بولے جارہی تھی

"اماں بی میں جانے لگا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

سکندر نے اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی ماں کو آواز دی

ہادیہ کے دل میں کچھ چھن سے ٹوٹا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کیا

بی اماں ہاتھ میں ہزار کانوٹ لیے سکندر کے پاس آئی اور اس کی ہتھیلی میں رکھا اور جب بولی تو آواز میں نمی تھی

"اپنا خیال رکھنا۔ سفر بہت لمبا ہے"

وہ کسی سوچ کے تحت بولی تھی

ہادیہ نے آگے بڑھ کر اپنی پھوپھی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور انہیں تسلی دی

"بی اماں آپ پریشان نہ ہوں۔ میں بہت جلد ہی آؤں گا"

سکندر نے اپنی ماں کا ہاتھ چوما اور علی کو گلے سے لگایا

"موٹو سب کا خیال رکھنا"

سکندر نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا تھا۔ علی تو اپنی پھوپھی کو ادا اس دیکھ کر ادا اس ہو گیا تھا

"جی بھائی"

اس نے ادا سی سے کہا

سکندر نے ہادیہ کی طرف دیکھا ہی نہیں وہ جانتا تھا کہ وہ ضرور اسے رکنے کے لیے کہے گی

Posted On Kitab Nagri

سکندر گھر سے باہر نکلا اور اس نے مڑ کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔ سفید قمیض اور شلوار پہنے آنکھوں میں سرمہ لگائے، بالوں کی مانگ نکالے اور بالوں میں اچھی طرح تیل مالش کیے وہ مکمل دیہاتی لگ رہا تھا۔ سکندر جاچکا تھا۔ بی اماں بھی آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے کمرے کی طرف چلی گئی۔ علی بھی اچار لے کر غائب ہو گیا۔

ہادیہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ سکندر اس کا اب نہیں رہا۔ وہ آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہونے لگی تھی جب اس کے کانوں میں آواز پڑی

"اے لڑکی کوئی کام دھندا کر لیا کروں۔ ہر وقت لومڑی کی طرح پھرتی رہتی ہوں"

یہ ان کے سامنے والے گھر میں رہنے والی زلیخا چچی تھی۔ جو ناگواری سے بول رہی تھی

کام دھندا تو چچی تو کر لیا کر۔ ہر وقت میری جاسوسی میں لگی رہتی ہے۔ یہ جو تو خبریں ادھر کی ادھر کرتی ہیں نا تجھ "۔
"سے قبر میں اس کا علیحدہ سے حساب ہوگا

وہ بھی ہادیہ تھی۔ اس کی ماں کہتی تھی کہ اس کی زبان کا کوئی جوڑ نہیں ہے

"دیکھے قینچی کی طرح زبان چلتی ہے تیری"

زلیخا چچی نے بھی حساب برابر کیا اور چلی گئی

ہادیہ نے منہ ہی منہ میں اسے گالیوں سے نوازا اور اپنے گھر میں چلہ گئی

Posted On Kitab Nagri

"سردار بلال شاہ یہ محبت و حبت کچھ نہیں ہوتی ہے"

سردار عالمگیر ڈیرے پر چار پائی پر سر پر پگڑی پہنے کسی شہنشاہ کی طرح بیٹھا اور اپنے سامنے بیٹھے لاڈلے پوتے بلال شاہ کو سمجھا رہا تھا۔ جو سمجھنے کے بالکل بھی حق میں نہیں تھا

"محبت سب کچھ ہوتی ہے دادا جان"

بلال شاہ نے اپنی گردن جھکاتے ہوئے کہا تھا

بلال شاہ تم ابھی جوان ہو اور جوانی ایک دفعہ جوش ضرور مارتی ہے۔ اسی طرح سبحان شاہ کی جوانی نے جوش مارا "

"تھا۔ پھر کیا ہوا دو سال بعد، اسے وہ شہر کی لڑکی اسے اپنی غلطی کے سوا کچھ نالگی

یہ بات بلال شاہ بھی جانتا تھا اور اس کے تایا ابو کو اس بات کے طعنے اکثر ہی ملتے رہتے تھے۔ انہوں نے شہر کی لڑکی سے شادی کر لی اور خاندان والوں نے اسے تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے اسے شہر میں ہی رکھا لیکن پھر دو سال بعد اسے چھوڑ کر آگئے اور اس کے بعد انہیں وہ عورت کبھی نہیں ملی

"بات سنو میری دھیان سے"

سردار عالمگیر نے بلال شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

یہ محبت کچھ نہیں ہوتی سب کچھ پیسہ اور طاقت کا نشہ ہے۔ اگر تم پھر بھی کسی سے محبت کر بیٹھے ہو تو ٹھیک ہے " دلنشین سے شادی کرو اسے خانم بی بناؤ اور شہر میں اپنی من پسند لڑکی سے شادی کرو اور جب اس سے دل بھر جائے تو چھوڑ دینا "

سردار بلال شاہ جانتا تھا کہ وہ ایسا ہی کچھ کہے گے۔ اس نے ہمت مجتمع کرتے ہوئے کہا

" میں کسی شہر کی لڑکی سے محبت نہیں کرتا بلکہ سردار ہاشم شاہ کی بہن سے محبت کرتا ہوں "

تو بھول جاؤ اسے۔ وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہم نے تمہیں سردار اس لیے نہیں بنایا تھا کہ تم ہمارے دشمن کے " خاندان سے رشتہ جوڑنے کی بات کرو۔ ہم نے بلال شاہ کو سردار نہیں بنایا کیونکہ وہ اپنی گھٹیا عادات سے باز نہیں آیا اور تم ہمیں سمجھدار اور عقل مند لگے لیکن افسوس ہم اپنی سوچ پر شر مندہ ہیں

سردار عالمگیر نے افسوس سے کہا

" سردار بلال شاہ میں اور ہمت نہیں تھی کہ وہ یہ باتیں سنتا اس لیے چپ چاپ اٹھا اور ایسے ہی چلا گیا "

پچھے بیٹھے سردار عالمگیر نے ٹھنڈی سانس لی اور خود کو پرسکون کیا

" جو ولیڈن شادی ہال میں بم بالسٹ ہو اس میں ٹائیگر کا ہاتھ ہے "

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں سات کرسیاں تھی ہر کرسی پر ایک ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ان سب کے چہروں پر ماسک تھے۔ ایک آدمی کھڑا ہو بول رہا تھا اور سامنے لگے پرو جیکشن کی طرف اشارہ کر رہا تھا جہاں پر ہال کی سی سی ٹی وی فوٹیج تھی

"کیا ٹائیگر دہشت گرد ہے؟"

یہ سوال کرنے والا شخص تقریباً 55 سال کا تھا

یہ کہا جاسکتا ہے لیکن یہ خبر بھی آئی ہے کہ وہاں ہیروں کی سمگلنگ ہو رہی تھی اور ڈرگز بھی بیچے جارہے تھے۔

"اگر دیکھا جائے تو ٹائیگر نے اچھا کام کیا ہے"

یہ بولنے والے شخص کی عمر تقریباً 52 سال تھی

"نہیں اس نے قانون توڑا ہے اور توڑے ہوئے قانون کی کوئی معافی نہیں"

پرو جیکٹر کے سامنے کھڑے شخص نے بارعب انداز میں کہا اس کی عمر 60 سال تھی۔ وہ تھوڑا توقف سے بولا

"آپ سب خود کو تیار رکھے اور فوج کو اس بات کی خبر دے۔ وہ شخص ہماری نظروں میں دہشت گرد ہے"

اس نے بولا اور پرو جیکٹر کو بند کر دیا

"میرا کسی کام میں دل نہیں لگتا فادر"

Posted On Kitab Nagri

جولیا چرچ میں بیٹھی سفید کپڑے پہنے اور دوپٹہ کو ہلکا سا سر پر ڈکایا ہوا تھا اور اپنے ہاتھوں سے اپنی انگلیوں کو مسل رہی تھی۔ وہ شدید مایوس تھی

" کوپکارو۔ وہ ضرور تمہاری سنے گا۔ وہ مشکل حال میں اکیلا نہیں چھوڑتا (God) جولیا تم گاڈ "

جولیا کو فادر کی باتوں میں زندگی کی کوئی رمت نظر نہیں آئی لیکن پھر بھی اس نے اثبات میں سر ہلایا اور چرچ سے باہر آگئی۔ اس نے بیٹھنے کے لیے کوئی خالی بینچ دیکھا لیکن سب بینچ پر لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ چرچ سے تھوڑا دور ایک پارک میں داخل ہوئی

ایک بینچ پر ایک لڑکا 29 سال کا اور اسی بینچ کے دوسرے سرے پر 35 سالہ خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔ جولیا ان کے ساتھ والے بینچ پر بیٹھ گئی۔ وہ لڑکا دھیمے سے بول رہا تھا

آپ جب تک اپنے کھانے اور پہننے اور استعمال کی چیزوں کو حلال نہیں بنائے گی اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی "

" آپ کی نہیں سنے گا۔ پہلے اس کے احکامات کو تو مانے

"میں کیا کروں۔ اپنے شوہر سے کہتی تو ہوں کہ وہ حلال کمائے لیکن وہ مانتا نہیں "

اس عورت نے افسوس سے کہا

آپ جس طرح سے اپنے شوہر سے شاپنگ پر جانے کی ضد کرتی ہیں اسی طرح انہیں اس بات پر بھی قائل "

" کرے کہ وہ حلال رزق کمائے

جولیا کسی سائے کے زیر اثر اس شخص کو سن رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

کیا آپ نہیں جانتی کہ "

"حرام خور کی دعا قبول نہیں ہوتی۔" (مسلم، ص 393، حدیث: 2346):

وہ عورت اب اپنے آنسو صاف کر رہی تھی

"آپ اپنے شوہر کو سمجھائے کہ وہ حلال کمایے تاکہ وہ آپ کہ دعا سنے اور آپ کو اولاد سے نوازے "

جو لیا اپنے بیٹے سے کھڑی ہوئی اور آگے بڑھ کر اس شخص کا چہرہ دیکھا

جو لیا اپنے بیٹے سے کھڑی ہوئی اور آگے بڑھ کر اس شخص کا چہرہ دیکھا۔ وہ ہلکی سی داڑھی رکھے، بالوں کو جیل سے اچھی طرح سیٹ کیے، ہاتھ میں برینڈڈ واچ پہنے وہ کوئی معمولی شخص نہیں لگ رہا تھا

اس نے اچانک ابرو اچکا کر جو لیا کو دیکھا۔ جو لیا گر بڑا گئی اور اپنی نظریں پارک میں گھمانے لگی لیکن اس کے کان اس شخص کو سننے کے لیے کافی تھے

آپ گھر جایئے اور سکون سے بیٹھ کر سوچے "

"حرام کھانے والے کی عبادت و نماز قبول نہیں ہوتی۔ (اتحاد السادة المتقين، ج 452، ص 6)

Posted On Kitab Nagri

وہ شخص جاچکا تھا اور عورت بھی اپنے آنسو پونچھ کر چلی گئی۔ پیچھے بیٹھی جو لیا ساکت ہو چکی تھی۔ وہ شخص اس کی سب سے بڑی مشکل حل کر گیا تھا۔ وہ عیسائی تھی لیک۔ جو لیا اس بات پر یقین رکھتی تھی کہ مسلمان کا اور عیسائیوں کا خدا ایک ہی ہے۔ وہ اٹھی اور اندھا دھند بھاگی۔ وہ سڑک پر دیکھے بنا بھاگ رہی تھی لوگ اسے پاگل سمجھ رہے تھے۔ دوپٹہ اس کا لٹک رہا تھا نیچے۔ لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔ اس نے اپنے فلیٹ کے باہر جا کر سانس لیا اور پھر فلیٹ میں داخل ہوئی۔ وہ سیدھا کچن میں گئی شاید ہو جانتی تھی کہ بوا یہی ملے گی

سالہ عورت اس چھوٹے سے کچن میں جو کچن کم ڈربہ زیادہ لگتا تھا۔ وہ عورت سلاد کاٹ رہی تھی جب جو لیا 50 نے ان کے سامنے بیٹھ کر ان کا ہاتھ تھاما اور پھولے ہوئے سانس میں بولی

"نہیں سنتا God میں جان چکی ہوں کہ کیوں میری دعائیں"

بوانے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ جو لیا کارنگ سفید تھا اس لیے بوا کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے قریب کالا لگ رہا تھا

"پتہ ہے بوا مجھے آج ایک مسلم نے بہت بڑی بات سکھادی"

لفظ مسلم سنتے ہی بوانے اپنا ہاتھ واپس کھینچا اور جب بولی تو آواز میں ناگواری تھی

"مسلم کی باتوں پر یقین نہیں کرتے"

نہیں بوا اس نے بہت اچھی بات کہی۔ پتہ بوا اس نے کیا کہا کہ جو شخص حرام کھاتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی"

"اور بوا میری پرورش تو حرام سے ہوئی ہے"

Posted On Kitab Nagri

جب جولیا نے آخری جملہ بولا تو بوانے جھٹ سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور جب بولی تو آواز میں شفقت تھی۔

"نہ میری بیٹیا ایسا نہیں کہتے"

تو پھر کیا کہوں بوا۔ میرا باپ دوسروں سے لقمے چھین کر مجھے کھلاتا ہے۔ وہ جن سے چھینتا ہے وہ انہیں بددعائیں دیتے ہیں اور ان کی بددعائیں میری دعاؤں کی راہ میں آ جاتی ہیں

"جولیا اب ہچکیوں سے رو رہی تھی

"نہیں میری بیٹیا اس میں تیرا کیا قصور ہے"

بوا اسے تسلی دے رہی تھی

"نہیں بوا میرا قصور ہے میں جانتی تھی کہ وہ مجھے حرام کھلا رہے ہیں اور میں پھر بھی کھاتی رہی"

جولیا روئی جا رہی تھی

www.kitabnagri.com

اس کا باپ مسلمان اور اس کی ماں عیسائی تھی۔ اس کی ماں ایران میں رہتی تھی اور جب پاکستان گھومنے آئی تو یہاں اس کے باپ کو دیکھ کر دل ہار گئی۔ ان دونوں نے شادی کر لی لیکن ان کی شادی کامیاب نہ ہو سکی۔ اس کا باپ چوریاں کرتا تھا اور جب اس کی ماں کو یہ بات پتہ چلی تو اس نے طلاق کا مقدمہ دائر کیا۔ جولیا کی پیدائش پر اس کی ماں نے طلاق لے لی اور اسے اپنی نانی کے حوالے کر دیا۔ جولیا کی نانی پاکستان آ گئی اور اس کی ماں ایران چلی گئی۔ جولیا کا خرچہ اس کا باپ ہی اٹھاتا تھا جولیا سے ناپسند کرتی تھی وہ یہ بات اچھے سے جانتا تھا اور اس لیے وہ ان کے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ نہیں رہتا تھا۔ جب جولیا کی ماں اسے چھوڑ کر گئی تب سے ہی جولیا کے باپ نے جوا، سیگریٹ اور ڈرگز لینا شروع کر دی۔ وہ جولیا کو ہر مہینے 30 ہزار بھیجتا تھا اور جولیا جانتی تھی کہ وہ چوریاں کر کے اس پیسے بھیجتا ہے اور ویسے بھی یہ بات تو سب جانتے تھے کہ اس کا باپ ڈاکہ ڈالتا ہے۔ وہ کئی دفعہ پولیس اسٹیشن کے چکر بھی لگا چکا تھا۔ جولیا نے آنکھ کھولتے ہی اپنی نانی کو دیکھا اور انہیں بوا بلا نا شروع کر دیا۔ بوا بھی عیسائی تھی تو اس نے جولیا کو اپنے (مذہب پر گامزن کر لیا۔ اس کے باپ کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ اس کی بیٹی مسلمان ہو یا عیسائی۔) جولیا اب بھی رو رہی تھی۔ وہ شخص خود تو چلا گیا تھا لیکن اسے نئی سوچ میں ڈال گیا تھا۔

حال

سرادر بلاج شاہ جب سے ڈیرے سے آیا تھا سوچ میں مبتلا تھا۔ وہ ٹی وی لاؤنج میں آکر بیٹھ گیا اور اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکایا اور اپنی آنکھیں بند کر کے وہ منظر سوچنے لگا۔

تاریخ کو وادی زمر میں محفل کے بعد گھڑ سواری کا مقابلہ تھا۔ سرادر بلاج شاہ کے قبیلے سے بھی ایک شخص (25) تھا۔ یہ بھی اپنے دادا اور اپنے بابا جان کے ساتھ مقابلہ دیکھنے گیا تھا۔ وہ مقابلہ وادی زمر میں ہی تھا۔ ہر جگہ گھوڑے کھڑے تھے۔ 7 قبائل اور وادی زمر سے گھڑ سوار شامل تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مقابلہ شروع ہونے میں 5 منٹ باقی تھے جب شور مچا کہ وادی زمر کی طرف سے شامل ہونے والا گھڑ سوار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ باقی قبائل سب خوش تھے اور ان میں سہر فہرست سردار اور نگزیب تھا۔ اب سب کو یہ یقین تھا کہ وادی زمر سے کوئی بھی حصہ نہیں لے گا لیکن یقین تب ٹوٹا جب اعلان ہوا کہ وادی زمر سے حصہ لینے کے لیے سردار ہاشم شاہ کی بہن پریشہ جہانزیب شاہ آئی ہیں۔ کسی کو بھی اس بات کی توقع نہیں تھی کہ پریشہ جہانزیب شاہ اس مقابلے میں حصہ لے گی۔ بلال شاہ جو پہلے کی نسبت اب اکیٹو ہو گیا تھا اس نے دیکھا کہ ایک لڑکی 23 سالہ اچھی طرح سر پر حجاب کیے اور چہرے پر نقاب اوڑھے آئی۔ اس کی صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں اور آنکھوں کا رنگ گرین تھا۔ وہ گھوڑے پر بیٹھ کر بہت شان سے میدان میں داخل ہوئی۔ سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھی۔ وہ میدان میں موجود سب لوگوں کو حیران کر چکی تھی۔

بلال شاہ حیران تھا کہ ایک لڑکی کیسے یہ سب کر سکتی ہے اور باقی سب کے چہروں پر پریشانی تھی۔ جب گھڑ سواری شروع ہوئی تو سب کی نظریں میدان پر تھیں۔ سب لوگ حیران و پریشان رہ گئے پریشہ جہانزیب شاہ کی سفید رنگ کی گھوڑی سب کو پیچھے چھوڑ کر بھاگی۔ سب اپنی جگہوں پر کھڑے ہو چکے تھے کیونکہ مقابلہ سخت ہو گیا تھا۔ وادی زمر کے مکینوں کے چہروں ہر مسکراہٹ تھی۔ اس سفید رنگ کی گھوڑی نے منزل پر پہنچ کر (ہی دم لیا اور پھر تالیوں کی گونج سنائی دی اور سردار ہاشم شاہ کی بہن فاتح ٹھہری

وہ اپنی ہی سوچ میں گم تھا جب اسے اپنے سر پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا۔ بلال شاہ نے جلدی سے آنکھیں کھولی تو شاہینہ بی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی

"کیا ہوا ہے بیٹا پریشان ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

ان کی آواز میں حد درجہ نرمی تھی لیکن بلانج شاہ جانتا تھا یہ نرمی اسی وقت ہوتی تھی جب انہیں کوئی کام ہوتا اور اب تو وہ اپنی بیٹی سوپنا چاہ رہی تھی تو اس سے بڑا کیا کام ہوگا

"کچھ نہیں تائی جان وہ بس تھوڑا پریشان تھا"

بلانج نے جلدی سے سیدھا بیٹھتے ہوئے کہا

میں جانتی ہوں تمہیں کس بات نے پریشان کیا ہے۔ یاد رکھو بلانج شاہ نکاح کے بعد سب محبتیں بھول جاتی ہیں۔"

"تمہارے تایا ابو بھی تو شہر والی سے محبت کر بیٹھے تھے تو کیا ہوا۔ بھول گئے اسے وہ 2 سال بعد ہی

اس کی تائی امی اپنی عادت کے برخلاف دھیمے لہجے میں بول رہی تھی

لیکن تایا ابواب تک انہیں یاد رکھے ہوئے ہیں۔ محبت بھولی نہیں جاتی تائی اماں۔ آپ نے تایا ابو کو پالیا لیکن ان کی"

"محبت کو نہ پاسکی

شاہینہ بی کے چہرے پر کرب کے اثرات تھے اور یہ بات سچ تھی۔ سبحان شاہ کبھی بھی شاہینہ بی کے ساتھ خوش

نہیں رہ سکا

بلانج شاہ اٹھ کر اب جا چکا تھا لیکن شاہینہ بی ساکت تھی۔ وہ اپنے شوہر کی محبت کو کبھی نہیں پاسکی تھی

Posted On Kitab Nagri

سرا امتیاز نے وائیٹ بورڈ کے سامنے کھڑے ہو کر پوری کلاس کو دیکھتے ہوئے کہا

آپ سب کو اپنا پروجیکٹ مل چکا ہے اور اب آپ اپنا کام کریں۔ دانیل اور سبتین شاہ آپ کے لیے خاص "پروجیکٹ ہے۔"

سرنے فرسٹ بینچ پر بیٹھے دو طالب علموں کو کہا۔ ایک لڑکی جس کی عمر 21 سال بال گنگھریالے، اس کے نقوش تیکھے اور چہرے کا رنگ سفید گلابی تھا۔ لڑکے کی عمر بھی 21 سال تھی، بال اس کے گنگھریالے اور اس کا رنگ اپنی بہن کی نسبت زیادہ سفید تھا۔

آپ دونوں وادی زمر جائیے گے اور وہاں کے سردار ہاشم شاہ کانٹرویلے گے اور وادی زمر کے حسین "باغات کے بارے میں ان سے جانیں گے۔ باقی باتیں آپ بعد میں پوچھ لیجیے گا۔ ابھی کلاس کا وقت ختم ہوتا ہے۔"

دانیل اور سبتین نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا۔ وہ دونوں تیار تھے۔ لیکن کیا وہ وادی زمر سے واپس آ سکے گے۔

www.kitabnagri.com

فٹ کا گیٹ لگا ہوا تھا اور اس کے ساتھ تختی پر لکھا ہوا تھا 12

Posted On Kitab Nagri

"وادی زمر"

سکندر نے گیٹ کھولا۔ گیٹ کے کھولنے کے ساتھ ہی دو باڈی گارڈ اس کی طرف بڑھے۔ دونوں ہی باڈی بلڈر تھے۔ کالے رنگ کی ٹی شرٹ اور کالے رنگ کی ہی پینٹ پہنے۔ وہ آگے بڑھے لیکن پھر اسے دیکھنے کے بعد دوبارہ سے گیٹ پر کھڑے ہو گئے شاید وہ پہچان گئے تھے کہ یہ لڑکا مہینے کی ہر 25 تاریخ کو محفل میں آتا ہے۔

سکندر اندر کہ جانب برہا۔ سامنے ہی بڑا سا میدان تھا جہاں پر مقابلے ہوتے تھے۔ ہر طرف ہریالی تھی جہاں بھی نظریں گھمائے ہر جگہ ہریالی نظر آتی تھی۔

مغرب کی اذان ہو چکی تھی اور لوگ اب اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔ سکندر بھی چلتا چلتا حویلی کے قریب پہنچا۔ سرخ اور پرپل رنگ کی اینٹوں سے بنی حویلی اپنی تعریف کی محتاج نہیں تھی۔ سکندر نے اسے ایک نظر دیکھا اور حویلی کے ساتھ بنے فارم میں چلا گیا۔ سب ملازمین کو اس فارم میں رکھا جاتا تھا۔ حویلی میں وہی جاتا جو قابل اعتماد ہوتا۔ فارم کو بھی بہت خوبصورتی سے بنایا گیا تھا۔ بڑے سے گیٹ پر زمر فارم لکھا ہوا تھا۔

گیٹ کھولے تو سامنے فوارہ تھا۔ سب ملازمین مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد اب اپنے کوارٹرز میں چلے گئے تھے کیونکہ سردی بڑھ رہی تھی۔ سکندر کے پاس صرف ایک بیگ تھا جس میں اس کا سامان تھا۔ وہ ایک کوارٹر میں داخل ہوا اور پھر اپنا سامان ادھر رکھنے کے بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں چلا گیا۔ وہاں سب ملازمین وہاں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ وہ بھی ان کے ساتھ چپ چاپ بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ سر پر چادر باندھے اور

Posted On Kitab Nagri

سفید رنگ کے کپڑے پہنے ایک شخص داخل ہوا۔ اس کی عمر 28 سال تھی اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی تھی۔ اس کے حکم پر سب اپنے اپنے کوارٹرز میں جانے لگے۔ سکندر آگے بڑھا اور ان سے ہاتھ ملایا

"ہاں اچھا کیا ہے آگئے ہو"

وہ خان تھا۔ سردار ہاشم شاہ کا دائیں ہاتھ اور وفادار ملازم۔ سردار ہاشم شاہ اس پر بہت اعتبار کرتے تھے اور حویلی کے ہر کونے سے وہ واقف تھا

"جی بڑے شاہ جی نے بلایا ہے تھا تو آنا تو تھا"

سکندر نے بہت مؤدب انداز میں کہا تھا

"ہممم۔ تمہارے ساتھ دو اور لڑکے ہیں۔ ان کے ساتھ تمہارا کوارٹر شیئر ہوگا"

"شاہ جی سے کب ملاقات ہوگی؟"

سکندر نے سوال داغا

دیکھو لڑکے ملاقات اس وقت شاہ جی سے ہوگی جب وہ خود بلائیں گے اور ابھی انہوں نے نہیں بلایا تو صبح تک کا"

"انتظار کرو"

خان اپنی عادت کے برخلاف تفصیل سے سمجھایا تھا۔ وہ کسی بھی ملازم سے تفصیلی بات نہیں کرتا تھا لیکن سکندر اسے پہلے دن سے ہی معصوم لگا تھا

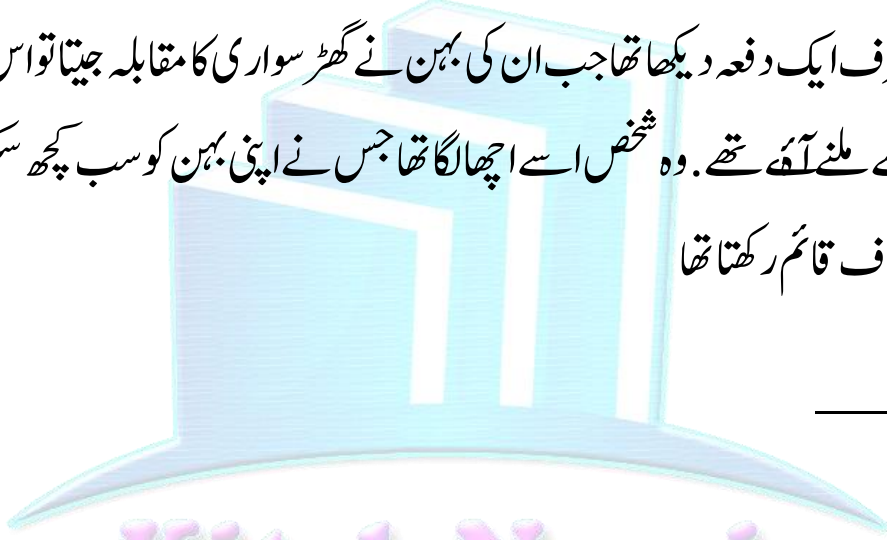
Posted On Kitab Nagri

"جی ٹھیک ہے"

سکندر نے مؤدب انداز میں کہا اور کوارٹر کی طرف چلا گیا

دلنشین اپنے بستر پر لیٹی سوچ رہی تھی۔ اسے بلال شاہ سے محبت نہیں تھی۔ اسے محبت تھی تو ہاشم شاہ سے

اس نے ہاشم شاہ کو صرف ایک دفعہ دیکھا تھا جب ان کی بہن نے گھڑ سواری کا مقابلہ جیتا تو اس وقت وہ ان کے قبیلے کے کسی شخص سے ملنے آئے تھے۔ وہ شخص اسے اچھا لگا تھا جس نے اپنی بہن کو سب کچھ سکھا ڈالا تھا اور وہ اپنی وادی میں عدل و انصاف قائم رکھتا تھا



www.kitabnagri.com

طے کروں گا یہ اندھیرا میں اکیلا کیسے

میرے ہمراہ چلے گا مرا سایہ کیسے

میری آنکھوں کی چکاچوند بتا سکتی ہے

جس کو دیکھا ہی نہ جائے، اسے دیکھا کیسے

Posted On Kitab Nagri

چاندنی اس سے لپٹ جائے، ہوائیں چھیڑیں
کوئی رہ سکتا ہے دنیا میں اچھوتا کیسے



میں تو اس وقت سے ڈرتا ہوں کہ وہ پوچھ نہ لے
یہ اگر ضبط کا آنسو ہے تو ٹپکا کیسے

یاد کے قصر ہیں، امید کی قندیلیں ہیں
میں نے آباد کیے درد کے صحرا کیسے

اس لیے صرف خدا سے ہے مخاطب میرا
میرے جذبات کو سمجھے گا فرشتہ کیسے

Posted On Kitab Nagri

ذہن میں نت نئے بت ڈھال کے یہ دیکھتا ہوں

بت کدے کو وہ بنا لیتا ہے کعبہ کیسے

اس کی قدرت نے میرا رستہ روکا ہوگا

پوچھ مجھ سے کہ قیامت ہوئی برپا کیسے

گر سمندر ہی سے دریاؤں کا رزق آتا ہے

اس کے سینے میں اتر جاتے ہیں دریا کیسے



www.kitabnagri.com

ٹوٹی رات نے سورج سے یہ سرگوشی کی

میں نہ ہوتی تو تیرا اندر برستا کیسے

احمد ندیم قاسمی

Posted On Kitab Nagri

ہادیہ اپنی پھوپھی کے پاس کچن میں دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑکی سے جھانکتے ہوئے چاند کو دیکھ رہی تھی
بی اماں اس کو دیکھتے ہوئے بولی

"تم نے کبھی کسی کے چہرے پر نور دیکھا ہے"

ہادیہ جب سے سکندر گیا تھا وہ بچھ سی گئی تھی

ہادیہ نے اپنا رخ موڑ کر اپنی پھوپھو کی طرف دیکھا اور بولی

"نہیں"

اس کی پھوپھو استہزایہ ہنسی اور بولی

"تو تم نے پریشہ جہانزیب کو نہیں دیکھا۔ اس کے چہرے پر نور ہے پتہ کیوں؟ کیونکہ وہ شرعی پردہ کرتی ہے"

www.kitabnagri.com

"اس لیے سکندر اس پر دل ہار بیٹھا"

یہ بات کہتے ہوئے ہادیہ میں حسد بھڑکا تھا۔ اس کے گلے میں کچھ پھنسا۔ وہ کیسے سکندر کو کسی اور کا ہونے دے سکتی
تھی۔

"ہاں، پتہ اس کی ماں بہت خوبصورت تھی۔ پری تھی وہ"

کیا نام تھا اس کی ماں کا؟

Posted On Kitab Nagri

ہادیہ کو تجسس تھا جاننے کا

۔ "زمر کاظم۔ اس لیے اس وادی کا نام وادی زمر ہے"

ہادیہ کے دل میں خیال اٹھا کہ وہ پریشہ جہانزیب کو ضرور دیکھے گی اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کا پریشہ جہانزیب سے ملنا اسے سکندر سے دور کرنا ہے

۔ "ٹائیگر تمہیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے"

کمرے میں تاریکی تھی اور اس اندھیرے کو صرف چاند کی روشنی ہی روشن کر رہی تھی

چہرے پر سیاہ پٹی باندھے ایک وجود کھڑکی کے قریب کرسی پر بیٹھا اپنے سامنے موجود نقشے کو دیکھ رہا تھا۔ جب دروازہ کھلا اور اس شخص کی آواز گونجی تھی

کرسی پر بیٹھے وجود نے کوئی حرکت نہ کی تو باہر سے آنے والا شخص دوبارہ بولا

۔ "باس کا حکم ہے کہ تم یہاں سے کچھ دن کے لیے غائب ہو جاؤ۔ فوج تمہیں ڈھونڈ رہی ہے"

ٹائیگر نے اپنی نیلی آنکھوں سے سامنے والے شخص کو دیکھا اور جب بولا تو اس کی آواز میں رعب تھا، ایک گرج تھی اور کچھ ناگواری تھی

۔ "ہممم ٹھیک ہے"

Posted On Kitab Nagri

"صبح تک نکل جانا"

سامنے موجود شخص نے اتنا کہا اور باہر چلا گیا

سکندر جب اپنے کوارٹر میں داخل ہوا تو وہاں دو لوگوں کو پایا۔ شاید وہ بھی اسی کی طرح آج ہی اپنے گھروں سے آئے تھے۔ سکندر ان سے ملا۔ ان میں سے ایک کا نام راسم اور دوسرے کا نام وقار عرف وکی تھا۔ وکی بہت چلبلا سا تھا لیکن اس کی نسبت راسم سمجھدار اور بہت تگڑا آدمی تھا۔ وہ بہت کم بولتا تھا

صبح کا سورج طلوع ہوا اور ساتھ ہی اذان کی آوازیں آنے لگی۔ وادی زمر میں اس وقت عید کا سماں تھا۔ وہاں 213 لوگوں کے گھر تھے اور ان گھروں کے تمام افراد نماز ادا کرنے کے لیے اپنے گھروں سے نکلے ہوئے تھے مسجد بہت کھلی اور ہوادار بنائی گئی تھی۔ مسجد کے سامنے مدرسہ تھا۔ نماز اور قرآن پڑھنے کے بعد جیسے ہی لوگ مسجدوں سے نکل رہے تھے تو مدرسے سے بچوں کے پڑھنے کی آوازیں بلند ہو رہی تھی

"تم میری بات غور سے کیوں نہیں سن رہے؟"

قاری صاحب ایک بچے پر بھڑک رہے تھے۔ اس بچے کی عمر 8 سال تھی اور وہ کسی پٹھان کا بچہ تھا۔ اس کا رنگ سفید کم اور لال زیادہ تھا

Posted On Kitab Nagri

"الف کو جوف دھن سے ادا کرو مطلب منہ کے خالی حصہ سے"

اب قاری صاحب اس بچے کو غصہ سے بتا رہے تھے جب مدرسے میں ایک آواز گونجی اور سامنے بیٹھے بچے کے چہرے پر اطمینان ابھرا۔

"قاری صاحب بچے کو غصہ سے مت پڑھائے۔ اسے آرام سے سمجھائیے"

سر پر چادر باندھے، ٹخنوں سے اوپر شلوار کو کیے، قمیض کے کف کو بند کیے اور نیچے جوتے پہنے، گورے رنگ کا وہ شخص سردار ہاشم شاہ تھا۔

سر پر چادر باندھے، ٹخنوں سے اوپر شلوار کو کیے، قمیض کے کف کو بند کیے اور نیچے جوتے پہنے، گورے رنگ کا وہ شخص سردار ہاشم شاہ تھا۔

www.kitabnagri.com

"شاہ جی یہ بچہ جان بوجھ کر میری بات نہیں سمجھتا"

قاری صاحب نے اس بچے کو گھورتے ہوئے کہا

سردار ہاشم شاہ نے اپنا سفید اور خوبصورت ہاتھ بچے کی طرف بڑھایا اور اس بچے نے بہت خوشی کے ساتھ ہاتھ کو تھاما۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ قاری ہمیں صبح نہیں پڑھاتا"

گل خان نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے قاری صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

. قاری صاحب کا تو منہ کھلا ہی رہ گیا

سردار ہاشم شاہ نے اس بچے کو تھاما اور قاری کو دیکھتے ہوئے بولے

"آپ پیار سے پڑھایا کرے"

قاری صاحب کے بولنے سے پہلے ہی گل خان بول اٹھا

"ہم نے نہی ان سے پڑھنا. ہم پریشے بی بی سے پڑھے گا"

. سردار ہاشم نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے باہر کی طرف لے گیا

"قاری صاحب ہم کو اچھا نہیں پڑھاتا"

. گل خان ساتھ ساتھ اپنا غم بھی سردار ہاشم کو بتا رہا تھا اور وہ مسکرا رہے تھے

"السلام علیکم شاہ جی"

. سردار ہاشم کے قریب ایک آواز گونجی. انہوں نے مڑ کر دیکھا تو خان چہرے پر مسکراہٹ لیے بولا تھا

"وعلیکم السلام خان یہ ہمارے گل خان کو قرآن پڑھا دیا کرو"

Posted On Kitab Nagri

سردار ہاشم شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا وہ جانتے تھے کہ گل خان اسے پسند نہیں کرتا

"جی جی کیوں نہیں آپ ہم سے پڑھے گے نا گل خان؟"

خان نے بھی اسی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"ہم نہیں پڑھے گا ان سے"

گل خان کی اردو اچھی تھی کیونکہ وادی زمر میں بہت اچھے سکول تھے

ہاہاہاہا

سردار ہاشم شاہ اور خان دونوں کا قہقہہ ابھرا

سردار ہاشم شاہ جب اپنی حویلی کے پاس پہنچا تو اس کے دائیں طرف بنے فارم میں ملازمین ناشتہ کر رہے تھے۔

سب ملازمین کو حکم تھا کہ وہ جلد ہی ناشتہ کر لے تاکہ وہ بعد میں اپنے کاموں کو دیکھ سکے

سکندر جو کہ کھانا کھانے کے بعد ابھی بیٹھا ہی تھا کہ اس کی نظر سردار ہاشم شاہ پر پڑی۔ وہ شخص اسے بہت پسند تھا۔

سردار ہاشم شاہ نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اور حویلی کے اندر چلا گیا

حویلی کے داخل ہوتے ہی ایک نسوانی وجود اس کے گلے لگا۔ سردار ہاشم شاہ نے بہت پیار کے ساتھ اس کی پیشانی

پر بوسہ دیا

Posted On Kitab Nagri

پریشے سفید اور گلابی رنگ کی فراک پہنے جو پاؤں کو چھور ہی تھی۔ سر پر سفید ہی حجاب کیے اور نقاب کیے اپنے بھائی ک۔ء سینے سے لگی ہوئی تھی

خان جلدی سے دو قدم پیچھے ہوا اور اپنی نظریں نیچے جھکا کر کھڑا ہو گیا

سردار ہاشم شاہ نے اسے اپنے سے الگ کیا اور اپنے ساتھ لے کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔ ڈائننگ ٹیبل کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ وہاں پر 10 کرسیاں تھیں۔ سردار ہاشم شاہ سربراہی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کے دائیں جانب کرسی پر پریشے بیٹھ گئی

گل خان ڈائننگ ٹیبل کے دروازے پر ہی کھڑا رہا۔ وہ شاہ جی کی عزت کرنا نہیں بھولا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جب تک شاہ جی خود اسے نہیں بلائیے گے وہ اندر داخل نہیں ہوگا

"مورے آجائے"

پریشے نے آواز دی۔ مورے ان کے گھر اس وقت سے تھی جب یہ حویلی بنی۔ انہوں نے پریشے کو اپنے ہاتھوں سے پالا تھا۔ وہ اس کی سگی ماں نہیں تھی لیکن ان دونوں بہن بھائیوں سے پیار بہت کرتی تھی

"آگئی ہوں۔ بس شور ہی ڈالتی رہنا لڑکی"

سالہ وہ بوڑھی خاتون اپنے سر پر دوپٹہ ٹکائے ہوئے آئی 50

وہ دونوں بہن بھائی مسکرایے اور کھانا کھانے لگے۔ جیسے ہی کھانا شروع ہوا۔ خان نے پردے گرا دیے کیونکہ پریشے جہانزیب نے اپنا نقاب کھول دیا۔ ڈائننگ ہال کا دروازہ بند کر دیا گیا اور گل خان بھی دروازے کے باہر کھڑا

Posted On Kitab Nagri

ہو گیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ گھر جائے اور اپنی مورے کے ہاتھ کے پراٹھے کھائے لیکن جب تک اسے شاہ جی اجازت نہ دے وہ نہیں جاسکتا تھا

خان ڈاننگ ہال کے باہر ہی کھڑا ہو گیا۔ وہ ایک نظر ناراض کھڑے گل خان پر بھی ڈال لیتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ گل خان اسے ناپسند کرتا ہے لیکن وہ گل خان کو بہت پسند کرتا تھا

"بیٹھ جاؤ گل خان۔ شاہ جی کو باہر آنے میں ابھی وقت لگے گا"

گل خان نے ناگواری سے منہ موڑا اور پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گیا

"یہ مت سمجھنا کہ ہم تمہارے کہنے پر بیٹھا ہے۔ ہم اپنی مرضی سے بیٹھا ہے"

خان نے اپنا قہقہہ دبایا اور بس ہلکا سا مسکرا دیا

سردار ہاشم شاہ ناشتہ کرنے کے بعد اور فریش ہونے کے بعد حویلی سے باہر آیا۔ خان نے جلدی سے ان کے قریب آتے ہوئے کہا

شاہ جی آج آپ نے زمینوں پر جانا ہے اور وہ تین لڑکے آگئے ہیں۔ اگر آپ حکم کریں تو انہیں بلا لیں آپ کے پاس

خان نے بہت ادب سے کہا۔ سردار ہاشم شاہ نے سفید ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اوپر کالی چادر اوڑھ رکھی تھی

Posted On Kitab Nagri

"ہاں انہیں ڈیرے پر بلا لو"

ہاشم شاہ نے اپنی گاڑی کے قریب جاتے ہوئے کہا۔ وہ مرسیڈیز تھی اور اس گاڑی کے پاس دو گاڑیاں باڈی گارڈز کی کھڑی تھی۔

"جو آپ کا حکم"

خان نے ادب سے کہا اور مرسیڈیز کا دروازہ کھولا تاکہ وہ بیٹھ جائیں۔ اسی وقت گل خان بھاگا آیا اور گاڑی کے پاس بکھڑا ہو گیا۔

"گل خان تم پریشہ کے پاس چلے جاؤ۔ وہ تمہیں پڑھادے گی"

سردار ہاشم شاہ نے گل خان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

"جی ٹھیک ہے"

گل خان نے مسکرا کر کہا اور خان کی طرف متوجہ ہوا جو کہ اب گاڑی کا دروازہ بند کر رہا تھا۔ جیسے ہی نظر خان کی "گل خان پر پڑی تو گل خان نے اپنی فرضی کالر بلند کیا جیسے کہہ رہا ہوں کہ "کبھی تمہیں بوسہ دیا اس طرح

خان اس کی بات سمجھ کر مسکرایا اور سٹیئرنگ سنبھالا

Posted On Kitab Nagri

خان نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ سردار ہاشم شاہ اپنی چادر سنبھالے باہر نکلا۔ اس سے ملنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ پیپل کے پیڑ کے نیچے چار پائی بچھائی ہوئی تھی اور لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ سردار کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے لیکن ان کے اشارہ کرنے پر دوبارہ بیٹھے گئے۔ وہ چلتے چلتے ڈیرے پر موجود کمرے میں آیا اور وہاں رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ خان اس کے ساتھ کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا اور پیچھے آنے والے گارڈز کمرے کے باہر کھڑے ہو گئے۔ سکندر، راسم اور وکی سامنے کھڑے ہو گئے۔

"السلام علیکم شاہ جی"

سکندر، راسم نے یک زبان میں کہا۔ وکی خاموش ہی رہا۔

"وعلیکم السلام"

ہاشم نے کہا اور اس نے ایک نظر سر نیچے کو جھکائے سکندر کق دیکھتے ہوئے کہا

"کیا نام ہے تمہارا؟"

www.kitabnagri.com

"سکندر"

سکندر نے گردن نیچے ہی جھکائے رکھی تھی۔ اس لیے سردار ہاشم شاہ نے دوبارہ سے کہا

"اپنی گردن تو بلند کر و لڑ کے"

"جی جی"

Posted On Kitab Nagri

سکندر نے گھبراتے ہوئے سراٹھایا۔ سردار ہاشم شاہ نے اسے ایک نظر دیکھا۔ وہ بالوں میں تیل لگائے، مانگ نکالے، آنکھوں میں سرمہ ڈالے باقی دونوں کی نسبت معصوم لگ رہا تھا

۔، ممم ٹھیک ہے۔ خان ان کی ذمہ داریوں ان کو سمجھائے

ہاشم شاہ نے خان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"جی ٹھیک ہے"

خان نے ادب سے کہا

"کیا میں آپ کا ہاتھ چوم سکتا ہوں؟"

سردار ہاشم شاہ ابھی اٹھنے ہی لگا تھا جب اس کے کانوں میں آواز گونجی۔ انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور آہستہ سے بولے

"ممم

www.kitabnagri.com

سکندر نے آگے بڑھ کر بہت عقیدت سے ان کا دائیں ہاتھ چوما اور ادب سے بولا

"شکر یہ شاہ جی"

"خان اس کے بعد میرے پاس آؤ"

۔ سردار ہاشم شاہ نے خان کو کہا اور خود باہر چلے گئے

Posted On Kitab Nagri

"جی ٹھیک ہے"

خان نے ادب سے کہا اور پھر ان تینوں کے طرف بڑھا اور بولا

راسم تم حویلی کے گیٹ کے باہر ہو گے، وہی تم ملازمین کو چائے دوں گے اور سکندر تم گھوڑوں کی رکھوالی " کروں گے "

"جی ٹھیک "

سکندر اور راسم نے ایک زبان کہا تھا۔ راسم کو سکندر سے سخت چڑھو گئی تھی۔ سردار ہاشم شاہ نے راسم اور وہی سے ان کا نام نہیں پوچھا لیکن سکندر سے پوچھا تھا۔ راسم کو بہت غصہ تھا سکندر پر

"میں چائے دوں گا؟"

وہی تو جیسے صدمہ ہو گیا تھا۔ ان دونوں کو تو اچھی ذمہ داریاں دیں لیکن اسے چائے پلانے کا کام

"بعد میں بدل دوں گا ڈیوٹیز"

www.kitabnagri.com

خان نے غصے لہجہ میں کہا تھا اور پھر سکندر کی طرف متوجہ ہوا

"سکندر دھیان رکھنا سب گھوڑوں کا۔ ان میں سردار ہاشم شاہ اور بی بی جی کی بی گھوڑی ہے"

"جی آپ فکر نہ کریں"

Posted On Kitab Nagri

سکندر نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ راہم نے انہیں ناگواری سے ایک نظر دیکھا اور چلا گیا۔ اس کے پیچھے
وکی بھی

"خان بھائی"

پیچھے سے نسوانی آواز آئی۔ سکندر جانتا تھا کہ کون ہے وہ۔ اس نے اپنی گردن اور جھکالی اور ایک طرف کھڑا ہو گیا

"جی بی بی جی"

خان نے ادب سے کہا

"ہماری گھوڑی لاؤ"

پریشہ جہانزیب شاہ نے تحکم انداز میں کہا۔ وہ صبح والے ہی کپڑوں میں تھی

"جی جو آپ کا حکم"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خان نے سکندر کو ساتھ ہی آواز لگائی

"سکندر گھوڑی لاؤ"

سکندر بھاگا گیا اور گھوڑی لے آیا

پریشہ نے سکندر کو سر تا پاؤں دیکھتے ہوئے کہا

"یہ کون ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"جی یہ آج ہی کام پر آیا ہے"

خان نے مؤدب انداز میں جواب دیا اور گھوڑی کی لگام پکڑ لی

"ہممم

پریشے نے بس اتنا ہی کہا اور گھوڑی پر سوار ہو گئی۔ سکندر کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کی محبت نے اسے دیکھا تو صحیح

"آپ کہاں جا رہی ہیں؟"

خان نے اب پریشے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے ادب سے استفسار کیا

"وادی کی سیر کرنے"

پریشے جہانزیب نے یہ کہنے کے بعد اپنی گھوڑی بھگادی

خان کو سکندر کی یہ عادت بہت اچھی لگی کہ وہ ادب سے پیش آتا ہے۔ اس نے سکندر کو تھپکی دی اور ڈیرے کی

طریق چلا گیا۔ پیچھے کھڑا سکندر گہری سوچ میں تھا

"بلال تمہارے دادا جی نے فیصلہ لیا ہے کہ تمہاری شادی ملکوں کی بیٹی سے کی جائے"

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ جو کہ ابھی اپنی ماں کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ انہوں نے اسے نت نیا فیصلہ سنا دیا

اس نے ناگواری سے کہا

"میرے لیے ملکوں کی ہی بیٹی رہ گئی تھی"

شاہینہ بی نے بھی اسی کے انداز میں کہا

تو شکر کرتے تھے وہ مل گئی ہے۔ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہے۔ کڑوڑوں کا جہیز لائیے گی اور تیرا کیا خیال تھا کہ "تیرے لیے شاہوں کے خاندان سے کوئی آتا۔ کتنی دفعہ تجھے منع کیا تھا کہ اپنے گھٹیا یاروں میں اٹھنا بیٹھنا منع کر دے لیکن نہیں تیرے پر میری بات کا اثر ہی نہیں ہوا۔ تیری گھٹیا عادتوں کی وجہ سے تجھے قبیلے کا سرادر نہیں بنایا گیا۔ تیرا باپ بھی شہر والی کے چکروں میں پڑ گیا نہیں تو میں آج بی بی خانم ہوتی اور تو سراد بلال شاہ اس قبیلے کا سرادر ہوتا۔"

شاہینہ بی تو آج اپنے اندر کی آگ کو نکال رہی تھی

دلنشین کی شادی اگر بلال شاہ سے ہو جائے تو بی خانم کا پتہ بھی صاف کر دوں گی اور پھر قبیلے میں وہی ہو گا جو ہم "چاہے گے"

شاہینہ بی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"اگر سے کیا مطلب ہے دلنشین کی شادی بلال شاہ سے ہی ہو گی"

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ نے باقی ساری باتوں کو پس پشت ڈالا اور اپنی ماں کے آخری جملے پر بول اٹھا

"ہممم یہ تو ہو گا اور دلنشین سے بھی تو پوچھنا ہے "

شاہینہ بی نے تھوڑا اکڑا کر کہا

"اس سے کیوں پوچھنا ہے۔؟"

بلال شاہ نے ناگواری سے کہا۔ وہ کیسے گھر کی عورت سے اس کی مرضی پوچھے گا

"نکاح نامے پر دستخط اسی نے کرنے ہیں"

شاہینہ بی کو اس کا لہجہ اچھا نہیں لگا۔ اس لیے سلگتے ہوئے بولی

تو ٹھیک ہے اس سے کہہ دینا۔ کوئی رونا دھونا نہ ڈالے بس دستخط کر دے اور شادی کے فوراً بعد بلال شاہ کو اپنی "

"مٹھی میں کر لے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہمم ایسا ہی ہو گا"

شاہینہ بی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

پریشے نے اپنی گھوڑی کو پیپل کی گھنی چھاؤں میں باندھا اور خود پہاڑ پر چڑھ گئی۔ وہ جیسے جیسے پہاڑ کی بلندی طے کر رہی تھی اسے کچھ آوازیں آنا شروع ہوئی۔ اس نے ان آوازوں کو غور سے سنا تو وہ آوازیں شمال کی جانب سے آ رہی تھی۔ وہ بہادر تھی، وہ ان آوازوں کی سمت چلتی گئی۔ اس نے دیکھا کہ ایک شخص پہاڑ سے لٹکا بچاؤ، بچاؤ کی آواز لگا رہا تھا۔ جب پریشے نے جھک کر دیکھا تو وہ چہرے پر کیڑا باندھے لٹکا ہوا تھا اور اس نے جس پتھر کا سہارا لیا تھا گرا اس پتھر پر زیادہ زور ڈالتا تو وہ بہت جلد نیچے کھائی میں گر جاتا۔ پریشے کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ شخص لٹکا کیسے لیکن اس نے سب خیالوں کو پس پشت ڈالا اور اس لڑکے کی طرف دیکھا

وہ چہرے پر کالا کیڑا باندھے اور کالی ہی پینٹ شرٹ میں تھا۔ کف کو کہنی تک موڑ رکھا تھا۔ اسے دیکھ کر پریشے جہانزیب کے دل نے ایک بیٹ محسوس کی

"بات سنو لڑکی مجھے یہاں سے نکالو"

پریشے کے کانوں میں اس شخص کی رعب در آواز گونجی۔ اس کی آواز میں التجا نہیں تھی ایک حکم تھا۔ اس کی آواز پہاڑوں میں گونج کر آرہی تھی

www.kitabnagri.com

پریشے جلدی سے سنبھلی اور ادھر ادھر کسی رسی کو دیکھا لیکن اسے کچھ نہ ملا

"تم نے چہرے پر جو کیڑا باندھا ہوا ہے وہ دو مجھے"

ٹائیگر نے جلدی سے انکار میں سر ہلایا اور بولا

"نہیں میں اسے نہیں اتار سکتا"

Posted On Kitab Nagri

پریشے کو حیرت ہوئی وہ شخص اس سے پردہ کر رہا تھا

"اگر تمہیں یہاں سے نکلنا ہے تو تمہیں مجھے یہ دینا ہوگا"

پریشے جہانزیب اچھی طرح جانتی تھی کہ اس نے جو چہرے پر کپڑا باندھا وہ اوہ چھوٹا اور وہ اس کپڑے کو لٹکا کر اسے اوپر نہیں کھینچ سکتی لیکن وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ اسے اس شخص کو دیکھنا تھا

ٹائیگر نے اپنے سامنے کھڑی 5 فٹ اس لڑکی کو دیکھا جس نے سر پر اچھی طرح حجاب کیے اور نقاب کر رکھا تھا۔ اس لڑکی کی آنکھیں صرف اسے نظر آرہی تھی

ٹائیگر نے اپنے دائیں ہاتھ سے پتھر کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ سے چہرے سے کپڑا اتارا۔ اس نے وہ کپڑا اتار کر اس کی طرف بلند کیا

پریشے تو اس شخص کے چہرے کو دیکھ کر حیران پو گئی۔ گورا رنگ، چہرے پر ہلکی سی داڑھی، نیلی آنکھیں اور ان آنکھوں میں غصہ تھا۔ یہ پہلا شخص تھا جو اسے اپنے بھائی کے سوا اچھا لگا تھا

www.kitabnagri.com

"میں اس کپڑے کو نہیں پکڑ سکتی"

پریشے نے صرف اس شخص کا چہرہ دیکھنا جو وہ دیکھ چکی تھی۔ ٹائیگر کا دل چاہا وہ اس لڑکی کا سر پھاڑ دے

"میں اپنا دوپٹہ اتار کر تمہاری طرف پھینکو گی لیکن تم مجھے نہیں دیکھو گے"

"ٹھیک ہے"

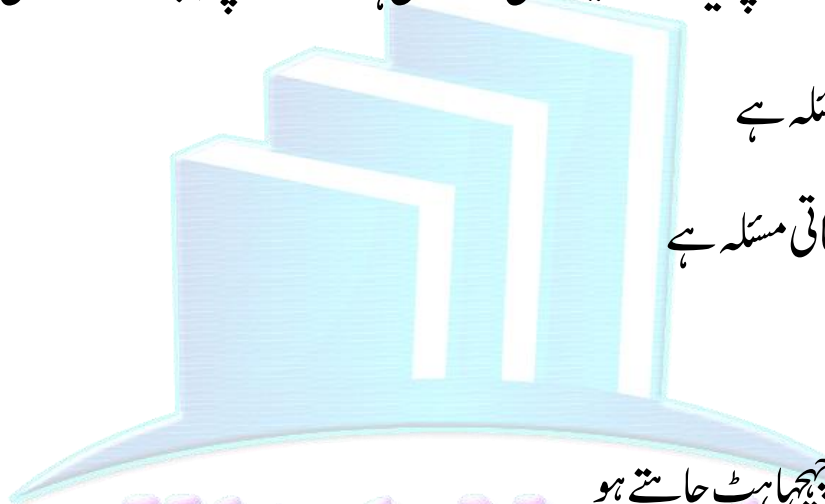
Posted On Kitab Nagri

ٹائیگر تنگ آ گیا تھا اس لڑکی سے۔ اس لیے اکتا کر بولا تھا

پریشے وہاں سے ہٹی اور اس پہاڑ سے دور جا کر اس نے اپنا نقاب اور حجاب کھولا۔ اس کا رنگ گورا تھا، آنکھوں کا رنگ اپنے بھائی کی طرح گہرا بھورا، تیکھے نین نقوش تھے۔ اس کے چہرے پر نور تھا۔ بالوں کی چٹیا کی ہوئی تھی پریشے نے اپنا دوپٹہ اس کی طرف پھینکا۔ ٹائیگر نے مشکل کے ساتھ اس کا دوپٹہ پکڑا اور پہاڑ کے اوپر چڑھ ہی گیا۔ (ٹائیگر) لکھا ہوا تھا Tiger پریشے نے دیکھا اس نے جس ہاتھ سے دوپٹہ پکڑا ہوا تھا، اس ہاتھ کی کلائی پر

مجھے پہلے پہل لگتا تھا ذاتی مسئلہ ہے

♥ میں پھر سمجھا محبت کا سناتی مسئلہ ہے



پرندے قید میں ہیں اور تم چھپا ہٹ چاہتے ہو

♥ تمہیں تو اچھا خاصہ نفسیاتی مسئلہ ہے

www.kitabnagri.com

اس نے دیکھا بھی نہیں پریشے کی طرف۔ یہ بات پریشے کو اچھی لگی

وہ کچھ بھی کہے بغیر سیدھی سمت چلا گیا۔ پریشے تو حیران رہ گئی اس شخص نے اسے شکریہ تک بھی نہیں کہا تھا۔ وہ جا چکا تھا لیکن پریشے جہانزیب ابھی تک اس شخص کے زیر اثر تھی

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد پریشے کو اپنے پیچھے قدموں کی آواز سنائی دی جب اس نے مڑ کر دیکھا تو کچھ فوجی اس کی طرف بڑھے۔ پریشے اس وقت تک اپنا نقاب اچھے سے کرچکی تھی۔ ایک فوجی نے اپنی بارعب آواز میں کہا

"آپ نے یہاں کسی شخص کو جاتے ہوئے دیکھا؟"

پریشے ابھی ہاں میں جواب دینے ہی لگی تھی کہ اس کے ساتھ والا سپاہی بولا

اس نے اپنے چہرے پر کالا کپڑا باندھ رکھا تھا۔ اگر آپ نے اسے دیکھا ہے تو ہمیں بتا دیجیے کیونکہ وہ دہشت گرد ہے۔"

پریشے کو لگا وہ اب سانس نہیں لے سکے گی۔ جس شخص کو دیکھ کر اس کا دل دھڑکا وہ شخص اس کے ملک کا بے وفا نکلا۔

اس نے جلدی سے نامیں سر ہلایا اور پہاڑ سے نیچے اترنے لگی۔ اس پہاڑ کی بلندی بہت کم تھی اور اس پر آسانی سے چڑھا جاسکتا تھا۔

فوجی بھی اب مشرق کی جانب جانے لگے۔ پریشے جلدی سے آئی۔ وہ غائب دماغی سے گھوڑی پر بیٹھی اور اسے سرپٹ دوڑایا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ روئے۔ اسے آج تک اپنے بھائی کے سوا کوئی مرد اچھا نہیں لگا تھا اور جو اسے پسند آیا وہ بھی دہشت گرد نکلا۔ وہ غائب دماغی سے ہی فارم میں داخل ہوئی

سکند نے آگے بڑھ کر گھوڑی کی لگام تھام لی۔ پریشے نے کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا اور وہ حویلی کی طرف چل پڑی

Posted On Kitab Nagri

سکندر کی نظروں نے اس کا حویلی تک تعاقب کیا تھا۔ سکندر پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ اتنی پریشان کیوں ہے لیکن وہ مالک اور غلام کا رشتہ نہیں بھولا تھا

"سکندر"

سکندر اپنے ہی خیالوں میں گم تھا جب اسے اپنے پیچھے راسم کی آواز سنائی دی

"وہ کام مت کرو جو کرنے نہیں آئے"

راسم اسے کہہ کر جا چکا تھا اور سکندر بھی اس کی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا اس لیے وہ خاموش ہی رہا

"بہو آج شام کو ہم ملکوں کی حویلی جائے گے اور بلال شاہ اور شہر و ناکا رشتہ طے کریں گے"

سب ڈاننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے جب سرادر عالمگیر نے بارعب لہجے میں کہا

"جی بالکل۔ آپ نے درست فرمایا۔ سرادر بلال شاہ بھی تو ہمارے ساتھ جائے گے"

شاہینہ بی نے کھیر کو سرادر عالمگیر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تھا

"ہاں کیوں نہیں۔ سرادر بلال شاہ قبیلے کا سرادر ہے اس کا ہونا ضروری ہے"

"ہم نہیں جاسکتے"

بلال شاہ نے دھیمے لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

"کیوں نہیں جاسکتے۔ ویسے بھی بلال شاہ رشتے میں آپ کا سال لگتا ہے"

شاہینہ بی نے بلال شاہ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ بلال شاہ کے انکار کی وجہ سے بلال شاہ کو بہت غصہ آ رہا تھا

"بلال شاہ ضرور جائے گے"

سرادر اور نگزیب نے گردن کو اکڑاتے ہوئے کہا۔ وہ تو آج کل ویسے بھی بہت خوش تھے کہ سرادر بلال شاہ کو قبیلے کا سرادر بنادیا گیا ہے اور وہ اپنے بیٹے کا نام روشن کرنا چاہتے تھے

خانم بی چپ تھی۔ وہ جانتی تھی کہ بلال شاہ دلنشین سے شادی نہیں کرنا چاہتے لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی وہ تو صرف نام کی قبیلے کی سرادارنی تھی۔ حکم تو شاہینہ بی اور سرادر عالمگیر کا ہی چلتا تھا

دلنشین کچن کے دروازے میں کھڑی سب سن رہی تھی لیکن اسے بولنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس کا خیال تھا کہ بلال شاہ کے انکار کی وجہ سے گھر میں کہرام مچے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ وہ کبھی بھی سرادر بلال شاہ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ محبت تو وہ ویسے بھی ہاشم شاہ سے کرتی تھی۔ اگر اس کی شادی بلال شاہ سے ہو گئی تو وہ جانتی تھی کہ بلال شاہ اسے کبھی بھی بیوی کا رتبہ نہیں دے گا

بلال شاہ خاموش رہا۔ اس کے پاس بات منوانے کا اب کوئی طریقہ نہیں تھا

Posted On Kitab Nagri

جولیا جب سے اس شخص سے ملی تھی وہ کھوئی کھوئی رہنے لگی تھی۔ اسے اس شخص کی باتیں بھاگتی تھی اس لیے اس نے اپنے لیے نوکری تلاش کرنا شروع کر دی تھی۔ وہ آج بھی نوکری کی تلاش میں سڑک پر تھی

وہ فٹ پاتھ پر چل رہی تھی جب اس کو ٹھوکر لگی اور وہ اونڈھے منہ گر گئی۔ جولیا جلدی سے ادھر بیٹھ گئی۔ اس کی ایرٹھی سے خون بہہ رہا تھا اور اس کی کہنی بھی زخمی ہو چکی تھی

لوگ اکاد اکاد دھرتھے۔ جولیا کی آنکھوں میں نمی آگئی لیکن وہ حیران ہوئی۔ جب ایک ہاتھ نے ٹشو اس کی ایرٹھی پر رکھا جس کی وجہ سے خون بہنا بندھ ہو چکا تھا۔ جولیا نے چہرہ اوپر کر کے اس شخص کو دیکھا۔ وہ وہی تھا جس کے وجہ سے جولیا اب تک پریشان تھی۔ وہ جس کی باتوں نے جولیا کو ہلا دیا تھا

"کیا آپ ٹھیک ہیں؟"

جولیا کے کانوں میں اس کی میٹھی سی آواز گونجی۔ کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنے اور کندھوں پر چادر تانے وہ حسن کا پیکر لگ رہا تھا

جولیا نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ شخص اٹھا اور اس نے وہ پتھر جس سے جولیا کو ٹھوکر لگی تھی وہ اٹھایا اور اسے پاس رکھی ڈسٹ بین میں پھینک دیا

جب وہ بولا تو اس کی آواز میں شہد جیسی مٹھاس تھی

"کسی کی راہ سے پتھر ہٹانا بھی نیکی کی بات ہے"

جب وہ بولا تو اس کی آواز میں جولیا کے لیے پریشانی تھی

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو کہا جانا ہے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں"

جولیانے نامیں سر ہلانا چاہا لیکن وہ نہ ہلا سکی وہ اس شخص کے زیر سایہ تھی

اس نے جولیانا کا بازو بہت احتیاط سے تھاما اور اسے لیتے ہوئے چلنے لگا۔ جولیانا بھی اس شخص کے ساتھ چل رہی تھی

جولیانا کے دل میں اسلام نے گھر کر لیا تھا۔ وہ آج اس شخص کے حسن اخلاق سے متاثر ہو چکی تھی

جولیانا نے اسے گھر کا راستہ بتایا اور وہ شخص اسے گھر تک لے آیا۔ جیسے ہی وہ جولیانا کو چھوڑ کر واپس مڑا۔ جولیانا نے جلدی سے خود کو سنبھالا اور بولی

"آپ کا نام کیا ہے؟"

"بہرام شاہ"

وہ اب جاچکا تھا لیکن جولیانا کا دل لے گیا تھا۔ چھت پر کھڑی بوانے وہ منظر پسندیدگی سے دیکھا تھا کیونکہ وہ ابھی جانتی نہیں تھی کہ جس شخص سے جولیانا پیار کر چکی ہے وہ مسلمان ہے

www.kitabnagri.com

حال

"کیا تم نے اس شخص کو پکڑ لیا ہے"

Posted On Kitab Nagri

ٹائیگر مکمل اندھیرے میں کرسی سے ٹیک لگا کر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بولا

"کیا تم نے اس شخص کو پکڑ لیا ہے"

ٹائیگر مکمل اندھیرے میں کرسی سے ٹیک لگا کر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بولا

"ہاں ساتھ والے کمرے میں باندھا ہے"

حیدر نے اس کی کرسی کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"ہممم چلو"

ٹائیگر ایک دم کرسی سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکلا۔ اس کا رخ اس کمرے کے ساتھ والے کمرے کی طرف تھا۔ دروازے کو ٹانگ مار کر کھولا۔ سامنے 32 برس کا وہ شخص کرسی پر بندھا ہوا تھا اس شخص کے چہرے سے ڈر واضح تھا۔ ٹائیگر کے پیچھے حیدر بھی داخل ہوا۔ کمرے میں دو کرسیاں تھیں۔ ایک کرسی پر وہ شخص بندھا ہوا تھا اور ایک کرسی کو ٹائیگر نے دھکیل کر اس شخص کے قریب کیا اور اس پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر نے آنکھ سے حیدر کو اشارہ کیا۔ حیدر نے اس کے سامنے ایک باکس رکھ دیا۔ ٹائیگر نے کچھ بھی کہے بغیر اس باکس کو کھولا اور اس میں سے منطبوط اور چمکتا چاقو نکالا اور بنا وقت ضائع کیے وہ چاقو کرسی سے بندھے ہوئے شخص کی ٹانگ میں پیوست کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس شخص کی چیخیں کمرے کی دیواروں کو ہلا کر رکھ دینے والی تھی۔ وہ درد سے چلا رہا تھا۔ چاقو کے لگنے کی وجہ سے اس کی ٹانگ سے خون کا فوارہ نکلا تھا۔ ٹائیگر کرسی سے ٹیک لگائے اس کی چیخیں سن رہا تھا۔ حیدر اس شخص کی چیخوں سے بیزار ہو چکا تھا اس نے بھی ٹائیگر کی طرح چہرے پر کالا کپڑا باندھ رکھا تھا

"چپ ایک دم چپ"

ٹائیگر نے اپنی اونچی اور رعب دار آواز میں کہا۔ وہ شخص ڈر گیا اس لیے اپنے آنسوؤں پر قابو پایا اور چپ کر گیا

"وہ فائل اور یو ایس بی کہاں ہے؟"

ٹائیگر نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"میں" دوبارہ پوچھ رہا ہوں اور اگر اب نابتایا تو اپنی حالت کے خود ذمہ دار ہو گے

ٹائیگر نے اس کے زخم پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا

"وہ... وہ میں نے ایک تھیلے میں بند کر کے.. وادی.. زمر کے پہاڑ کی ایک غار ک..ک کے پاس چھپا دی تھی"

اس شخص نے درد سے کڑھتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اپنی بات مکمل کی

"ایک دفعہ پھر وادی زمر جانا ہو گا"

ٹائیگر نے اس کے زخم پر دباؤ بڑھایا اور غصے سے بولا

"تم فکر نہ کرو میں چلا جاؤں گا"

Posted On Kitab Nagri

حیدر نے ٹائیگر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہمدردانہ لہجے میں کہا

"نہیں تم پہچان لیے جاؤ گے۔ میں خود وہاں جاؤ گے"

ٹائیگر نے اتنا کہا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ حیدر نے سامنے بیٹھے شخص کے منہ پر ٹیپ لگادی۔ وہ اس کی چیخیں نہیں سن سکتا تھا

ماضی

جولیا اس شخص کے زیر اثر تھی۔ وہ جب سے آئی تھی گم سم تھی۔ بوانے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ابھی تک چپ تھی۔ جولیا کو اس شخص سے محبت ہو گئی تھی اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ اس شخص کے پاس بیٹھ جائے اور اس کہ باتیں سنتی رہے لیکن وہ ڈر گئی تھی کہ اگر اس شخص کو پتا چلا کہ وہ عیسائی ہے تو وہ اسے چھوڑ دے گا۔ وہ ابھی بھی یہی باتیں سوچ رہی تھی جب بوانے اس کے سر پر تیل کی مالش کرنا شروع کر دی

www.kitabnagri.com

"جب سے آئی ہوں چپ ہو"

بوانے بات کا آغاز کیا۔ جولیا نے کوئی جواب نہیں دیا تھا

"وہ لڑکا کون تھا جو تمہیں یہاں چھوڑنے آیا تھا؟"

جولیا خاموش رہی

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم اس کو پسند کرتی ہو؟"

جولیا کا دل چاہا کہ وہ بوا کی اس بات کا ہاں میں جواب دے لیکن وہ بوا کو کیا کہے گی کہ وہ مسلم ہے۔ کبھی نہیں بوا کو یہ بات بری لگے گی۔ اس لیے وہ خاموش رہی

"تم کچھ بولتا کیوں نہیں ہے"

بوانے اب کی بار بے چینی سے پوچھا

"میں فٹ پاتھ پر گر گئی تھی تو وہ شخص مجھے گھرتک چھوڑنے آ گیا بس"

جولیا نے بیزاری سے بتایا

"ممم ٹھیک۔ لیکن تم پریشان کیوں ہو؟"

"پتہ نہیں بوا۔ میرا دل بہت کانپتا ہے"

جولیا نے بوا کو ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا

"سے بات کرو۔ وہ تمہاری مشکل حل کرے گا God تم چرچ جاؤ کل گاڈ"

بوانے شفقت سے کہا

جولیا نے اثبات میں سر ہلایا۔ سچ بات تو یہ تھی کہ اب جولیا کو چرچ جانے کو بالکل بھی دل نہیں کرتا تھا۔ لیکن وہ خاموش رہی

Posted On Kitab Nagri

"سوںیا پاگل پن کی حد ہوتی ہے۔ تم پاگل ہو گئی ہو"

سردار عالمگیر اپنی بیٹی پر غصہ کر رہے تھے وجہ یہ تھی کہ سوںیا نے اکرام شاہ جو کہ سردار عالمگیر کے دوست کا بیٹا تھا اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا

سوںیا سر جھکائے روئے جارہی تھی۔ زرتاشہ بیگم (خانم بی) اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دے رہی تھی۔ شاہینہ بی اس منظر کو تماشاائی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

"اسے میرے حوالے کریں۔ میں دیکھتا ہوں یہ کیسے انکار کرتی ہے"

سردار اور نگزیب نے سوںیا کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے باپ سے کہا تھا۔ وہ شدید غصے میں تھا۔ سوںیا جلدی سے خانم بی کے ساتھ لپٹ گئی۔ سبحان شاہ ادھر نہیں تھا اور اگر وہ یہاں ہوتا تو کیا کر لیتا۔ اس کی کوئی نہیں سنتا تھا

"حوصلہ کرو اور نگزیب۔ بہو اسے سمجھا دو۔ اس رشتے سے انکار کرنا اپنی موت کو دعوت دینا"

www.kitabnagri.com

سردار عالمگیر نے خانم بی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

"آپ ٹینشن نہ لے سسر جی۔ میں سمجھا دوں گی"

شاہینہ بی نے مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"ہاں بھابھی آپ پی سمجھائیے زرتاشہ سے تو آج تک کچھ ہوا ہی نہیں"

Posted On Kitab Nagri

سرادر اور نگزیب نے غصے سے خانم بی کی طرف اشارہ کرت ہوئے کہا

"ہاں کیوں نہیں آپ پریشان نہ ہوں"

شاہینہ بی نے اپنی گردن کو خم کیا اور غرور سے مسکرا دی

حال

گنگھریالے بالوں کا جھوڑا بنایا اور کچھ بالوں کی لٹیں اس کے چہرے کو بھی چھو رہی تھی۔ منہ میں چینگم ڈالے وہ محویت سی ڈرائیونگ کر رہی تھی۔ اس کے ساتھ بیٹھا گنگھریالے بالوں والا لڑکا ہاتھ میں سینڈویچ پکڑے اور ایک ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ بیزار سا بیٹھا تھا

"ہم کب پہنچے گے دانین؟"

سبتین نے بیزار ہوتے ہوئے کہا

"شام تک پہنچ جائے گے۔ تم سو جاؤ"

دانین بڑی بہنوں کی طرح بولی

"ہاں ٹھیک ہے جب وادی زمر پہنچ جائے تو بتا دینا"

سبتین نے اپنا سر پشت سے ٹکاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

دائین نے اثبات میں سر ہلایا

پریشہ جہانزیب ابھی تک پریشان تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے

کسی مانوس لمحے میں، کسی مانوس چہرے سے ""

""۔ محبت کی نہیں جاتی محبت ہو جاتی ہے

۔ اور پریشہ جہانزیب کو محبت ہو چکی تھی

وہ رو رہی تھی اس کے بھائی نے اسے ہمیشہ یہی سیکھایا تھا کہ اپنے وطن سے محبت کریں جس نے اسے یہ سب کچھ

دیا۔ اور اس نے آج اپنے وطن سے دغا کیا۔ ایک دہشت گرد کو بچایا لیکن پریشہ کے اندر سے آواز ابھری اس نے

دغا باز کو نہیں بچایا تھا اپنی محبت کو بچایا تھا

www.kitabnagri.com

کب دعاؤں کا محتاج ہوتا ہے "

"عشق تو لا علاج ہوتا ہے

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہاری جان لے لوں گا"

سردار اور نگزیب نے آگے بڑھ کر بیڈ پر سہمی بیٹھی اس 24 سالہ لڑکی سے کہا۔ سونیا کے بال بکھرے ہوئے تھے رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سو جی تھی اور اس کی ناک سرخ ہو چکی تھی۔ کمرے میں ایک طرف خانم بی پریشان کھڑی تھی اور دوسری طرف شاہینہ بی غرور سے گردن کو اکڑا کر کھڑی تھی وہ تو گویا اس منظر سے لطف اندوز ہو رہی تھی

کمرے کے بیچ و بیچ سردار اور نگزیب غصے اور غضب میں جا رہا نہ طریقے سے بول رہا تھا

سونیا نے آج ہی اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ وہ اپنی یونیورسٹی کے لڑکے رانا احمد سے محبت کرتی ہے۔ اور وہ اسی سے شادی کرے گی

شادی تو تمہیں کرنی ہوگی جس سے بابا کہے گے اور اس کے لیے اگر مجھے تم پر تشدد کرنا پڑے تو میں گریز نہیں کروں گا"

www.kitabnagri.com

کی سال کے پہلے کا یہ واقعہ سوچ کر خانم بی کی آنکھ سے آنسو گرا

نرم اور ملائم ہاتھوں نے اس کے چہرے کو صاف کیا۔ خانم بی نے آنکھیں کھول کر دیکھا وہ دلنشین تھی

"کیوں روتی ہیں۔ مت رویا کریں۔ کچھ درد بھلا دیے جانے چاہیے انہیں یاد نہیں رکھنا چاہیے"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بھلایا جاتا وہ سب کچھ۔ سونیا کی چیخیں وہ اس کا دروازے کو پیٹنا "

خانم بی کی آنکھ سے اب آنسو لگتا رہا ہے تھے

"کیا محبت ہمیشہ درد دیتی ہے۔ محبت کبھی سکون نہیں دیتی؟"

دلنشین نے کھوئے ہوئے پوچھا

"ہاں میں نے جتنا بھی محبت کا سنا ان سب میں محبت نے درد دیا ہے "

"کیا میرے ساتھ بھی وہی ہو گا جو سونیا پھوپھو کے ساتھ ہوا؟ "

خانم بی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا

"نہیں دلنشین تمہاری ماں تمہارے لیے ظالم نہیں ہیں "

انہوں نے یہ بات کتنے دکھ سے کہی تھی بس وہی جان سکتی تھی

"بھابھی میری بیٹی کو میرے خلاف پٹیاں نہ پڑھائے "

شاہینہ بی کی آواز نے کمرے کے در و دیوار ہلا دیے تھے

دلنشین نے کچھ بھی نہیں کہا اور اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔ وہ اپنی ماں کی عادت کو جانتی تھی

میں نے کوئی پٹیاں نہیں پڑھائی اسے۔ بس اسے یہ بات سمجھا رہی تھی کہ تمہاری ماں تمہارے لیے اتنی ظالم "

نہیں ہے جتنی وہ سونیا کے لیے تھی

Posted On Kitab Nagri

"خانم بی نے تلخی سے کہا

. شاہینہ بی کو لگا جیسے اس کے چہرے ہر کسی نے سمندر کا گرم کھولتا ہوا پانی پھینکا ہے

. خانم بی جاچکی تھی لیکن شاہینہ بی ساکت تھی، برف تھی

"بات سنو چھوٹے لڑکے "

دائین اور سبتین ابھی وادی زمر کے گیٹ کے باہر کھڑے تھے جب سبتین نے گل خان کو روک کر بولا

"ہم تم کو چھوٹا لڑکا لگتا ہے "

گل خان برامان گیا تھا. سبتین نے دائین کی طرف دیکھا اور ہلکا سا مسکرا کر بولا

"ن" ہیں وہ.. معافی چاہتا ہوں غلطی ہو گئی

گل خان نے غرور کے ساتھ گردن کو تھوڑا اوپر کیا پھر اس کی طرف احسان جتاتے ہوئے بولا

" . جاؤ ہم نے تم کو معاف کیا "

. وہ دونوں بہن بھائی مسکرا دیئے

"کیا سرادر ہاشم شاہ ابھی وادی میں ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

اب کی بار داینین نے پوچھا تھا۔ گل خان نے اس لڑکی کو دیکھا وہ اپنے گھنگریالے اور بکھرے ہوئے بالوں میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ گل خان نے اپنی حالت کو سنبھالا اور بہت شائستگی سے بولا

"نہیں وہ شہر گئے ہیں"

"ٹھیک ہے ہم انتظار کریں گے ان کا"

داینین نے کہا اور وہ اب دونوں بہن بھائی وادی زمر کے گیٹ کے پاس کھڑے گاڑز کو کچھ کہہ رہے تھے

گل خان کے ارد گرد گھنٹیاں بج رہی تھی۔ اسے وہ اپنے سے بڑی لڑکی پسند آگئی تھی

وہ دونوں بہن بھائی اب وادی میں داخل ہو رہے تھے۔ ہواؤں کا شور تھا، وہ کسی کی تباہی لے کر آئے تھے لیکن کس کی۔ یہ بات وقت جانتا تھا اور وقت تو سب کچھ جانتا ہے۔ بادل چھا رہے تھے وہ بہت بڑا طوفان لے کر آئے تھے۔ ان کے لیے وہ انٹرویو ایڈوینچر تھا لیکن انسانوں سے ایڈوینچر نہیں ہوتا۔ وقت بدلے گا اور وقت بدلنے کے لیے تو ہوتا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہینہ بی پریشان سی بیٹھی ہوئی تھی اسے خانم بی کی بات نے بے چین کر دیا تھا۔ وہ خود سے بڑبڑائی

نہیں سونیا تو رانا احمد کی محبت میں پاگل تھی لیکن میری بیٹی اسے تو کسی سے محبت نہیں ہے اور سونیا تو بیوقوف "

"تھی لیکن دلنشین سمجھدرا ہے۔ میری بیٹی کا مقدر کبھی بھی سونیا جیسا نہیں ہو سکتا

Posted On Kitab Nagri

وہ خود کو سکون دے رہی تھی۔ کبھی کبھی خود کو خوش فہمیوں میں رکھنا اچھا ہے انسان ذہنی افیت سے دور ہو جاتا ہے۔

خانم بی دھیرے سے کھانا سرو کر رہی تھی شاہینہ بی آج بھی اکڑوسی تھی۔ شاہیز شاہ ابھی تک سو رہا تھا

"آج سے دس دن بعد سردار بلال شاہ اور بلال شاہ کا نکاح ہے۔ سب تیاری کر لیں"

سردار عالمگیر کی آواز گونجی

وہ اعلان کسی کے لیے خوشی کا باعث اور کچھ کی سماعت میں مایوسی تھی۔ سردار بلال شاہ کا کھانا کھاتے ہوئے ہاتھ رک چکا تھا۔ سبحان شاہ کو کوئی فکر نہیں تھی اس کے نزدیک یہ اس کی زندگی نہیں تھی زندگی تو اس کی وہ تھی جو وہ 22 سال پہلے جی رہا تھا

دلنشین نے رینگ کو تھاما۔ اس کا نکاح اس کی موت کا پیغام تھا۔ اسے کچھ کرنا تھا بلکہ سبھی کچھ تو اسے کرنا تھا

www.kitabnagri.com

ماضی

Posted On Kitab Nagri

جو لیا ساکت تھی۔ اسے محبت ہوئی تھی اور محبت فضول نہیں ہوتی۔ جب محبت ہوتی ہے تو انسان اپنا آپ کھو بیٹھتا ہے۔ زلیخانے بھی کھو یا تھا خود کو

کون کہتا ہے محبت رنگ دیکھ کر کی جاتی ہے۔ یہ جواتنے انگریز گورے ہیں انہیں دیکھ کر تو روز ایک مرد یا عورت کو ڈھے ہو جانا چاہیے۔ محبت نہ نسل دیکھتی ہے اور نہ خاندان۔ محبت نہ غریب دیکھتی ہے اور نہ امیر۔ محبت نہ گورا رنگ دیکھتی ہے اور نہ کالا۔ محبت نہ مذہب دیکھتی ہے اور نہ ہی ذات دیکھتی ہے۔ محبت تو اخلاق بھی نہیں دیکھتی۔ محبت تو ایک فطری عمل ہے۔ محبت اچھوت ہے یہ ایک ایسی بیماری ہے جو لگ جائے تو جان نہیں چھوڑتی۔ سارا رونا ہی تو اسی جان کا ہے۔ محبوب دوپل نہ دیکھے تو عاشق کو لگتا ہے کہ اب جان گئی لیکن جان جاتی تو نہیں

لوگ کہتے ہیں دل چاہتا ہے کہ اس بے حس زندگی سے خود کو نکال لے اور اگر تم نے خود کو اس ظالم بستی سے نکال لیا تو کہاں جاؤ گے۔ کیا جہاں تم جاؤ گے وہاں تمہیں کوئی چاہنے والا ہو گا نہیں جب تم نے اسے نہیں چاہا تو وہ تمہیں کیوں چاہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جو لیا آج پھر چرچ جانے کی بجائے اسی جگہ بیٹھی تھی جہاں اس نے بہرام شاہ کو پہلی دفعہ دیکھا تھا۔ وہ پر یقین تھی کہ وہ آئے گا لیکن یقین ہی تو سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔ شام ہو گئی تھی وہ نہیں آیا تھا۔ وہ اٹھی اور دھیمی چال چلتے ہوئے گھر کی طرف روانہ ہوئی۔ پارک میں بچے کھیل رہے تھے اپنے والدین کو ساتھ لیے۔ وہ جب پوری فیملی دیکھتی اس کے اندر کچھ چھن سے ٹوٹا تھا وہ بھی ساتھ چاہتی تھی اپنے والدین کا لیکن کچھ چیزیں ناممکن ہوتی ہیں

Posted On Kitab Nagri

ہم تو محبت میں بھی توحید کے قائل ہیں فرازؔ

ایک ہی شخص کو محبوب بنائے رکھا ہے

سبحان شاہ نے شہر والی لڑکی سے شادی کر لی تھی اور یہ بات پورا قبیلہ جانتا تھا اس لیے سرداری سبحان شاہ کی بجائے سردار اور نگزیب کو دے دی گئی تھی

شاپینہ بی کا دل کلیجہ سب بیابان ہو گیا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا وہ سب کچھ تباہ کر دے جس کے لیے اس نے اتنے سال انتظار کیا وہ آج بھی نہیں ہوا



www.kitabnagri.com

حال

"کہاں ہے نکالو چیزیں یہاں سے۔ جلدی"

ٹائیگر پستول تانے اس آدمی پر کھڑا تھا جسے کل اس نے مار چر کیا تھا

وہ آہستگی سے اپنی زخمی ٹانگ کو سنبھالے فائل کو پتھر ہٹا کر نکال رہے تھا

Posted On Kitab Nagri

اس شخص نے سرخ رنگ کی فائل اسے تھمائی اور ساتھ یو ایس بی۔ ٹائیگر ابھی ان چیزوں کو دیکھ رہا تھا جب اسے اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا خدشہ ہوا۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ آنکھوں میں بے چینی اور غصہ لیے اسے دیکھ رہی تھی۔ ٹائیگر نے کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا اور سیٹی بجائی۔ اس کے سیٹی بجاتے ہی اسی کی طرح کالے رنگ کا کپڑا۔ چہرے پر چڑھائے تین بارعب آدمی آئے اور اس شخص جس کو گولی لگی تھی اسے پکڑ کر لے گئے۔

وہ لوگ جاچکے تھے۔ وہ شمال کی طرف گئے لیکن ٹائیگر آج مشرق کی طرف مڑا۔

"میں جان چکی ہوں تم دہشت گرد ہو اور میں یہ بات بہت جلد آرمی کو بتا دوں گی"

پیشے جہاں زیب جس کے ہاتھ اور پاؤں کانپ رہے تھے اس نے بہت عزم اور باوقار لہجے میں سامنے کھڑے شخص کو کہا

۔ "ہاں تو بتا دوں اور ابھی تک تم نے بتایا کیوں نہیں"

ٹائیگر کے جواب نے اسے حیران کر دیا۔ وہ بیزار سا بولا تھا اور اب مشرق کی طرف چلنے لگا

کیا تمہیں ڈر نہیں لگتا کہ اگر آرمی نے تمہیں پکڑ لیا تو تمہارا کیا حال ہو گا اور کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کی عدالت سے "بھی ڈر نہیں لگتا؟"

پیشے نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں نقاب میں تھے لیکن وہ ایک دوسرے کا چہرہ پہلے بھی تو دیکھ چکے تھے

"یہ سو کو لڈ باتیں میرے سے مت کرو اور بی بی اپنا راستہ ماپو"

Posted On Kitab Nagri

ٹائیگر نے اتنا ہی کہا اور خود آگے کی سمت چلا۔ اس کے ہاتھ میں ابھی تک پستول تھا۔ اپنی ہی دھن میں چلتے ہوئے سامنے سے آتے گل خان نے اس شخص کے ہاتھوں میں پستول دیکھا اور اس کے پسینے چھوٹ گئے۔ وہ ایک دم منجمد اور ساکن ہو گیا تھا اسے لگایہ اس کا آخری دن تھا۔ ٹائیگر اس کے قریب سے قریب تر آ رہا تھا۔ گل خان نے آنکھیں بند کر لی اور آنکھیں بند کرتے ہی اس نے گنگھریالے بالوں والی لڑکی کا چہرہ دیکھا۔ اس کے گال پر ٹائیگر نے اپنا ٹھنڈا ہاتھ رکھا۔ گل خان کی پینٹ گیلی ہو گئی۔

اپنی ہی دھن میں چلتے ہوئے سامنے سے آتے گل خان نے اس شخص کے ہاتھوں میں پستول دیکھا اور اس کے پسینے چھوٹ گئے۔ وہ ایک دم منجمد اور ساکن ہو گیا تھا اسے لگایہ اس کا آخری دن تھا۔ ٹائیگر اس کے قریب سے قریب تر آ رہا تھا۔ گل خان نے آنکھیں بند کر لی اور آنکھیں بند کرتے ہی اس نے گنگھریالے بالوں والی لڑکی کا چہرہ دیکھا۔ اس کے گال پر ٹائیگر نے اپنا ٹھنڈا ہاتھ رکھا۔ گل خان کی پینٹ گیلی ہو گئی۔ اس کے ننھے سے ذہن میں ہزار وسوسے تھے لیکن کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب اس نے فائر کی آواز نہ سنی تو دھیرے سے آنکھیں کھولی وہ شخص جاچکا تھا۔ گل خان کے سامنے لہراتے ہوئے پودے اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی۔ ان ٹھنڈی ہواؤں میں بھی گل خان کو پسینہ آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک تو اس کی ٹانگیں منجمد رہی لیکن پھر بھاگا سرپٹ دوڑا۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس کے ساتھ درخت بھی بھاگ رہے ہیں وہ بھاگا جتنی سپیڈ سے بھاگ سکتا تھا

Posted On Kitab Nagri

جلدی سے لکڑی کے دروازے کے قریب پہنچا دھک مار کر دروازہ کھولا اور اس گھر میں بنے ہوئے واحد کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کے ایک طرف پیٹی (وہ لوہے کا ایک ڈبہ سا ہوتا ہے جس کے اندر بوڑھی عورتیں اپنے سردی کے کپڑے یا بستر رکھتے ہیں) پڑی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ کونے میں تھوڑی سی جگہ تھی گل خان وہاں جا کر چھپ گیا اس نے آسمانی رنگ کا استری شدہ سوٹ پہنا تھا آج لیکن وہ بہت گیلا ہو چکا تھا۔ اس کی مورے آج درگاہ پر چادر چڑھانے گئی تھی۔ وہ خوف زدہ تھا، کانپ بھی رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا کانپتا ہوا اس نے اپنے کپڑے کھونٹی سے اتارے اور کانپتا ہوا واش روم میں چلا گیا۔ جب باہر نکلا تو اس کا ڈر کافی حد تک کم ہو چکا تھا۔ اس نے مانگ کئیر لوشن جو کل ہی مورے لائی تھی اس نے وہ اپنے چہرے، Care. نکالی اور اپنے بالوں میں تیل کی مالش کی۔ بازو اور ہاتھوں میں لگایا اور حویلی کی طرف نکلا۔

وقت تھمتا نہیں ہے اور جو لیا کا وقت بھی تھما نہیں وہ چلتا رہا۔ آج جو لیا کو 1 مہینہ ہو گیا تھا وہ روز اس بیٹی پر بیٹھتی اور بہرام شاہ کا انتظار کرتی لیکن وہ نہ آتا۔

www.kitabnagri.com

آج بھی وہ پیلے رنگ کا لان کا سوٹ پہنے، بالوں کی چٹیا بنائیے اور دوپٹہ کو کاندھوں پر لٹکائے وہ پیلی رنگت لیے بیٹھی تھی۔ اس کی رنگت زرد ہو چکی تھی، چہرہ مر جھایا ہوا تھا۔ اس کی بوا کہتی تھی کہ اسے کوئی بیماری ہے جس کی وجہ سے اس کی رنگت بھی بدل گئی ہے۔ جو لیا جانتی تھی کہ اسے کیا بیماری ہے اسے عشق کی بیماری ہے اور جسے یہ بیماری ہو جائے وہ مرتے دم تک نہیں مرتا لیکن وہ جیتے جی مر جاتا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اٹھی اور دھیمی چال چلتے ہوئے وہ چرچ پہنچی جب سے وہ بہرام شاہ سے ملی تھی وہ کبھی چرچ نہیں گئی تھی لیکن آج وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھی

"مجھے کچھ ہو رہا ہے فادر ایسا لگتا ہے میرا دل مر گیا ہے اور میری روح نکل رہی ہے"

جولیا سر جھکائے آنکھوں میں نمی لیے وہ سامنے بیٹھے فادر کو اپنا حال بتا رہی تھی

جولیا تم بدل رہی ہو۔ جس راستے پر چل رہی ہو وہ خطرناک ہے، واپس آ جاؤ اس راستے سے ورنہ تم تباہی کا سامان بنو گی۔

فادر دھیمے لیکن غصے بھرے لہجے میں بول رہے تھے

"میرے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے فادر۔ میں جب تک اس کو دیکھ نہیں لیتی میرے دل کو سکون نہیں ملے گا"

جولیا بے بس ہو چکی تھی دل کے ہاتھوں

"کامنا وہ مانے گا تو تو اس دلدل سے نکلے گی God جا جا کر"

www.kitabnagri.com

جولیا نے فادر کی بات سنی اور دھیرے دھیرے چلتی وہ چرچ سے باہر آئی۔ اس کا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کہاں جا رہی ہے۔ دوپٹہ کاندھوں پر جھول رہا تھا۔ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشانات تھے۔ وہ پیدل گلیوں میں چل رہی تھی۔ لوگ اسے دھکے دے کر آگے جا رہے تھے۔ وہ خاموش چل رہی تھی

"پھر ایک سمت سے آواز ابھری" اللہ اکبر

Posted On Kitab Nagri

جولیا کے پاؤں ساکت ہو گئے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا وہ مسلمانوں کی کالونی میں آگئی تھی اس نے سامنے دیکھا ایک سبز رنگ کا گنبد اپنی پوری شان سے تھا

وہ وہاں سے بھاگی۔ بھاگتے بھاگتے وہ ایک شخص سے ٹکرائی اور اس کی خوشبو تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی

"آپ ٹھیک ہیں؟"

اس کے لہجے کی مٹھاس اور اس کی آواز وہ کبھی نہیں بھول سکی تھی۔ وہ بہرام شاہ تھا۔ جولیا کا دل بے ترتیب دھڑکا۔ اس کی سانس آج خلاف توقع تیز رفتار تھی۔ وہ بنا آنکھیں جھپکے اس حسین کو دیکھ رہی تھی جس کی وجہ سے وہ بیمار تھی، جس کی وجہ سے وہ بدلی تھی

"آئیے ادھر بیٹھیے"

جولیا اس کے ساتھ گلی کی پچھلی سائیڈ پر رکھے بیچ پر بیٹھ گئی شاید وہاں کوئی چیزوں کا سٹال لگتا تھا اس لیے وہ بیچ وہاں تھا۔ جولیا نے بنا آنکھیں جھپکے اپنے ساتھ بیٹھے بہرام شاہ کو دیکھا اس کی داڑھی سے پانی کی ہلکی ہلکی بوندیں بہہ رہی تھی شاید وہ منہ ہاتھ (وضو) دھو کر مسجد کی طرف روانہ ہو رہا تھا، اس کے ہاتھ میں پلاسٹک کا شاپر تھا اور اس کے اندر رکھی کتابیں جھلک رہی تھی

بہرام شاہ نے اس کی طرف پانی کی بوتل بڑھائی۔ جولیا نے ہچکچاہٹ کے ساتھ پانی کی بوتل پکڑی اور دو گھونٹ پانی کے پیئے اور واپس دے دی۔ وہ پانی کی بوتل پلاسٹک کی تھی شاید وہ ایمر جنسی کے لیے ساتھ رکھتا تھا

"اب آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

شہد سے بھرا اس کا وہ لہجہ

"بہت بہتر"

جولیا نے سر کو جھکا کر بولا

"آپ کا نام کیا ہے؟"

وہ پہچان چکا تھا کہ یہ اسی دن والی لڑکی ہے اس لیے اس نے نام پوچھ لیا۔ جولیا کو لگا جیسے ہو ابند ہو گئی ہے جس چیز سے وہ بچ رہی تھی وہی اس کے سامنے آگئی۔ اگر وہ اسے اپنا نام بتا دے گی تو وہ اس کا نام سے سمجھ جائے گا کہ وہ عیسائی ہے۔ وہ تھوڑی توقف سے بولی

"جولیا نام ہے میرا"

۔ بہرام شاہ نے تھوڑی دیر اسے دیکھا اور پھر اپنا سر جھکا گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"می.م. میں عیسائی ہوں"

جولیا نے ڈرتے ڈرتے کہا

"تو کیا ہوا؟"

جولیا نے یک دم سراٹھا کر دیکھا وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

"کیا آپ کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا؟"

Posted On Kitab Nagri

جولیا کا خیال تھا کہ وہ اسے کہے گا کہ وہ ایک عیسائی لڑکی سے بات نہیں کر سکتا وہ اس کہ سچائی سننے کے بعد اس کے ساتھ نہیں بیٹھے گا لیکن اس نے مسکراتے ہوئے سارا معاملہ طے کر دیا تھا

۔ "نہیں.. میں آپ کو ایک کتاب دیتا ہوں آپ یہ ضرور پڑھیے گا"

بہرام شاہ نے شاپر سے ایک کتاب نکال کر اسے دی۔ اس کتاب کے اوپر سنہری قلموں سے بڑے بڑے حروف میں دل افروز واقعات لکھا ہوا تھا۔ جولیا نے وہ سنہری جلد والی کتاب پکڑی، اس کا کور بہت پیارا تھا ایسا لگتا تھا کہ جیسے کسی نے کتاب کو بہت سمیٹ کر اور سنبھال کر رکھا ہوا ہے

۔ "اگر زندگی رہی تو پھر ملے گے

بہرام شاہ نے کہا اور مسکراتے ہوئے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد جولیا کو لگا جیسے ہوا میں آکسیجن کی کمی ہو گئی ہے، سب کچھ دھندلا گیا ہے۔ وہ کافی دیر اس کتاب کو سینے سے لگائے بیٹھی رہی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حال

دائیں ہلکا سا سر پر دوپٹہ ٹکائے، سفید رنگ کی لمبی سی قمیضیں پہنے اور ساتھ کالے رنگ کی پینٹ پہنے بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی میں گھما رہی تھی۔ اس نے دوپٹہ بھی وہاں کی عورتوں کو دیکھ کر لیا تھا۔ سامنے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے آنکھوں میں نرمی لیے ہاشم شاہ بیٹھا تھا

Posted On Kitab Nagri

حویلی کے ایک طرف فارم اور دوسری طرف مہمانوں کے لیے بالخصوص تھی۔ دانیل اور سبتین اب اپنے سامنے سردار ہاشم شاہ کو اپنی آنے کی وجہ بتا رہے تھے

میں آپ سے کہہ چکا ہوں کہ آپ وادی گھومنا چاہے تو گھوم سکتے ہیں اور باغات کی بھی تصویر لے سکتی ہیں لیکن "میں انٹرویو نہیں دوں گا

لیکن کیوں سر۔ یہ وادی آپ نے خود بنائی ہے۔ یہ آپ کو جدی پشتی نہیں ملی۔ آپ نے یہاں کے باغات اور " زمینیں خریدی۔ آپ نے یہاں کے لوگوں کو بہت کم پیسوں سے زمینیں دیں۔ آپ بہت اچھے انسان ہیں اور ہم "آپ کا یہ روپ دنیا کو دیکھنا چاہتے ہیں

دانیل دھیمے لیکن پرستائش لہجے میں بول رہی تھی۔ وہ پورا ہوم۔ ورک کر کے آئی تھی۔ دانیل کو رعب دار اور نرم مزاج کا وہ شخص سردار ہاشم شاہ بھاگیا تھا

ہم نے کہا کہ ہم انٹرویو نہیں دے گے تو نہیں دے گے۔ آپ ہمارے مہمان ہیں اور ہم مہمان نوازی میں کوئی "کسر نہیں چھوڑتے

www.kitabnagri.com

سردار ہاشم شاہ اب وہاں سے جا چکا تھا لیکن دانیل تو کسی اور دنیا میں پہنچ چکی تھی۔ اس کی سوچوں میں خلل اس وقت پڑا جب سبتین کی آواز آئی

"دانیل تمہیں کیا لگتا ہے کہ کیا سردار ہاشم شاہ انٹرویو دیں گے "

سبتین نے کھوجتی نظروں سے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

"ہاں وہ ضرور دے گے اور ہم انہیں مجبور کریں گے"

دائین نے دور جاتی گاڑی سے نکتے دھوئیں کو دیکھتے ہوئے کہا

"ہممم چلو دیکھے گے"

سبتین کو شاید ابھی بھی یقین نہیں آیا تھا اس لیے دھیمے سے بولا

"وہ چہرے پر رومال باندھے میری طرف بڑھا"

حویلی کے دائیں جانب فارم میں اس وقت 10 سے 12 بچے گل خان کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کی اور سکندر بھی ان کے ساتھ بیٹھے گل خان کی پر جوش باتیں سن رہے تھے

"کیا تمہیں ڈر نہیں لگا؟"

وہ 5 سالہ بچہ اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کو بڑا کرتے ہوئے بولا تھا۔ وہ موٹا سا اور گول مٹول تھا

"نہیں میں گل خان ہوں بہادر ہوں تمہاری طرح بزدل نہیں"

گل خان نے فخر سے اپنا فرضی کالر جھاڑا اور دوبارہ سے شروع ہو گیا

"وہ میری طرف بڑھا۔ اس نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالی"

"کیا تمہیں اب بھی ڈر نہیں لگا تھا؟"

Posted On Kitab Nagri

یہ بھی سوال پہلے والے بچے نے ہی پوچھا تھا۔ گل خان کو شدید غصہ اور جب بولا تو اس کی آواز میں دھمکی تھی
۔ "اگر اب تم بولے موٹو تو میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں گا"

وہ موٹو برامان گیا اور منہ بسور کر بیٹھ گیا۔ اس سب تماشے میں وہ کی اور سکندر خاموش بیٹھے رہے جیسے کسی سیاستدان
کی تقریر میں پیسے دے کر کہا جاتا ہے جب کہا جائے صرف اسی وقت نعرہ لگانا اور باقی وقت خاموش بیٹھے رہنا
"ہم دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی اور اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے پستول نکالا"

پستول.. پس... پستول"

مجھے میں دبی دبی آواز گونجی تھی

"اصلی والا پستول"

آنکھوں میں حیرانی لیے سب بچوں نے یک زبان کہا
www.kitabnagri.com

گل خان نے ہلکا سا سر کو کجھایا (کچھ زیادہ ہی چھوڑ دی)

"ہاں اصلی والا پستول"

اپنے کانفیڈینس کو دوبارہ سے بحال کرتے ہوئے گل خان بولا

"جیسا خان کے پاس ہوتا ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

پھر سے اسی موٹے بچے نے بولا۔ خان کے نام پر گل خان کو لگا جیسے کوئی کڑوی دوائی نگلی ہو

"ہاں

گل خان دانتوں کو چبا کر بولا

"اس نے وہ پستول میری کنپٹی پر رکھا"

اووود دوبارہ سے مجھے میں آواز گونجی

تم دونوں یہاں سے اٹھو۔ کیا کر رہے ہو ادھر؟"

سکندر اور وکی انہماک سے سن رہے تھے جب راسم نے ان دونوں کو کھینچ کر اٹھایا اور سائیڈ پر لے گئے

"کیوں لے آئے ہو وہاں سے۔ اس کی باتیں تو سننے دیتے"

وکی خفا خفا بولا

"تم دونوں جانتے ہو وہ جھوٹ بول رہا ہے اور پھر بھی اسے سن رہے ہو"

راسم دبے دبے غصے سے بولا

"یار جھوٹ بولنے کا بھی ایک انداز ہوتا ہے اور گل خان نے اس انداز کو بہت اچھی طرح اپنایا ہے"

وکی جب بولا تو اس کے لہجے میں گل خان کے لیے احترام تھا

Posted On Kitab Nagri

وکی ہنسا اور اس کے ساتھ سکندر بھی

یار اس ڈھائی فٹ کے بچے کی کنپٹی پر کسی نے پستول رکھا اور یہ بہادر بنارہا۔ کمال ہے۔ مجھے لگتا ہے یہ آج کوئی " ڈائجسٹ پڑھ کر آیا ہے اور اسی کہ کہانی سنارہا ہے

۔ راسم کو چڑتھی اس ڈھائی فٹ کے بچے سے۔ جو ہاتھ کو ہوا میں لہرا کر اب پتا نہیں کون سا جھوٹ سنارہا تھا

" تمہیں کیا ہے ؟ "

سکندر نے راسم کی بازو پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے کہا

" کچھ نہیں چلو یہاں سے "

۔ راسم ان دونوں کو کھینچ کر لے گیا

۔ پیچھے گل خان اپنی بہادری کے قصے سنارہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہادیہ اور بی اماں پیپل کے پیڑ کے نیچے چار پائی پر بیٹھی ہوئیں تھیں ان کے درمیان خاموشی تھی۔ ٹھنڈی ہوا کبھی کبھی پتوں کو ہلادیتی تو پتوں کا شور برپا ہوتا۔ اس خاموشی کو بی اماں کی آواز نے توڑا

Posted On Kitab Nagri

جنید میرے سے بڑا پیار کرتے تھے۔ میں کہنی میں تاکالی آں تینوں کوئی چٹی لب جاؤ گی (میں کہتی تھی کہ میں تو "کالی ہوں تمہیں کوئی سفید رنگ والی ڈھونڈ جاؤ گی)

بی اماں خلا کو دیکھ کر بول رہی تھی

اوو کمندارنگ چے تھوڑا پا کے کھائی دا اے (وہ کہتا تھا کہ رنگ میں کوئی چیز ڈال کے کھائی نہیں جاتی) مینوں تو "۔ (ایہوں رنگ چے پسند آے (تو مجھے اسی رنگ میں پسند ہے)

ہادیہ نے بی اماں کو دیکھا وہ کبھی کبھی پنجابی بولتی تھی خاص طور پر اس وقت جب وہ اپنے مرحوم شوہر کا ذکر کرتی "پتہ ہادیہ زندگی بڑی خوبصورت لگتی تھی جب وہ میرے ساتھ تھا "

بی اماں کے چہرے پر مسکان تھی جو صرف کبھی کبھی آتی تھی

میں اسے کہتی تھی کہ تو جھوٹ بولتا ہے تجھے میرے سے کوئی پیار نہیں ہے۔ پھر ایک دن وہ اپنی اماں کو ہمارے گھر "لے آیا۔ اللہ بخشے میری ساس کو بڑی چنگی سی (بڑی اچھی تھی)

www.kitabnagri.com

ہادیہ نے اب کی بار بی اماں کو حیرانی سے دیکھا پورا محلہ جانتا تھا کہ ان کی ساس بالکل بھی اچھی نہیں تھی انہوں نے تو اسے گھر سے نکال بھی دیا تھا

بی اماں نے اپنی بات کو جاری رکھا

"مجھے کبھی یقین نہیں آتا تھا کہ جنید میرے سے محبت کرتا ہے۔ وہ گورا چٹا اور میں کالی "

Posted On Kitab Nagri

وہ استہزاء ہنسی

جب ہماری شادی ہوئی تو تب بھی مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھے چھوڑ دے گا۔ میں جب اسے کہتی تو وہ کہتا "

کملی میں تجھے کیوں چھوڑوں گا تو میری محبت ہے۔ پھر ایک دن اسے سینہ میں درد ہوئی، شہر لے گئے اسے۔ اس کی
"... ماں کہتی تھی کہ شہر کھا جائے گا اسے لیکن میں بھولی

بی اماں کافی دیر تک نہ بولی تو ہادیہ نے سراٹھا کہ دیکھا وہ پاؤں سے نیچے مٹی میں کچھ بنا رہی تھی۔ پھر توقف سے بولی
دو سال ہم شہر میں رہے۔ ان دو سالوں میں مجھے خیال آتا تھا کہ جنید واقعی ہی میرے سے محبت کرتا ہے اور پھر "
دو سال بعد وہ اس دنیا سے چلا گیا تو میں جان گئی وہ واقعی ہی مجھ سے محبت کرتا تھا۔ دو سال بعد جب دوبارہ محلے میں
"آئی تو میرے ساتھ دو سالہ سکندر تھا

"بی اماں جب سکندر چھوٹا تھا تو بہت تنگ کرتا ہو گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہادیہ نے مسکرا کر کہا "

جب دو سال کا تھا نا بڑا روتا تھا۔ ہر وقت روتا رہتا تھا لیکن جب 5 سال کا ہوا سمجھدار ہو گیا۔ روتا نہیں تھا بس "
"خاموش رہتا تھا

بی اماں ٹرانس کی کیفیت میں بولتے جا رہی تھی۔ ہادیہ سن رہی تھی سکندر کا ذکر تو اسے ویسے بھی بڑا اچھا لگتا تھا

"بی اماں آپ کو جنید خالو کی وفات کے بعد اس بات کا اندازہ ہوا کہ وہ آپ سے محبت کرتے تھے "

Posted On Kitab Nagri

ہادیہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"اندازہ تو مجھے پہلے ہی ہو گیا تھا بس یقین بعد میں آیا تھا"

بی اماں نے بہت سادہ انداز میں کہا

"تو بی اماں میری موت کے بعد ہی سکندر کو پتا چلے گا کہ میں اس سے بہت محبت کرتی تھی"

بی اماں نے جلدی سے ہادیہ کے منہ پر ہاتھ رکھا اور بولی

"پگلی یہ مت سوچا کر۔ تو سکندر کو حاصل نہیں کر سکتی وہ کسی اور کا ہے"

بی اماں نے کچھ سوچ کر بولا

ہادیہ کے گلے میں گلی پھنس گئی

Kitab Nagri

ہم تو محبت میں بھی توحید کے قائل ہیں فراز

"ایک ہی شخص کو محبوب بنائے رکھا ہے"

ہادیہ ساکت ہو گئی۔ اس نے محبت کی تھی سکندر سے وہ کیسے اسے کسی اور کا ہونے دے سکتی تھی

Posted On Kitab Nagri

_____! ستمگر تم پہ مرنے سے قدرے بہتر تھا

"_____ ہم کسی چاہنے والے پہ مر گئے ہوتے

بی اماں اب بھی بول رہی تھی کچھ لیکن ہادیہ کو اب کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا

گاڑی کا ہارن سنتے ہی چوکیدار نے دروازہ کھولا تو گاڑی اندر داخل ہوئی۔ اس میں سے حیدر بہت عجلت سے باہر نکلا اور ساتھ اس کے باربی کٹ کیے ایک حسین لڑکی باہر آئی۔ وہ گھر نہیں کو عالی شان بنگلا لگ رہا تھا۔ وہ گھر کے اندر لابی کی طرف بڑھے۔ شاید وہ دونوں جانتے تھے جس شخص سے ملنے آئے ہیں وہ لابی میں ہوگا۔

"تم چاہتے کیا ہو ٹائیگر؟"

ٹائیگر ہاتھ میں موبائل۔ فون پکڑے مصرف سا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے حیدر کی طرف دیکھے بنا کہا

"اب کیا ہو گیا ہے؟"

www.kitabnagri.com

"تم مجھ سے پوچھ رہے ہو۔ اس لڑکی نے تمہاری شکل و صورت دیکھ لی ہے۔ وہ اب فونج کو بتا دے گی"

حیدر غصے بھرے لہجے میں بولا

"بتایا تو نہیں نہ"

ٹائیگر کے لہجے میں اطمینان تھا۔ اور یہ اطمینان حیدر کو آگ لگا گیا

Posted On Kitab Nagri

تم پاگل ہو۔ آخر سمجھتے کیا ہو تم؟ تمہیں لگتا ہے کہ تم ہر کام صحیح کرتے ہو۔ آخر کب تمہاری یہ غلط فہمی دور ہو گی۔"

ٹائیگر اس کے سامنے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چلایا

۔ "تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔ ہر وقت میرے پر نظر رکھنے کی بجائے کبھی خود پر بھی غور کر لیا کرو"

۔ زونیشہ ابھی تک خاموش تماشائی کی طرح ان دونوں کو سن رہی تھی۔ شکر تھا کہ گھر میں ملازم نہیں تھے

میرے ساتھ نہیں تمہارے ساتھ مسئلہ ہے۔ اگر تم اس شخص کو جلد پکڑ لیتے تو وہ تمہیں کھائی میں دھکا نہ دیتا "

۔ "اور نہ ہی تمہیں وہ لڑکی وہاں سے نکالتی اور نہ تمہیں وہ دیکھتی

حیدر نے بھی اسی کے لہجے میں کہا

۔ "میں نے کہا نا کہ وہ کسی کو نہیں بتائے گی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹائیگر نے حتی المقدور اپنا لہجہ نرم رکھا

"کیوں بھروسہ ہے تمہیں اس کے اوپر اتنا؟ ہاں بولو "

حیدر تو آج ٹائیگر سے مار کھانے کے موڈ میں تھا۔ اس لیے چلا چلا کر بول رہا تھا

۔ ٹائیگر جب بولا تو اس کے لہجے میں اب بیزاری تھی

۔ "تم حد سے بڑھ رہے ہو۔ تم بھول گئے ہو کہ میں ٹیم کالیڈر ہوں "

Posted On Kitab Nagri

حیدر ابھی کچھ بولتا اس سے پہلے ہی زونیشہ بولی

"تم دونوں چپ کرو۔ ہم سب ٹیم ہیں۔ بیٹھ کر بات کرتے ہیں "

ٹائیگر اپنے کمرے کی طرف بڑھا اور جب بولا تو وارننگ تھی اس کے لہجے میں

مجھے کوئی بات نہیں کرنی اس سے اور اپنے شوہر کو سمجھا دوں میرے کام میں ٹانگ مت اڑائے ورنہ آج کل "

"لنگڑوں کی کوئی زندگی نہیں ہے

"ہاں بس تم ٹھیک ہو باقی سب پاگل ہیں "

وہ جاچکا تھا لیکن پیچھے حیدر پاگلوں کی طرح بول رہا تھا

"چپ کر جاؤ۔ وہ سنبھال لے گا"

زونیشہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

"کچھ نہیں سنبھال سکتا وہ "

حیدر کا ابھی بھی دماغ گھوما ہوا تھا

"امی جان مجھے یہ شادی نہیں کرنی ہے "

Posted On Kitab Nagri

بیڈ پر رنگ برنگے لہنگے پڑے ہوئے تھے۔ دلنشین بیڈ کے کونے کونے بیٹھی اپنی ماں سے التجا کر رہی تھی جو اس پر دھیان دیئے بغیر ہی جیولری دیکھ رہی تھی

"آپ کیوں نہیں سمجھ رہی ہیں؟"

میں جانتی ہوں تم کیوں انکار کر رہی ہو۔ میری بات سنو شادی سے پہلے ہر مرد یہی کہتا پھرتا ہے کہ اسے محبت ہے اور شادی کے بعد وہ ٹھیک پو جاتا ہے۔ تم بلاج شاہ کو شادی کے بعد توجہ دینا وہ ہر لڑکی بھول جائے گا۔ شاہینہ بی جیولری کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی

"میں ایسی زندگی نہیں گزار سکتی جیسی آپ گزار رہی ہیں"

دلنشین اکتائے ہوئے لہجے میں بولی۔ شاہینہ بی کا ایک دم ہاتھ ساکت ہو گیا لیکن پھر توقف سے بولی

"تم میری جیسی زندگی نہیں گزارو گی۔ تم خانم بی بنو گی جو میں نہ بن سکی"

...میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ مطلب

www.kitabnagri.com

دلنشین تھوڑی دیر خاموش ہو گئی۔ شاہینہ بی نے بھی سر اٹھا کر دیکھا کہ وہ کہنا کیا چاہ رہی ہے

مطلب کہ جس طرح بابا نے دوسری شادی کی تھی اور جب دادا ابونے زبردستی وہ رشتہ توڑا تو وہ خود بھی ٹوٹ

"..گئے۔ اب انہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا گھر میں کیا ہو رہا ہے یا

دلنشین پھر تھوڑی دیر خاموش ہو گئی۔ شاہینہ بی نے آنکھیں بند کر لی کاش وہ اس سے آگے نہ بولے

Posted On Kitab Nagri

یا آپ کیا کر رہی ہیں۔ وہ آپ کی طرف دیکھتے بھی نہیں الگ کمرے میں سوتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی نہیں "دیکھتے۔"

شاہینہ بی کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا۔ انہوں نے اسے سرعت سے صاف کیا

پلکوں کی حد کو توڑ کر دامن پر آگرا"

"ایک آنسو میرے صبر کی توہین کر گیا

جب وہ بولی تو ان کے لہجے میں اطمینان تھا

"تو کیا ہوا؟ میرے پاس میرے بچے ہیں۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں "

"یہ آپ دل سے نہیں کہہ رہی امی جان "

دلنشین نے پھر سے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چپ کر جاؤ تم اب۔ لہنگا سیلیکٹ کرو جلدی"

شاہینہ بی جاچکی تھی۔ دلنشین نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا اس نے سوچا کہ وہ اپنی ماں کو اس طرح کہے گی تو وہ مان جائے گی اور بلال شاہ کو تو کہنے کا وہ خطرہ مول نہیں لے سکتی۔ جہاں تک بات تھی شاہینہ شاہ کی تو وہ اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا باپ تو بس اپنی کھوئی ہوئی بیوی کے غم میں تھا

Posted On Kitab Nagri

شاہینہ بی جب باہر نکلی تو سامنے خانم چلی آرہی تھی۔ وہ شاہینہ بی کو دیکھتے ہوئے بولی

"مت کرو اپنی بیٹی کی زندگی برباد۔ اسے جی لینے دو اس کی زندگی

خانم بی کے لہجے میں دلنشین کے لیے پیار تھا

آپ تو رہنے ہی دیجئے۔ جانتی ہوں میں آپ کی سازشوں کو "

شاہینہ بی درشتگی سے بولی

"جو کچھ مرضی سمجھو تم لیکن اپنی بیٹی کی زندگی برباد نہ کرو"

خانم بی پھر سے دلنشین کے حق میں بولی

بس کریں بھابھی آپ۔ وہ میری بیٹی ہے اس کا اچھا برا میں پہچانتی ہوں۔ آپ اپنے شوہر پر نظر رکھے جس نے "

"بلال شاہ کے بعد آپ کو پاس نہیں بھٹکنے دیا اور تو آپ کو بلال شاہ کی وجہ سے اس گھر میں رکھے ہوئے ہیں

شاہینہ بی طنز کے نشتر چلا کر جاچکی تھی۔ وہ سب باتیں سچ تھیں جو شاہینہ بی نے کہی لیکن خانم بی چاہ کر بھی اسے یہ نہ

کہہ سکی کہ جو میرا حال ہے وہی تمہارا ہے۔ تمہارا شوہر بھی تو تم سے کوئی تعلق نہیں رکھتا

پریشے آج پھر اسی پہاڑ پر آئی تھی جہاں اس نے ٹائیگر کو پہلی دفعہ دیکھا تھا۔ یہ محبت بھی کیسی بری چیز ہے کبھی بھی

انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی

Posted On Kitab Nagri

پریشہ ساکت تھی۔ وہ اتنا زیادہ حسین نہیں تھا لیکن محبت حسن نہیں دیکھتی

ہم خاک نشین، تم سخن آراء سرِ بام

پاس آ کے ملو، دور سے کیا بات کرو ہو

گرم صبح وادی زمر میں طلوع ہوئی لیکن وہاں کے مکینوں کو اس گرم صبح سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ پریشہ آئینے کے سامنے کھڑی بالوں میں برش پھیرتے کھڑکی سے باہر بھی نظر ڈال رہی تھی جہاں سبزہ زار پہ ملازمین کی چہل پہل شروع ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی وقت کمرے کا دروازہ کھٹکا۔ پریشہ نے تمام سوچوں سے سر جھٹکا اور دروازے کو کھولا۔ سامنے سردار ہاشم شاہ اپنی پوری وجاہت کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس نے کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنی اور سفید رنگ کی چادر کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی۔ گویا وہ ڈیرے پر جانے کے لیے مکمل تیار تھا۔

"کیسی ہو بیٹا"

سردار ہاشم شاہ نے اپنی کل متاع کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔ اسے مورے نے بتایا تھا کہ وہ آج کل خاموش رہنے لگی ہے اور کسی سے کوئی بات نہیں کرتی۔ گل خان روز آتا ہے لیکن اسے جانے کے لیے کہہ دیتی ہے

Posted On Kitab Nagri

لان کے سبز اور لال رنگ کے سوٹ پہنے، بال اس کے کندھوں پر لٹک رہے تھے، کندھوں پر دوپٹہ لٹکائے، آنکھوں میں نید کی کمی کا غبار گویا وہ تھکی تھکی لگ رہی تھی

"میں ٹھیک ہوں لالہ"

وہ مسکرا کر بولی

"او کے چلو آؤ ناشتہ کرتے ہیں"

ہاشم اتنا توجان گیا تھا کہ اسے کوئی مسئلہ ہے۔ اس لیے اس نے اپنی بہن کو زیادہ نہ کریدا۔ وہ پہلے ہی پریشان تھی

"جی لالہ آپ چلے میں آتی ہوں"

سراد ہاشم شاہ مسکرا کر چلا گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کی بہن اسے خود اپنا مسئلہ بتا دے گی لیکن اسے بھی اس سے پہلے اس مسئلے کو معلوم کرنا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس درد دل کو تنہائی کی عادت میں ڈال کر

"وہ کہتے ہیں آج چراغاں منائے"

(اے بی راجپوت)

یہ گرد باد تمنا میں گھومتے ہوئے دن "

Posted On Kitab Nagri

"کہاں پہ جا کے رکیں گے یہ بھاگتے ہوئے دن

ٹائیگر کے کمرے کے پردے ہٹے ہوئے تھے۔ وہ تیز اے سی کی ٹھنڈ میں لحاف تانے وہ بیڈ پر کہنیوں کے بل بیٹھا ہوا تھا۔ جب دھڑم سے دروازہ کھلا اور دروازے سے داخل ہونے والی ہستی کو دیکھ کر ٹائیگر کا منہ 90 کے زاویے سے بگڑا۔ وہ کم از کم صبح صبح اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا اور نہ ہی باتیں سننا چاہتا تھا

۔ "تم سکون سے کیسے سو سکتے ہو؟ ان سب حالات کے باوجود"

حیدر ٹراؤزر شرٹ پہنے اپنی آنکھوں کو غصے سے چھوٹا کیے بول رہا تھا

اسے بھی ابھی آنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی میری زندگی کی رنگینیوں کو ختم کرنے کے لیے اسے بھیجا ہے۔ اندھا کہیں کا میں سویا ہی کب ہوں۔ یا اللہ مجھے اتنا صبر دے کہ میں اسے برداشت کر لوں۔ (ٹائیگر منہ ہی منہ میں بڑبڑایا)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یار اب کیا ہو گیا ہے؟

ٹائیگر جب بولا تو حتی المقدور اپنا لہجہ بیزاری سے پاک رکھا

"تم ابھی بھی مجھ سے ہو چھ رہے ہو کیا ہوا ہے؟ کمال ہے۔ وہ لڑکی تیری یہ سونی سی صورت دیکھ چکی ہے"

حیدر نے لڑکیوں کی طرح ہاتھ لپاتے ہوئے ٹائیگر کے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر اس کی باتوں سے مکمل بیزار ہو چکا تھا۔ اس لیے وہ بولا

Posted On Kitab Nagri

"تم جانتے ہو؟ وہ لڑکی کون ہے؟ جو میری شکل و صورت دیکھ چکی ہے"

ٹائیگر نے بھی اسی کے لہجے میں اپنے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ حیدر اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا اور خفا سا بولا

جی جی میں اس حسین اور انتہائی باکمال اور خوبصورت حسینہ کا نام جاننا چاہوں گا جس نے آپ کے اس حسین چہرے کا دیدار کیا اور آپ فرمانبرداری اور شرافت (جو کہ تم میں بالکل نہیں ہے۔ منہ میں ہی بڑبڑایا) کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہاں سے چلے آئے بغیر کوئی تماشہ کیے اور

(mute) ٹائیگر نے اپنی انگلیوں کو کانوں میں گھسایا۔ وہ اس کی بکو اس سے تنگ آچکا تھا۔ تھوڑی دیر وہ میوٹ کنورزیشن دیکھتا رہا اور پھر اطمینان سے بولا

"وہ لڑکی سرادر ہاشم شاہ کی بہن ہے"

حیدر بیڈ سے اس طرح اچھلا جیسے بیڈ پر کوئی سپرنگ لگا ہو

www.kitabnagri.com

"سرادر ہاشم شاہ کی بہن"

حیدر بے یقینی کی حالت میں بولا۔ ٹائیگر جانتا تھا اس کا یہی رد عمل ہو گا اس لیے خاموشی سے اس کا کمرے میں چکر لگانا دیکھ رہا تھا۔ پھر توقف سے حیدر اس کے قریب بیٹھا اور بے خیالی میں اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولا

"یار سرادر ہاشم شاہ تو اپنے وطن کا بہت رکھوالا ہے اور اس کی بہن بھی اسی کا خون ہے۔ وہ تو بتا دے گی"

Posted On Kitab Nagri

" اس نے ابھی تک نہیں بتایا "

ٹائیگر کا لہجہ دھیمہ اور طنزیہ تھا۔ حیدر اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر کمرے میں چکر لگانے لگ گیا۔ جب بولا تو لہجے میں فکر، ڈر تھا۔

" ... یا اس نے ابھی تک نہیں بتایا۔ روکو "

حیدر پھر خود ہی اپنی بات پر ایک دم چلایا اور تجسس والے انداز میں بولا

" یہاں پر بات یہ ہے کہ اس نے ابھی تک بتایا کیوں نہیں؟ "

ٹائیگر نے اپنا سر پیٹا۔ کبھی کبھی اسے حیدر اپنی بیوی لگتا تھا

" مجھے نہیں پتہ "

ٹائیگر بیزار سا بولا اور بیڈ سے نیچے پاؤں لٹکائے اور جوتا پہنا۔ وہ واش روم کی طرف بڑھا جب اس کے کانوں میں حیدر کی شکوک سے بھری آواز گونجی

www.kitabnagri.com

اس نے کیوں نہیں بتایا کہیں وہ اس بات کے انتظار میں نہیں ہے کہ وہ تمہارے خلاف پہلے سارے ثبوت "

" ڈھونڈ لے پھر اگلا قدم اٹھائے "

ٹائیگر کا دل چاہا کہ وہ اپنا سرواش روم کے دروازے سے ہی مار لے۔ وہ الگ بات تھی دروازے کو کوئی نقصان

نہیں پہنچنا تھا بس اسی کے سر کا نقصان ہونا تھا

Posted On Kitab Nagri

یہ دیکھ میرے ہاتھ جوڑے (ٹائیگر نے معافی کے انداز میں ہاتھوں کو جوڑا) جا میرے بھائی اور اپنی بیگم کے " ساتھ برتن دھو

حیدر اس کی بات سے اچھا خاصا تنگ ہوا اور خفا خفا بولا

"مجھے تیری فکر ہے یار"

"مت کر میری فکر جا یہاں سے۔ اور مہربانی جاتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کرتے جانا"

ٹائیگر نے تو گویا اسے یہاں سے دفعتاً ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دے دیا اور خود واش روم میں گھس گیا۔ پیچھے . حیدر کھڑا اب وہ 90 کے زاویے سے منہ کو بگاڑ رہا تھا

حویلی کے دائیں طرف بنا ملازمین کا فارم دھوپ میں جلس رہا تھا۔ سکندر اور گل خان اس وقت گھنے پیڑ کے نیچے اپنے بازوؤں کا تکیہ بنائے لیٹے ہوئے تھے۔ سکندر نے گل خان کی طرف دیکھے بنا کہا

www.kitabnagri.com

"گل خان ایک بات تو بتاؤ"

گل خان نے پہلے اپنے منہ کو بسور اور پھر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

۔ "ہم تم کو ایک سے زیادہ باتیں بتا چکا ہے اور ابھی بھی کہہ رہے ہو ایک بات بتاؤ"

سکندر نے ہنوز پیڑ کی طرف ہی دیکھتا رہا البتہ اس کے گلابی ہونٹ اپنی جگہ سے ہلے اور مسکرائے

Posted On Kitab Nagri

" آخری بات. کیا اس دن اس نقاب والے شخص نے واقعی ہی تمہاری کپٹی پر پستول رکھا تھا؟ "

گل خان اب اٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنی ایک ٹانگ کو لمبا کیا اور سکندر کی طرف دیکھتا رہا اور پھر توقف خفا سا بولا

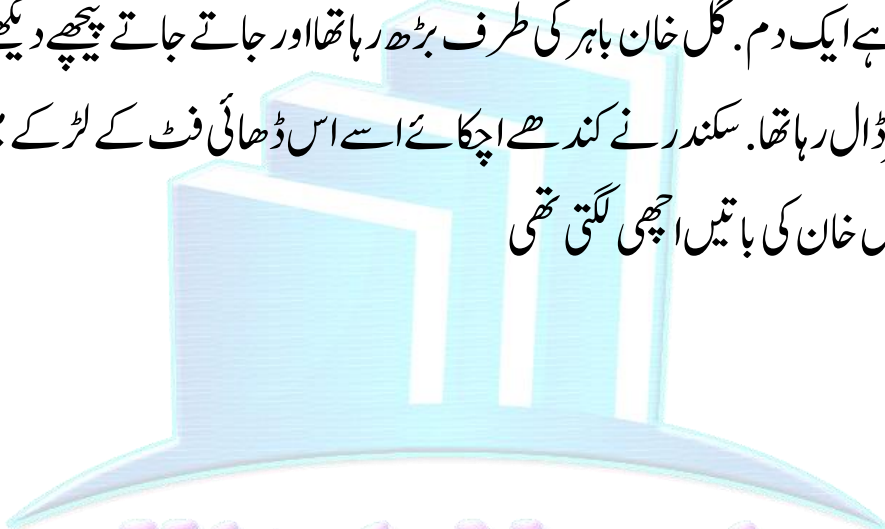
" ہاں تو ہم کیا مذاق کر رہا تھا؟ اس دن سب کے ساتھ. ہم نے دیکھا تھا اس کے پاس پستول تھا اصلی والا "

گل خان اپنی بات مکمل کر کے اٹھا اور اس کے پاس تھوڑی دیر کھڑا رہا اور پھر کچھ سوچتا ہوا باہر نکل گیا. سکندر

حیران رہا اسے کیا ہوا ہے ایک دم. گل خان باہر کی طرف بڑھ رہا تھا اور جاتے جاتے پیچھے دیکھتے ہوئے حیران

سکندر پر بھی ایک نظر ڈال رہا تھا. سکندر نے کندھے اچکائے اسے اس ڈھائی فٹ کے لڑکے میں کوئی خاص دلچسپی

. نہیں تھی بس اسے گل خان کی باتیں اچھی لگتی تھی



ماضی

ہر اک قدم اجل تھا، ہر اک گام زندگی "

www.kitabnagri.com

"ہم گھوم پھر کر کوچہ قاتل سے آئے ہیں

سردار عالمگیر کے اس قبیلے میں اداسی تھی. سونیا کے کمرے میں سردار اور نگزیب، سردار عالمگیر اور شائستہ بی

تھی. سونیا رو رہی تھی اور اس بات انکاری تھی کہ وہ شادی نہیں کرے گی. سردار عالمگیر سونیا کے کمرے سے

Posted On Kitab Nagri

باہر نکلے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اور نگزیب کو بھی باہر بلایا اور اس کے کان میں کچھ کہا۔ جسے سر اور اور نگزیب نے بہت تحمل سے سنا اور دوبارہ کمرے کی طرف بڑھا۔ شائستہ بی کو اشارے سے کچھ کہا وہ غرور سے گردن اکڑاتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی اور کمرے کے دروازے کو دھیمے سے بغیر تالے کے بند کیا۔

شائستہ بی اپنا بیش قیمتی مخمل کا سوٹ پہنے اور سر پر دوپٹہ ٹکائے، کندھوں پر مخمل کی چادر لٹکائے وہ کمرے کے باہر کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد کمرے سے آوازیں گونجی۔
بھائی میں نہیں کروں گی شادی۔ بھائی مت مارے

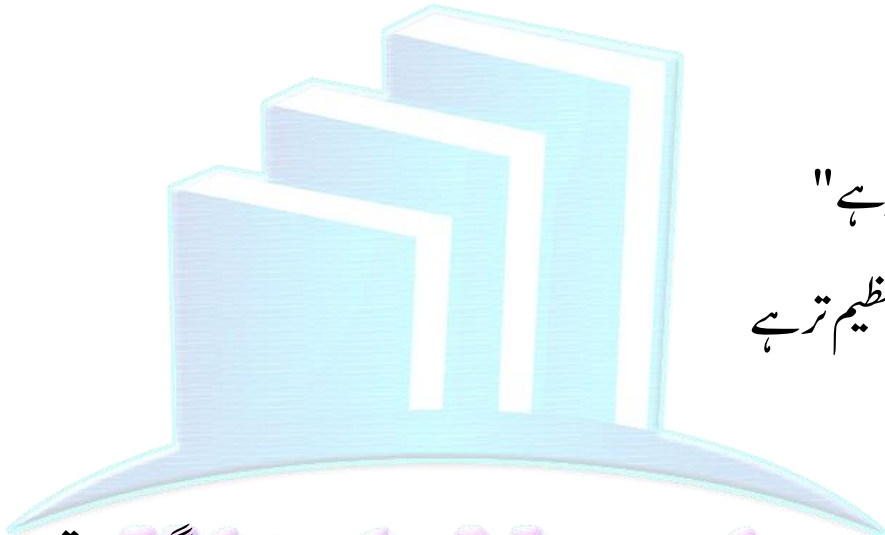
سو نیا چیخ رہی تھی اور اس کی چیخیں باہر کھڑی شائستہ بی کو سکون فراہم کر رہی تھی۔ اس کی چیخیں نے حویلی کے در و دیوار ہلا دیے تھے۔ خانم بی بھاگتی ہوئی آئی اور کمرے میں جانے کی کوشش کرنے لگی لیکن شائستہ بی نے بہت متفکر انداز میں انہیں روکا۔ بیلٹ سے مارنے کی آوازیں باہر تک سنائی دے رہی تھی، بارش کی بوندیں اب کھڑکیوں کو بھگور رہی تھی، بارش برس رہی تھی، 3 سالہ بلاج شاہ بھی اپنی ماں کے ساتھ رو رہا تھا اور شائستہ بی کو کمرے کے دروازے سے دھکیل رہا تھا تاکہ وہ اپنی پھوپھی کو بچا سکے، 4 سالہ بلال شاہ کمرے کے باہر رکھی کرسی پر بیٹھ کر بہت مزے سے منظر دیکھ رہا تھا، 2 سالہ دلنشین لاؤنج میں پڑے قالین پر رو رہی تھی، ایک سالہ شاویز شاہ ملازمہ کی گود میں رو رہا تھا لیکن ان سب سے بے نیاز کمرے میں موجود سو نیا اپنے بھائی سے کبھی بیلٹ اور کبھی منہ پر تھپڑ کھا رہی تھی اور کمرے کے باہر موجود شائستہ بی اپنے بچوں کے حال اور مستقبل سے بے نیاز سب تماشا سے لطف اندوز ہو رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

وقت بدلتا ہے اور جب بدلتا ہے "
"تو سب کچھ اپنے ساتھ بدل دیتا ہے"

حال

یہ رات اس درد کا شجر ہے "
"جو مجھ سے تجھ سے عظیم تر ہے"



خانم بی اور دلنشین کی ملاقات کے چند دن بعد کا یہ قصہ ہے۔ وہ رات سر اور عالمگیر کے قبیلے پر بھی سیاہی اتارے ہوئے تھی۔ رات نے سب کچھ لپیٹ میں لیا ہوا تھا، ہر سوتاری کی تھی اور عین اسی وقت ڈاننگ ہال میں لمبی سی میز کے گرد شاہانہ طرز کی اونچی کرسیاں رکھی تھیں۔ سربراہی کرسی پر بلال شاہ اور اس کے دائیں جانب کرسی پر شائستہ بی دھیمے سے بلال شاہ سے گفتگو کر رہی تھی۔ اپنی ماں کے ساتھ بیٹھی دلنشین رات کے لباس میں ملبوس سست روی سے اپنے سامنے موجود چاولوں کی پلیٹ میں چچ ہلا رہی تھی۔ گاہے بگاہے وہ اپنی ماں اور بھائی پر بھی نظر ڈال لیتی تھی۔ آج سر اور عالمگیر اپنے کسی رشتے دار کے ساتھ اپنے دنوں بیٹوں کو ساتھ لیے زمینوں پر تھے۔

Posted On Kitab Nagri

خانم بی اپنے کمرے میں اور بلال شاہ تو ویسے بھی اب غائب ہی رہتا تھا۔ ایک دم ان تینوں میں خاموشی کا سلسلہ ٹوٹا اور بلال شاہ دلنشین کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"تم نے جیولری اور جو کچھ بھی لینا ہو وہ یہی پر مل جائے گا"

اس بات کا صاف مطلب تھا کہ وہ شہر جانے کی ضد نہ کرے

۔ "بھائی میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی"

دلنشین کی آواز میں اداسی اور ڈر تھا۔ وہ گردن کو جھکا کر بولی تھی۔ شائستہ بی کا کھانا کھاتے ہوئے ہاتھ سست ہو گیا۔ بلال شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور اسے بالکل نظر انداز کیا

"بھائی آپ کیوں مجھے دلدل میں گھسیٹ رہے ہیں؟"

اس کی آنکھوں میں نمی اور لہجے میں بے بسی، سب کچھ ہار جانے کا ڈر تھا۔ بلال شاہ نے اس کی بات پر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور جب بولا تو اس کا لہجہ سرد مہر تھا

www.kitabnagri.com

"بند کرو اپنی بکواس۔ میں اب یہ جملہ دوبارہ نہ سنوں"

شائستہ بی نے جلدی سے بلال شاہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور اسے خاموش ہونے کا بولا۔ شائستہ بی نے دلنشین کو دیکھتے ہوئے اسے آنکھوں کے اشارے سے وہاں سے جانے کے لیے کہا۔ وہ چپ چاپ اٹھی اور سست روی سے ڈائننگ ہال سے چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

شائستہ بی نے اب بلال شاہ کو مخاطب کیا اور بولی

"اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھو۔ وہ ابھی بچی ہے اس لیے نہیں سمجھ پارہی"

بلال شاہ نے کوئی جواب نہ دیا البتہ ایک خیال اس کے دل میں کنڈلی مار کر بیٹھ گیا تھا جسے وہ کبھی بھی سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

ماضی

سردیوں کے دن تھے۔ رات کا سایہ ہر جگہ پھیلا ہوا تھا، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہر شخص کو اس بات پر مجبور کر رہی تھی کہ وہ اپنے لحاف میں دبک جائے لیکن اس سردی اور ہر فکر سے بے نیاز ایک وجود کھڑکیاں کھولے، لیمپ کی روشنی میں اپنے سامنے موجود کتاب کو محویت سے پڑھ رہی تھی گویا اسے باہر کی دنیا سے کوئی لین دین نہیں تھا۔ جولیا کو آج کتاب پڑھنے کا موقع ملا تھا، اسے جاب مل گئی تھی تو وہ آج کل بڑی تھی یا خود کو عشق کے مرض سے چھٹکارا حاصل کروانے کے لیے خود کو مصروف رکھے ہوئے تھی۔ ہاتھ میں کالا پوائنٹر پکڑے، بالوں کو جھوڑے۔ کہ شکل میں بند کیے، آسمانی رنگ کا دوپٹہ شانوں پر رکھے وہ بے نیازی سے کتاب پڑھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ماضی

جولیا کو آج کتاب پڑھنے کا موقع ملا تھا، اسے جاب مل گئی تھی تو وہ آج کل بڑی تھی یا خود کو عشق کے مرض سے چھٹکارا حاصل کروانے کے لیے خود کو مصروف رکھے ہوئے تھی۔ ہاتھ میں کالا پوائنٹر پکڑے، بالوں کو جھوڑے کہ شکل میں بند کیے، آسمانی رنگ کا دوپٹہ شانوں پر رکھے وہ بے نیازی سے کتاب پڑھ رہی تھی

اس نے پہلے صفحے کی بجائے درمیان سے کتاب کو کھولا۔ اس کے سامنے صفحہ کھلا اور اس پر ایک واقعہ بیان تھا۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف مکہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ایک وادی میں بنو ثقیف کے تین معزز اشخاص عبد، مسعود اور حبیب جو تینوں بھائی تھے اور عمرو بن عمیر بن عوف کے لڑکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ملے (جولیا بہت دھیان سے لیمپ کی مدھم روشنی میں پڑھ رہی تھی) لیکن انہوں نے نہایت بے رخی اور بد اخلاقی کا ثبوت دیا اور ہر طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نازیبا سلوک کیا اور آوارہ لڑکوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے لگا دیا جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مار مار کر زخمی کر دیا حتیٰ آپ کے نعلین مبارک لہو سے بھر گئے۔ جولیا حیران ہو گئی کیا کوئی کسی کے ساتھ اتنا ظلم بھی کر سکتا ہے کیا گیا تھا۔ جولیا نے (highlight) کیا انسانیت کچھ نہیں تھی ان میں۔ اس سے اگلے والے صفحے کو ہائی لائٹ ان ہائی لائٹ الفاظ کو غور سے پڑھا تو اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور ملک الجبال نے اس وادی کو پیس ڈالنے کی اجازت چاہی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بات کو رد کیا اور طائف والوں کے لیے ہدایت کی دعا کی

Posted On Kitab Nagri

جولیا کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اگر ہمیں کوئی تنگ کرے تو ہم اسے اس لیے چھوڑ دیتے ہیں کبھی ہم اس سے کمزور ہوتے ہیں اور کبھی ہم انتقام لینے کا سوچتے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو وہ کمزور تھے اور نہ ہی انہوں نے انتقام کا سوچا تھا انہوں نے تو محض کفار کے لیے دعا کی تھی

کیا کسی کے لیے کوئی اتنا کچھ کر سکتا ہے؟ جولیا کا یاد آیا کہ جب وہ سکول میں تھی تو اکثر بچے اسے جولی کہہ کر بلاتے تھے، اس پر آوازیں کستے تھے اور وہ خاموش سنتی رہتی تھی کیونکہ وہ کمزور تھی، اس کی ماں اسے بھول چکی تھی، اس کا باپ صرف پیسوں دے کر فرض نبھاتا تھا اور بوائے اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کے لیے کسی سے لڑے۔ جولیا نے سوچا اس نے ان بچوں کو اس لیے ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ کمزور تھی، وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

بارش اب گرج چمک سے ہو رہی تھی اور کھڑکیاں تو اب دھندلا چکی تھی۔ جولیا کے اندر کا منظر بھی اب دھندلا گیا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کتاب پڑھے لیکن ہمت اس کی جواب دے چکی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پاس و غم، رنج و تعب میرے دشمن جاں

اے ظفر شب انہی دو چار نے سونے نہیں دیا

Posted On Kitab Nagri

حویلی کے دائیں جانب بنے فارم میں مکمل خاموشی تھی، جمعہ کا دن تھا ابھی صبح کے دس بجے تھے، ملازم اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ سکندر، وکی اور راسم پیڑ کے نیچے بیٹھے کم لیٹے زیادہ تھے۔ سکندر اور وکی دونوں سر جوڑ کر گل خان کے بارے میں بات کرنے میں مصروف تھے، وکی کو تو گل خان پسند ہی بہت تھا۔ راسم بیزار سا بیٹھا ہوا تھا۔ 65 سالہ شخص سفید شلوار قمیض میں ملبوس آیا اور وکی کے پاس کھڑا ہو کر بولا

"جا بیٹا چائے لے کر آ"

اس شخص نے شائستگی میں کہا تھا لیکن وکی کا سارا موڈ غارت ہو گیا۔ وہ بیزار سا بیٹھا رہا اور جب بولا تو آواز کو بیزاری سے پاک ہی رکھا

"چاچا اس عمر میں چائے پیو گے تو ہڈیاں ٹوٹ جائیے گی"

وکی نے تو اپنی طرف سے بڑا مصلحانہ مشورہ دیا تھا لیکن چاچا شکور کو اس کی بات بالکل نہیں بھائی اور بولا

"تو رہنے دے جو تیرا کام ہے تو بس وہ کر مشورے نہ دے"

ساری شائستگی جھاگ بن گئی تھی۔ وکی نے پہلے سکندر کی طرف چہرہ کر کے دیکھا سکندر کو کام کہنا گویا موت کو دعوت دینا، پھر اس نے راسم کی طرف دیکھا جو بیزار بیٹھا لیکن محتاط تھا، راسم کو اس وقت کام کہنا گویا دیوار میں سر مارنے کے مترادف تھا۔ وکی خود کو تھکی دیتے ہوئے اٹھا اور اپنے منہ کو بگاڑتا ہوا، چاچا شکور کو صلواتیں سناتا ہوا کچن کی طرف بڑھا

پیچھے بیٹھے راسم نے سکندر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور تنفکر سے سر جھٹکا

Posted On Kitab Nagri

حال

جلتی ہے جس کے اشارے پر بستیاں

اس آنکھ تک دھوئیں کا اثر جانا چاہیے

آج جمعہ تھا، وادی زمر میں لوگوں میں گہما گہمی تھی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے عید ہو کیونکہ دو جمعہ کے بعد آج سردار ہاشم شاہ درس دے رہا تھا۔ مسجد کا برآمدہ اور اس کا صحن لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ سردار ہاشم شاہ درس دے رہے تھے اور لوگ سکون سے سن رہے تھے، بچوں کا شور کبھی کبھی سنائی دیتا لیکن بہت کم۔ ایسے میں صحن کی سب سے آخری قطار میں سکندر اور وکی بیٹھے ہوئے تھے اس سے تھوڑے سے فاصلے پر راسم دیوار سے ٹیک لگائے تھکان سے بھرپور بیٹھا ہوا تھا۔ درس ختم ہوا اور لوگ اٹھ کر جانے لگے ایسے میں لوگوں سے راستہ بنائے سکندر سردار ہاشم شاہ کے قریب پہنچا، وہ کرسی پر بیٹھے تو سکندر ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا، ہاشم شاہ نے اسے دیکھا اور پھر ہاتھ کے اشارے سے دوپٹری مولوی صاحب کی کرسی کی طرف اشارہ کیا، سکندر نے وہ کرسی پکڑی اور بنا وقت ضائع کیے سردار ہاشم شاہ کے سامنے کرسی رکھ کر ادب سے بیٹھ گیا۔ لوگوں کا مجمعہ اب ہٹ چکا تھا، سکندر باادب انداز میں بیٹھا ہوا تھا، سکندر خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ سردار ہاشم شاہ بولا

Posted On Kitab Nagri

"کیا بات پریشان کر رہی ہے تمہیں سکندر؟"

سکندر کو حیرت نہیں ہوئی تھی کہ سردار ہاشم شاہ اس کا نام جانتے ہیں جب بولا تو لہجہ پریشان کن تھا

دل کا سکون اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے لیکن.. (سکندر خاموش ہو گیا پھر سر کو جھکا کر بولا) مجھے اللہ تعالیٰ کے ذکر "

" میں سکون نہیں ملتا۔ پتہ نہیں کیوں

سردار ہاشم شاہ کے لب مسکرائے

"جب دل بے چین ہو تو کیا کرتے ہو؟ سکندر"

بولتے ہوئے ہاشم شاہ کا لہجہ نرم اور خوشگوار تھا

کچھ بھی نہیں لیٹا رہتا ہوں کبھی موسیقی سے اطمینان حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور کبھی مایوسی کا شکار ہو "

"کر۔ سمجھ نہیں آتی کیا کروں میں

Kitab Nagri

سکندر بے بس سا بول رہا تھا۔ وہ اپنا دکھ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا

www.kitabnagri.com

پتہ ہے سکندر جب ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو ہم اس کا قرب اور اس کی رضا مانگنے کی بجائے ہم اس سے "

اپنی خواہشات کی پوری ہونے کی دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ دعائیں پوری کر بھی دیتا ہے ہماری کیونکہ وہ رب ہے، وہ

دینے والا ہے، وہ جانتا ہے اگر وہ تمہیں نہیں دے گا تو کوئی بھی تمہیں نہیں دے سکتا، وہ دیتا ہے وہ سب کو دیتا

ہے۔ ہم وہ سب کچھ جو ہمیں چاہیے ہم حاصل کر لیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں یہ ہمیں اپنی محنت سے حاصل ہوا۔ اب

"آتے ہیں تمہاری بات پر تمہارا دل موسیقی میں لگتا ہے

Posted On Kitab Nagri

سرادر ہاشم شاہ کرسی پر سیدھے ہو کر بیٹھے، آج کل کی نسبت موسم خوشگوار تھا، مسجد اب تقریباً خالی ہو چکی تھی، اکا دکا لوگ تھے بس۔

تمہیں اپنے رب پر یقین نہیں ہے سکندر (سکندر نے سر اٹھایا اور اس کا سر نہ میں ہلا۔ وہ بے چین نظر آ رہا تھا) "مجھے حکایت سعدی میں ایک بات بہت پسند آئی اس کا مفہوم بتاتا ہوں ک

ہمیں اپنی فریاد کو اس شخص کے پاس لے کر جانا چاہیے جو ہماری فریاد کو سننے اور ہمیں جو چاہیے وہ ہمیں دے۔ اور ایسا کون کر سکتا ہے سکندر۔ کیا تم نے کبھی سوچا کہ تم اپنی پریشانی کو اور اپنے دکھوں کو اپنے باس یا اپنے دوستوں کے سوا اپنے رب سے کہہ کر دیکھو وہ سنے گا۔ وہ سننے کے لیے ہی تو بیٹھا ہے۔ سکندر تم قرآن مجید تو پڑھتے ہو لیکن کیوں کیا تم جنت میں جانے کے لیے پڑھتے ہو یا تم لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہو (سکندر نے جلدی سے آخری بات پر نہ میں سر ہلایا وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے کیوں قرآن پاک پڑھے گا) تم نماز پڑھتے ہو کیوں کیا تم اس لیے رب کے سامنے سجدہ کرتے ہو کہ سب لوگ سجدہ کر رہے ہیں تو میں بھی کر لیتا ہوں یا اس لیے کیونکہ تمہیں جہنم سے بچنا ہے یا لوگوں کو دکھانے کے لیے

www.kitabnagri.com

اپنا مقصد بناؤ سکندر تم کیوں نماز پڑھتے ہو، کیوں صدقہ دیتے ہو، کیوں روزہ، زکوٰۃ دیتے ہو۔ اپنا محاسبہ کرو سکندر اس بات کو سوچو کہ تم کس لیے یہ سب کام کر رہے ہو۔ جب تم اپنا مقصد بنالوں گے تو تب ہی سکون پاؤ گے۔ اپنے رب سے اس کا قرب مانگو، اس کی رضا مانگو تاکہ اس کے ذکر سے تمہاری آنکھوں میں ٹھنڈک ہو، تمہارا دل لگے۔

"سمجھے

Posted On Kitab Nagri

سرادر ہاشم شاہ نے سکندر کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اس سے استفہام کیا تھا۔ سکندر نے اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے بھیج رکھا تھا گویا وہ آپس میں ملے ہوئے تھے۔ سکندر نے اثبات میں سر ہلایا۔ سرادر ہاشم شاہ جاچکے تھے لیکن سکندر وہ تو کھوچکا تھا، کسی دور قلعے میں موجود مدہم روشنی میں، کسی دلدل سے خود کو نکال چکا تھا ہاں وہ خود کو پہچان چکا تھا۔

اگر ہم وادی زمر سے دور سردار عالمگیر کے قبیلے پر نظر دوڑائے تو دلنشین قالین پر بیٹھی منہ سے ناخن کتر رہی تھی، سامنے اس کی ماں اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن دلنشین آج کچھ بھی سننے اور سمجھنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"میں تمہیں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں دلنشین اب میں تمہاری زبان سے شادی سے انکار کی بات نہ سنو"

شائستہ بی نے غصے اور کرخ لہجے میں کہا۔ دلنشین کی آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا اور بولی

"اماں میں یہ شادی نہیں کروں گی۔ تو نہیں کروں گی" www.kitabnagri.com

وہ بھی شائستہ بی کا خون تھی مان کیسے جاتی وہ۔

"اپنا منہ بند رکھو اور آواز کو نیچی رکھو۔ اس کمرے سے اگر تیری آواز گونجی تو سمجھ تو مری"

شائستہ بی نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔ دلنشین نے وہ ہاتھ جو شائستہ بی نے اس کے منہ پر رکھا تھا وہی

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور التجائی انداز میں بولی

Posted On Kitab Nagri

"امی میرے ساتھ ایسا نہ کرو۔ میں یہ شادی نہیں کر سکتی"

"کیوں کیوں نہیں کر سکتی۔ بلال شاہ تجھے خوش رکھے یا نہ رکھے تو خانم بی بنے گی"

شائستہ بی نے آخری جملہ بہت پروقار انداز میں بولا تھا

"میں کسی او۔۔ اور سے محبت کرتی ہوں"

دلنشین نے ہکلاتے ہوئے اور سر کو جھکا کر بولا

کیا۔ تیرا دماغ چل گیا ہے لڑکی۔ میں جانتی ہوں تو بلال شاہ سے اس لیے شادی نہیں کر رہی کیونکہ وہ کسی اور "

"سے پیار کرتا ہے اور اب تو جان بوجھ کر یہ سب کہہ رہی ہے

شائستہ بی کے دل کے کسی کونے میں اس بات کہ تصدیق تھی لیکن وہ پھر بھی بے یقینی کے ساتھ اس کا ہاتھ جھلا کر

بول رہی تھی کہ کاش وہ اس سے آگے کہہ دے ہاں ماں میں جھوٹ بول رہی ہوں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

روز قیامت ہے میرا ہر روز حیات

حشر ہوں، اور خود اپنے اندر برپا ہوں

Posted On Kitab Nagri

شاہینہ بی کے دل کے کسی کونے میں اس بات کہ تصدیق تھی لیکن وہ پھر بھی بے یقینی کے ساتھ اس کا ہاتھ جھلا کر بول رہی تھی کہ کاش وہ اس سے آگے کہہ دے ہاں ماں میں جھوٹ بول رہی ہوں۔
"میں سچ کہہ رہی ہوں اماں"

رونے کی وجہ سے دلنشین کی آنکھیں سرخ اور آواز روندھی ہوئی تھی

شاہینہ بی ایک دم اس پر جھپٹی اور اس کے گال پر تھپڑ مارا۔ وہ ساتھ ساتھ اسے جھجھوڑ رہی تھی اور بول رہی تھی تجھے اس لیے پیدا کیا تھا کہ تو ایک دن ہمارے ساتھ یہ کرے۔ تو نے ہمارا منہ کالا کر دیا۔ "دلنشین انہیں روک" نہیں رہی تھی اس کی نظر میں اس کی اب یہی اوقات تھی کہ وہ ایک ایسے شخص کے عشق میں گرفتار ہو چکی ہے جو شاید اسے جانتا بھی نہ ہو۔ جب وہ مار مار کر تھک گئی تو باہر چلی آئی۔ کمرے سے باہر لان میں جاتے ہوئے اس کی نظر سیڑھیوں کے پاس کمرے میں پڑی جہاں ایک حسین اور بلا کی معصوم لڑکی رہتی تھی شاہینہ بی کے دل کو کچھ ہوا کیا جو سونیا کے ساتھ ہوا وہ دلنشین کے ساتھ بھی ہو گا بلکل بھی نہیں

سیڑھیوں سے اترتے بلاج شاہ کی نظر شاہینہ بی پر پڑی جو گہری سوچ میں کھوئی سیڑھیوں کے پاس موجود کمرے کو دیکھ رہی تھی۔ بلاج شاہ نے کچھ بی نہیں کہا بلکہ آہٹ کیے بغیر ہی وہ لان کی طرف بڑھ گیا۔ شاہینہ بی ابھی تک کھوئی ہوئی تھی پھر اپنے قدموں کو سست روی اور کھوئے انداز میں کمرے کی جانب بڑھایا۔ شاہینہ بی نے اپنا دائیں ہاتھ ناب پر رکھا اور اسے گھمایا۔ دروازہ کھلا اندر تاریکی اور دلوں کو لرزادینے والا سناٹا تھا۔ وہ زرد چہرے کے ساتھ بڑھی اور سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارنے کے بعد مطلوبہ لائٹ جلائی۔ کمرہ گویا روشنی میں نہا گیا۔ شاہینہ بی نے کمرے میں

Posted On Kitab Nagri

اداس نظر دوڑائی۔ سامنے بیڈ پر کتابوں کا جھر مٹ لگا ہوتا تھا، صوفے پر وہ آلتی مار کر بیٹھی ہوتی تھی اور جب کوئی آتا تو جھٹ سے ناول کو چھپالیتی تھی۔ شاہینہ بی آگے بڑھی، صوفے پر گرد جم چکی تھی، دھول ہی دھول تھی، شاہینہ بی نے اپنے ہاتھ سے صوفے کو چھوا تو انہیں روتی ہوئی اور سسکتی ہوئی سونیا یاد آئی جو گڑ گڑا کر کہہ رہی تھی "بھابھی بھائی سے کہے مت مارے میرے احمد کو"۔ اس کی چیخیں، شاہینہ بی نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا اور باہر کی طرف بھاگی پیچھے خانم بی کی اور سونیا کے رونے کی آوازیں تھیں۔ "مت مارو اسے"۔ شاہینہ بی کے چہرے پر پسینہ تھا وہ بھاگی اور لان میں آکر سانس لیا۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"نہیں دلنشین تیرا نصیب ایسا نہیں ہوگا۔ تجھے بلاج شاہ سے شادی کرنا ہوگی"

ان کے بھی قتل کا الزام ہمارے سر ہے

جو ہمیں زہر پلاتے ہوئے مر جاتے ہیں

لاہور میں اونچے اور شاندار ہوٹل کے اندھیرے تہہ خانے میں ایک وجود دائیں سے بائیں ٹہلتا شدید اضطراب کی حالت میں سامنے موجود ٹیبل پر رکھی فائلز کو کوس رہا تھا۔ اس شخص کا چہرہ اندھیرے کی وجہ سے نظر نہیں آ رہا تھا بس ٹیبل پر وجود موم بتی فائلز کو روشن کیے ہوئے تھی۔ اب وہ دونوں کسٹیاں ٹیبل پر رکھ کر وہاں موجود اونچے سٹول پر بیٹھا اور کچھ سوچتے ہوئے خالی کاغذ پر اب لکیریں لگا رہا تھا۔ نگاہیں بار بار فائلز پر پڑتی اور پھر دوبارہ سے

Posted On Kitab Nagri

لکیریں لگانا شروع ہو جاتا۔ اچانک اس کے موبائل کی بیپ جلی اور کسی انجانے نمبر سے میسج ملا۔ اس نے اضطراب کی حالت میں میسج پڑھا اور اس کے چہرے پر اب سکون کی ایک لہر دوڑی

ایک ضرب اور بھی اے زندگی تیشہ بدست

سانس لینے کی سکت اب بھی میری جان میں ہے

ماضی

سردار عالمگیر کی حویلی میں تو ادا سیوں اور پریشانیوں نے ڈھیرالگار کھا تھا۔ لاؤنج میں سردار عالمگیر کی آواز گونج رہی اور ان کے دائیں جانب کھڑا سردار اور نگزیب تنفکر سے سامنے موجود سبحان شاہ کو دیکھ رہا تھا

پورے ایک ہفتے کے بعد گھر آئے ہو۔ میں تو سمجھا تھا تم سدھر گئے ہو مگر نہیں ہماری زندگی میں ایسے خوشی " کہاں؟

www.kitabnagri.com

شاہینہ بی ایک جانب کھڑی درشتگی سے اپنے خاوند کو دیکھ رہی تھی اور دوسری جانب کھڑی خانم بی بے چینی سے یہ سب دیکھ رہی تھی

"آخر کیا ہے اس شہر والی میں؟"

Posted On Kitab Nagri

سرادر عالمگیر کی آوازاں کی بارز یادہ اونچی تھی۔ سبحان شاہ نے اپنا سراٹھایا، بالوں کا رنگ بھورا اور آنکھوں میں بے چینی تھی۔

"وہ میری محبت ہے بابا سائیں"

۔ "بند کرو یہ محبت کے فلسفے"

ابھی وہ کچھ اور بھی بولتے جب سبحان شاہ کے موبائل فون کی رنگ بجی۔ سبحان شاہ نے کال کٹ کر ناچا ہی لیکن جب نمبر دیکھا تو جلدی سے اٹھائی۔ موبائل۔ فون سے ملنے والے پیغام نے سبحان شاہ کے چہرے پر مسکان بکھیر دی اور جلدی سے کال ختم کی اور اپنے باپ کی طرف دیکھ کر بولا

بابا سائیں وہ میری محبت ہے اور محبت کو نہ تو ٹھکرایا اور نہ ہی بھلایا جاتا ہے۔ پھر خوشی سے بولا اللہ تعالیٰ نے مجھے "اولاد سے نوازا ہے"

وہ اتنا کہہ کر وہاں سے جا چکا تھا لیکن اب لاؤنج میں سو گواہی تھی۔ شاہینہ بی کے چہرے پر کرب کا سایہ تھا۔ وہ۔ شخص پہلے بھی اس کا نہیں تھا اور اب تو اسے اولاد مل گئی وہ اب تو اپنی بیوی کو چھوڑنے والا نہیں تھا۔ شاہینہ بی نے صوفے کے پاس کھڑے بلال شاہ پر ایک نظر ڈالی جو منہ میں فیڈر لے کر اپنے ہی خیالوں میں مگن تھا

تیرے نغمے تیری باتیں نہ بھولی ہیں نہ بھولیں گی

ہمیں یہ چاندنی راتیں نہ بھولی ہیں نہ بھولیں گی

Posted On Kitab Nagri

حال

ہادیہ بی اماں کے ساتھ تندور پر کھڑی روٹیاں پکڑ کر پاس رکھی چارپائی پر موجود چنگیر میں رکھ رہی تھی۔ وہ آج خاموش تھی، خاموش تو وہ اس وقت سے تھ جب سے سکندر چلا گیا تھا لیکن آج حد سے زیادہ خاموش تھی۔ روٹی لو چنگیر پر رکھتے ہوئے بولی

"بی اماں میں نے ایک فیصلہ کیا ہے"

بی اماں نے اسے دیکھے بنا ہی اثبات میں سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہو کیا فیصلہ کیا ہے

"میں وادی زمر جاؤں گی"

بی اماں نے جھٹ سے اس کی جانب دیکھا اور جب بولی تو لہجے میں تجسس تھا

"کیوں؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں دیکھنا چاہتی ہوں پریشے جہانزیب کو"

ہادیہ کھوئی کھوئی بولی۔ بی اماں نے اسے کچھ نہ کہا اور خاموشی سے کام کرنے لگی

پتھر ہو تو کیوں خوف شب غم سے ہول رزاں؟

انساں ہو تو جینے کی ادا کیوں نہیں کرتے

Posted On Kitab Nagri

یہ حسن اتفاق ہے یا حسن اہتمام

ہے جس جگہ فراغت وہیں کر بلا بھی ہے

وکی ملازمین کو چائے دے رہا تھا اور ساتھ ساتھ منہ میں بڑبڑا بھی رہا تھا۔ خان سفید قمیض کے ساتھ سفید ہی شلوار

پہنے وہ آج کافی تیار لگ رہا تھا۔ وکی کے پاس رکا اور بولا

سکندر کدھر ہے "؟"

خان نے متلاشی نگاہوں سے پہلے ادھر ادھر دیکھا اور پھر پوچھا تھا۔ وکی نے منہ بسور اور خفا خفا بولا

"وہ دربار پر گیا ہے"

وادی زمر کے باہر کسی ولی کا دربار تھا اور آج وہاں میلا لگنا تھا اس لیے اکثر ملازمین نے ادھر کا رخ کیا ہوا تھا۔ خان

نے اس کی بات سنی اور وکی کی نظروں سے او جھل ہو گیا

یہ صبح جب وادی زمر کے سبزہ زاروں پر جلوہ گر ہوئی تو اس میں اکتوبر کی خزاں آلود اسی تھی۔ سیاہ بادل آسمان پر جمع ہو رہے تھے اور گویا مینہ برسنے کو بے تاب تھے۔ ایسے میں پریشہ جہانزیب شاہ آج پھر اپنی گھوڑی کو لیے اسی

Posted On Kitab Nagri

گھاٹی کے قریب پہنچی۔ وہ تیز قدموں سے چلتی آگے جا رہی تھی، اس کا چہرہ پتھر یلا اور آنکھوں میں امید تھی۔ وہ کچھ دیر اس گھاٹی کے قریب کھڑی آس کے ساتھ اسے تکتی رہی، پھر آگے کوچلی۔ وہ آج لان کی پیلے رنگ کی لانگ قمیضیں پہنے اور ساتھ پیلے رنگ کا ہی پاجامہ پہنے، اس نے آج سر پر حجاب کیا اور کندھے پر نیلے رنگ کا دوپٹہ رکھا ہوا تھا۔ وہ وہاں سے واپس گھوڑی کے پاس آئی اور غائب دماغی سے درخت کے قدموں میں بیٹھی اور کھوئی کھوئی کچھ سوچنے لگی۔

"آہ، آہ"

آہ کی آواز پہ چونک کر اس نے ادھر ادھر گردن گھمائی۔ ایک شخص ہڈی میں اپنا چہرہ چھپائے اور اپنے دائیں بازو کو بائیں ہاتھ سے پکڑا کر اہتا ہوا وہ درخت کے پاس گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا۔ پریشے کو سمجھنے میں دو سیکنڈ بھی نہ لگے کہ یہ وہی شخص ہے جس کی وجہ سے اس کی نمازیں خالص نہیں رہی اور اسی کی وجہ سے وہ ہر شخص سے اکتا گئی ہے۔ ٹائنگر چہرے پر رومال باندھے اور ہڈی میں چہرہ چھپائے درد سے کراہ رہا تھا۔ پریشے نے ساری سوچوں کو پس پشت ڈالا اور اس کے پاس بیٹھ گئی۔ وہ آنکھیں بند کیے ابھی بھی کراہ رہا تھا۔ پھر کسی احساس کے تحت آنکھیں کھولی اور پھر اسے دیکھ کر دوبارہ سے بند کر لی اور اپنے سر کی پشت کو درخت سے ٹکا لیا لیکن اب وہ کراہ نہیں رہا تھا۔ پریشے نے غور سے دیکھا تو وہ کالی ٹی شرٹ میں ملبوس تھا اس کے دائیں بازو سے خون رس رہا تھا، اس نے دھیان سے دیکھا تو اسے گولی لگی ہوئی تھی۔ پریشے نے کچھ سوچے بغیر ہی اپنے کندھے پر رکھا ہوا دوپٹہ اس کے بازو پر باندھ دیا۔ ٹائنگر نے آنکھیں کھولی اور اب کی بار ناگواری سے بولا

"جاؤ اب یہاں سے"

Posted On Kitab Nagri

پریشے کی تو آنکھیں پھیل گئی۔ جب اس نے دوپٹہ باندھ دیا تو کہہ رہا تھا اب جاؤ یہاں سے۔ وہ اپنی جگہ سے انچ بھی نہ ہلی۔ اور بغیر کسی وجہ کے ادھر ادھر دیکھنے لگی

"کیا تمہیں سمجھ نہیں آ رہا لڑکی۔ جاؤ یہاں سے"

وہ درشتگی سے پکارا۔ اس کی پکار میں رعب اور غصہ تھا۔ چند لمحوں کے لیے تو پریشے خاموش ہو گئی لیکن پھر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور ٹانگیں کی زخمی بازو پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھایا۔ وہ چلایا

"پاگل ہو کیا تم؟"

"اگر اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے تو کیوں غلط کام کرتے ہو"

چہرے پر سنجیدگی سجائے بولی تھی

"تم سے مطلب۔ تم ہوتی کون ہو؟"

پریشے کو تو اس کے جواب سے گویا آگ ہی لگ گئی۔ اس نے پہلے گھاٹی سے اس کی جان بچائی اور اب اپنا دوپٹہ اس کے بازو پر باندھا تاکہ اس سے خون نہ رے لیکن اس شخص کو تو قدر ہی نہیں ہے

"تم جاسکتی ہو اب"

Posted On Kitab Nagri

جب کافی دیر تک پریشے کو کوئی جواب نہ آیا تو ٹائیگر نے ناگواری سے دوبارہ کہا اور آنکھیں بند کر لی۔ پریشے جہانزیب نے اس بات کو اپنی توہین سمجھا اور غصے سے اٹھی اپنی گھوڑی کو لیا اور اس کی طرف ایک ناگوار نظر دوڑائی جس نے اسے دیکھا بھی نہ تھا اور چلی گئی۔

پیچھے ٹائیگر نے ناگواری سے منہ موڑا۔

بلال شاہ اور شاہینہ بی لاؤنج میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے۔ عین اسی وقت شاہینہ بی نے موزوں بدلا اور بولی۔
"دلنشین شادی کے لیے نہیں مان رہی"

اصل بات کو دبا کر شاہینہ بی نے سنجیدگی سے کہا۔ بلال شاہ کے ماتھے پر تیوری چڑھی۔
"کیوں"

وہ غصے سے بولا تھا۔ شاہینہ بی نے اب کی بار آرام سے کہا

"پتہ نہیں لیکن تم اسے سمجھنا پیار سے"

شاہینہ بی نے لفظ پیار "پر زور دیا

"ہممم

بلال شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔ شاہینہ بی نے دوبارہ تنبیہ انداز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

"پیار سے"

"ہاں ٹھیک ہے"

بلال شاہ نے اب کی بار اکتا کر کہا تھا

ماضی

جولیا سفید رنگ کی لانگ شرٹ پہنے اور ساتھ سرخ رنگ کا پاجامہ پہنے، سفید رنگ کا ہی دوپٹہ سر پر ٹکائے وہ سڑک کے ایک طرف چل رہی تھی۔ اس نے جاب پر صرف کمپیوٹر پر ہی کام کرنا ہوتا تھا۔ اس لیے وہ جلد ہی گھر چلی جاتی تھی۔ وہ اپنے دھیان سے ہی چل رہی تھی۔ دودھیارنگت دھوپ کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی۔ چلتے ہوئے اسے اپنے پاؤں کے قریب ایک پتھر ملا۔ اس نے جھک کر پتھر کو پکڑا، ایک دم اس کے ذہن میں بہرام شاہ کا اس سے ملنا اور پھر کہنا "راستے سے پتھر ہٹانا بھی نیکی ہے" اسے یاد آیا۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے وہ پتھر پاس رکھی ڈسٹ بین میں پھینکا۔ وہ آج بہت دنوں بعد اچھے سے مسکرائی تھی۔ وہ فلیٹ پہنچی تو سامنے ہی سانولی رنگت، بال بکھرے ہوئے، حلیہ میلا سا اور چہرہ کی دنوں کا دھویا ہوا وہ جولیا کا باپ تھا۔ جولیا کو دیکھ کر وہ آگے بڑھا لیکن اس سے پہلے ہی جولیا نے ہاتھ کے اشارے سے روکا اور فلیٹ کے داخلی دروازے میں کھڑی ہو کر بولی

"جائے یہاں سے بابا"

باپ کا لفظ بولتے ہوئے وہ اندر سے کئی دفعہ ٹوٹی تھی

Posted On Kitab Nagri

"ایسا نہ کرو بیٹا۔ میں تیرا باپ ہوں اور تو میرے پیسے کیوں نہیں رکھ رہی؟"

ان کے لہجے میں جولیا کے لیے پیار کے سوا کچھ نہیں تھا

"وہ حرام کے پیسے ہیں اور میں حرام نہیں کھاؤ گی"

جولیا نے درشتگی سے کہتے ہوئے دروازہ بند کیا۔ سامنے ہی بوا حیران کھڑی تھی۔ جولیا اپنے کمرے کی طرف چلی گئی اور دروازے کو لاک کیا۔ وہ دروازے کے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی

کیا کمی تھی گاڈ آپ کے پاس۔ اگر مجھے ماں یا باپ میں سے کسی ایک کا پیار نصیب کر دیتے؟ آخر کیوں مجھے پیار "۔
"سے محروم رکھا۔؟ میرا قصور کیا تھا؟

سرگھنٹوں میں دیے وہ رو رہی تھی۔ باہر کھڑے جولیا کے باپ پر جیسے بجلی گر رہی تھی۔ وہ صرف اپنی بیٹی کو خود سے اس لیے دور رکھے ہوئے تھا کہ اس کی وجہ سے اس کی بیٹی پر کوئی آنچ نہ آئے۔ وہ پولیس کی مار کھا لیتا تھا لیکن بیٹی کے لیے پیسے چرا کر لاتا تھا اور آج اسی بیٹی نے اسے طعنہ دیا کہ وہ حرام کا کماتا ہے۔ لوگ آس پاس گزر رہے تھے لیکن اس شخص کے کانوں میں صرف یہی آوازیں گونج رہی تھی۔ میں حرام نہیں کھاؤ گی۔ کیا کوئی اس طرح ذلیل کرتا ہے اپنے باپ کو؟

حال

Posted On Kitab Nagri

خان دربار پر پہنچا۔ لوگوں کا سیلاب تھا دربار پر۔ خان نے ادھر ادھر نظر دوڑائی اسے سکندر کہیں نظر نہ آیا۔ وہ تھوڑا سا آگے کو ہوا اور دربار کے پاس موجود گول گپے کی دوکان پر کھڑا ہو کر دوبارہ سے نظر دوڑانے لگا۔ اچانک اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑی۔ سامنے سکندر لوگوں کے ہجوم میں کھڑا تھا۔ اسے سکندر کا صرف سر نظر آیا جہاں سکندر نے بالوں کا اچھی طرح تیل لگا کر درمیان سے مانگ نکالی ہوئی تھی۔ سکندر اپنے دھیان میں دور دیکھ رہا تھا۔ اس کے تعاقب میں خان نے دیکھا تو وہاں چنداوباش لڑکے لڑ رہے تھے۔ ہاتھوں میں اینٹیں لیے وہ ایک دوسرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ اس سے پہلے خان ان تک پہنچتا

اس کے تعاقب میں خان نے دیکھا تو وہاں چنداوباش لڑکے لڑ رہے تھے۔ ہاتھوں میں اینٹیں لیے وہ ایک دوسرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ اس سے پہلے خان ان تک پہنچتا ایک اینٹ آئی اور سیدھی سکندر کے سر پر لگی۔ سکندر کے سر سے خون کا فوارہ نکلتے ہوئے خان نے دیکھا، سکندر نیچے گر گیا، لوگوں میں افراتفری مچ گئی، خان لوگوں کے بیچ راستہ بناتے ہوئے سکندر تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی ایک اور اینٹ سکندر کے بازو میں لگی، وہ نیچے گرا ہوا تھا، لوگ اس کے اوپر سے چڑھ کر جا رہے تھے، خان چلا رہا تھا سکندر سکندر۔ خان سکندر کے بالکل نزدیک پہنچ گیا لیکن اسی وقت لڑائی کشیدگی اختیار کر گئی تھی، ایک اور اینٹ آئی اور خان کے سر پر لگی، خان زمین بوس ہو گیا اور ان دونوں کو کوئی ہوش نہ رہا، دونوں ہی بے ہوش ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

ہوش والوں کو کیا خبر بے خودی کیا چیز ہے "
"عشق کیجئے اور پھر سمجھئے زندگی کیا چیز ہے

پریشے اپنے چہرے کو اچھے سے ڈھانپے ہوئے حویلی کی طرف بڑھی۔ جب وہ حویلی پہنچی تو آج معمول سے کم وہاں ملازمین کا رش تھا۔ اس کی گھوڑی کی لگام تھامنے سکندر کی جگہ کوئی اور ملازم آیا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی

" گھوڑوں کی رکھوالی والا لڑکا کدھر ہے ؟ "

ملازم نے ادب سے جواب دیا

" سکندر تو جی میلے میں گیا ہے "

پریشے نے سر خم کیا اور حویلی کے اندرونی دروازے کی جانب بڑھی۔ اس کے چہرے پر عجیب سی بے زاری اور غیر مطمئن انداز میں وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔ محبت بہت درد دیتی ہے، اس نے اپنے کمرے کا ناب گھمایا، آپ کی عزت نفس کو خاک میں ملا دیتی ہے، پریشے نے دروازے کو لاک کیا، عاشق اپنے محبوب کے لیے سب کچھ کرتا ہے، وہ دروازے کے قریب نیچے بیٹھ گئی، لیکن محبوب اس سے پھر بھی روٹھار ہتا ہے، پریشے نے اپنا حجاب اور نقاب اتار پھینکا، جن سے محبت ہو جائے وہ قدر و قیمت کیوں نہیں جانتے، اس نے اپنا سر گھٹنوں میں دیا، محبت کیوں اتنی تکلیف دہ ہوتی ہے، اب وہ سسکیوں سے رو رہی تھی، کیوں محبت میں صرف درد ملتا ہے۔ وہ اب

Posted On Kitab Nagri

بے قاعدہ آنسوؤں سے رو رہی تھی۔ اس کے بھائی نے اسے ہمیشہ بہادر بننا سکھایا تھا اسی لیے تو وہ ٹائیگر کے سامنے نہیں روئی لیکن وہ تنہا رو رہی تھی

محبت میں نہیں فرق ہے مرنے اور جینے کا

"اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کا فریدم نکلے

لمحوں سے اب معاملہ کیا ہو"

"دل پہ اب کچھ گزر رہا بھی نہیں

دوپہر طلوع ہوئی تو اتنی سنہری کہ ہر شے چمکنے لگی۔ وادی زمر کے کھیتوں میں نیم کے پیڑ کے نیچے چار پائی پر اپنے گنگھریالے بالوں کا جھوڑا بنائے، کچھ لٹیں ہمیشہ کی طرح اس کے چہرے کو چھو رہی تھی اور وہ لا پرواہ سی اپنے سامنے کھڑے بچوں سے حروف۔ تہجی سن رہی تھی۔ وہ بچے بہت انہماک سے اور اب بہت تیزی سے اس گوری میم کے سوال کا جواب دیتے اور جب شاباش ملتی تو گویا دل میں لڈو پھوٹتے۔ ایسے میں ٹی شرٹ پہنے، گنگھریالے بال کا گھونسلہ بنا ہوا تھا، سبتین شاہ بیزاری سے چلا آیا اور دانیل شاہ کے ساتھ بہت غیر آرام انداز میں بیٹھ گیا۔ دانیل نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر بچوں کو کچھ سمجھاتے ہوئے انہیں ان کے گھر بھیجا اور خود سبتین شاہ کی طرف متوجہ ہوئی اور سنجیدگی سے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

اب کیا ہوا ہے تمہیں؟"

سبتین شاہ نے پہلے اپنی بہن کو منہ بسور کر دیکھا اور پھر بولا

"مجھے گھر جانا ہے"

دائین نے ضبط والے انداز میں کہا

"کیوں؟ تم کوئی چھوٹے بچے نہیں ہو جو گھر جانے کی ضد کر رہے ہو"

سبتین نے خفا سا جواب دیا

دائین میرا دھردل نہیں لگ رہا اور تم یہاں کیوں رکی ہوئی ہو۔ سردار ہاشم شاہ انٹرویو نہیں دیں گے تو پھر ہم

"کیوں رکے ہیں ادھر

دائین نے اپنے سامنے موجود لہراتے ہوئے پودوں کو دیکھا اور اسی وقت اس کی نظر سفید شلوار قمیض پہنے اور

کندھوں پر سفید چادر رکھے سردار ہاشم شاہ پر پڑی۔ وہ وادی کے کچھ معزز لوگوں سے گفتگو فرما رہا تھا۔ وہ تو گویا

پتھر کی ہو گئی، وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔ عین اسی وقت سردار ہاشم شاہ کی بھی نظر اسی پر پڑی، دائین نے جلدی

سے اپنی نظروں کا رخ پھیر لیا لیکن سردار ہاشم شاہ نے اس گھنگریالے بالوں والی اور چہرے پر تنے ہوئے نین

نقوش والی اس حسین لڑکی کو دیکھا اور اس کے دل نے بیٹ محسوس کی۔ یک دم دھڑکنوں نے شور بجایا لیکن وہ

اپنے نفس پر قابو کرنا جانتا تھا اسی لیے خاموشی سے اپنی نظروں کا رخ پھیرا اور آگے کی سمت قدم بڑھائے

"ہم جلد ہی چلے گے"

Posted On Kitab Nagri

دانین کسی خیال کے تحت بولی۔ اس کی نظروں نے سردار ہاشم شاہ کا تعاقب کیا تھا

ہر سمت سپیرے ہیں جمائے ہوئے ڈیرے "

"اس شہر میں سانپوں کے خریدار بہت ہیں

ٹائیگر سرپر کیپ پہنے اور ایک بازو پر پٹی باندھی ہوئی تھی، دوسرے ہاتھ میں اورنج کا جوس لیے، اپنی ٹانگوں کو سامنے رکھے میز پر رکھا ہوا تھا۔ وہ بہت انہماک سے لائونج میں بیٹھا اور اپنے سامنے دیوار میں نصب ٹیلی ویژن کو دیکھ رہا تھا۔ عین اسی وقت آناقانا حیدر لائونج میں داخل ہوا۔ ٹائیگر نے اسے دیکھتے ہی ماتھے پر بل سجالے۔ وہ اس وقت اس شخص ک سامنا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ بھی حیدر تھا ہر اس وقت تشریف لاتا جس وقت ٹائیگر سکون سے زندگی جی رہا ہوتا۔ حیدر اس کے سر پر پہنچا اور غصے کی حالت میں بولا

"یہ سب کیا ہے ٹائیگر؟ تم آخر کرنا کیا چاہتے ہو؟"

ٹائیگر نے ٹھنڈی آہ بھری اور اپنے ہاتھ میں موجود اورنج جوس قنق سامنے موجود میز پر رکھا اور وہ شانے اچکا کر بولا

"کیا ہوا ہے؟ کیا کچھ ہوا ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ہوا ہے تیرا دماغ خراب"

حیدر کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے بیٹھے ٹائیگر کو بھون ڈالے

"تم نے سمجھ کیا رکھا ہے خود جو کیا تمہیں لگتا ہے تم بہت بڑے کاریگر ہو یا تم کوئی توپ چیز ہو؟"

"میری بات سنو۔ حیدر یہ میرا معاملہ ہے اور میں دیکھ لوں گا۔ تم خود کو اور اپنی بیگم کو دیکھو"

ٹائیگر نے بیت تحمل سے کہا۔ حیدر خفا سا بولا

"ت" جھے کسی کی پرواہ نہیں ہے اور اگر تجھے کچھ ہو جاتا تو کون ذمہ دار تھا؟

"تو ٹینشن نہ لے کچھ نہیں ہوتا مجھے"

ٹائیگر بہت مطمئن انداز میں بولا۔ حیدر کو اس کی بات پر یقین تو نہیں تھا لیکن اس پر یقین کے سوا وہ اب اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بلال شاہ لان میں کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا ہوا تھا اور سامنے سردار اور نگزیب سنجیدہ بیٹھے ہوئے تھے

"باباجان میں نے شادی کر لی ہے"

بہت مطمئن اور دھیمی سی بلال شاہ کی آواز گونجی

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ لان میں کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا ہوا تھا اور سامنے سردار اور نگزیب سنجیدہ بیٹھے ہوئے تھے

۔ "باباجان میں نے شادی کر لی ہے"

بہت مطمئن اور دھیمی سی بلال شاہ کی آواز گونجی۔ سردار اور نگزیب کے اطمینان میں کوئی فرق نہ آیا۔ پھر تھوڑی دیر تو وقف سے طنزیہ بولے

"کیا سردار ہاشم شاہ نے تمہیں اپنی بہن کا ہاتھ دے دیا ہے؟"

بلال شاہ نے تحمل سے کہا

۔ "نہیں میں نے کسی اور سے شادی کی ہے"

سردار اور نگزیب استہزاء ہنسے اور بولے

"اووو اچھا واقعی میں کس سے شادی کی ہے؟"

"میں ابھی اس کا نام آپ کو نہیں بتا سکتا"

www.kitabnagri.com

سردار اور نگزیب سنجیدگی سے بولے

میں جانتا ہوں دلنشین سے شادی نہ کرنے کے لیے یہ جھوٹ بول رہے ہو میرے سے لیکن یاد رکھنا کہ

"تمہاری شادی دلنشین سے ہی ہوگی چاہے کچھ بھی ہو جائے"

بلال شاہ نے ٹھنڈی آہ بھری اور بولا

Posted On Kitab Nagri

"میں "سچ کہہ رہا ہوں

"اوو اچھا چلو ٹھیک ہے پھر بھی تمہیں دلنشین سے شادی کرنا ہوگی "

۔ سردار اور نگزیب نے غصے سے کہا اور اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے

کس طرح لوگ اٹھ کر چلے جاتے ہیں "

"ہم تو یہ دھیان میں لاتے ہوئے مر جاتے ہیں

وادی زمر میں ہنوز ویسا ہی شور تھا۔ وہ شام عجیب سی شام تھی۔ ایسے میں خان بستر پر لیٹا ہوا تھا، اس کا سر پٹیوں سے جھکڑا ہوا تھا۔ اس کے پاس چار پائی پر لوگ اس کی خیریت معلوم کرنے آئے ہوئے تھے۔ وہ ہر ایک کو خوش دلی سے جواب دیتا رہا۔ ایسے میں راہداری میں سردار ہاشم شاہ دوپہر والے حلیے میں پریشان سدا خل ہوا۔ خان تکیے کو اپنی پشت سے ٹکائے سیدھا ہو کر بیٹھا

"کیسے ہو خان؟"

سردار ہاشم شاہ نے اس کے سامنے والی چار پائی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اب وہاں سے لوگ ہٹ گئے تھے۔ خاور کو سردار ہاشم شاہ بالکل نارمل لگے تھے۔ خان نے ادب سے سر کو اثبات میں سر ہلایا اور بادب بولا

Posted On Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہوں۔ آپ فکر نہ کریں"

سردار ہاشم شاہ نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر چارپائی سے اٹھتے ہوئے بولے

"ہم بعد میں بات کریں گے خان۔ ابھی تم ریٹ کرو"

خان حیران و پریشان رہ گیا۔ انہوں نے ایسا کیوں کہا۔ اب خیریت پوچھنے والے بھی جانے لگے۔ سردار ہاشم شاہ جا چکے تھے کہ خان کو گل خان نظر آیا۔ وہ خان کی طرف ہی آ رہا تھا۔ کچھ تو تھا گل خان میں کہ خان کو اس سے بات کرنا پسند تھا۔

"کیسے ہو؟"

آواز میں درشتگی تھی۔ گل خان نے ادھر ادھر بے نیازی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ خان اب آہستہ سے مکمل سیدھا ہو کر بیٹھا۔ بناپلک جھپکے، وہ گردن اٹھائے اب بس گل خان کو دیکھ رہا تھا۔ گل خان کا چہرہ آج کچھ الگ ہی رنگ دکھا رہے تھے۔ خان نے گل خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

"پتہ نہیں لیکن بالکل بھی اچھا نہیں ہوں"

گل خان نے چونک کر خان کی جانب دیکھا۔ کچھ تو تھا خان کی نظروں میں کہ گل خان خاموشی سے لب بھیج گیا اور جب بولا تو اس کی آواز میں درد تھا، اس کے چہرے پر کرب تھا، اس کی آنکھوں میں کئی رنگ تھے جو خان کو اندر تک ہلا دیے۔

"تم کو پتہ ہے تم اچھا ہو بھی نہیں سکتا"

Posted On Kitab Nagri

گل خان انہی قدموں سے واپس مڑا جن قدموں سے وہ آیا تھا۔ خان کے اندر کچھ ٹوٹا جو اسے اندر تک زخمی کر گیا

ہم کریں بات دلیلوں سے تو رد ہوتی ہے"
"اس کے ہونٹوں کی خاموشی بھی سند ہوتی ہے"

وہ حسین شام تھی لیکن عاشقوں کے لیے شامیں حسین نہیں ہوتی۔ شام میں درد اور راتوں میں بے چینی ہوتی ہے اور ایسی ہی حالت پریشے جہانزیب کی تھی۔ حویلی میں تمام بتیاں روشن تھیں۔ لاؤنج اور لان میں ملازم کام کر رہے تھے۔ سامنے ڈائننگ ہال کے شیشے کے دروازے بند تھے۔ اچھی طرح حجاب اور نقاب لپیٹے وہ خود کو مطمئن کرنے کی بھرپور کوشش میں مصروف تھی۔ لان میں مالی کے پاس بیٹھا سفید شلوار قمیض میں ملبوس گل خان پریشان سا دیکھائی دے رہا تھا۔ جب پریشے کو لان میں آتا دیکھا تو اس کے پاس چلا آیا۔ اب وہ دونوں لان میں موجود نرم اور گیلی گھاس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ گل خان پریشان تھا۔ وہ خاموش سا نظریں جھکائے بیٹھا رہا۔ پریشے کی آواز اس کے کانوں میں گونجی

"کیا ہوا ہے؟ پریشان ہو"

گل خان نے اثبات میں سر ہلایا۔ پریشے نے اس کے سر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"جو باتیں پریشان کر رہی ہیں انہیں چھوڑ دوں۔ مت سوچوں ان کے بارے میں"

Posted On Kitab Nagri

ہممم صبح کہتا ہے آپ۔ "پھر توقف سے بولا"

"بیچارہ سکندر اس کے سر اور بازو دونوں جگہوں پر چوٹیں لگیں"

پریشے نے تجسس سے پوچھا

"کون سکندر؟"

"وہی" جو گھوڑوں کی رکھوالی کرتا ہے

خان نے فارم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ پریشے نے اچانک سے پوچھا

"اوو کیسے لگی اسے چوٹ؟ کیا اس کے ساتھ کسی اور کو بھی چوٹیں لگیں ہیں؟"

"ہاں نا خان کو"

گل خان کا لہجہ تھوڑا نرم پڑا۔ پریشے سمجھ گئی وہ اسے سیدھے طریقے سے خان کا نام نہیں بتا رہا تھا اس لیے گھوم پھر

کر اس کے نام پر آگیا

www.kitabnagri.com

"زیادہ چوٹیں لگیں ہیں انہیں؟"

"نہیں بڑے شاہ جی کہتے ہیں جلد ٹھیک ہو جائے گا"

پریشے کے منہ سے بے ساختہ نکلا

"ان شاء اللہ"

Posted On Kitab Nagri

گل خان نے اونچی نہیں لیکن مدھم آواز میں "ان شاء اللہ" کہا

منزل کو نہ پہچانے رہ عشق کارا ہی "

" .ناداں ہی سہی 'ایسا بھی سادہ تو نہ تھا

وہ ساکن شام تھی۔ گرمی کا زور ٹوٹ چکا تھا ایسے میں دلنشین کے کمرے میں بلال شاہ دلنشین پر چلا رہا تھا اور وہ آنسوؤں سے ترچہ لیے بیٹھی تھی۔ شاہینہ بی درمیان میں کبھی کبھی بلال شاہ کو ٹوکتی اور پھر سے چپ ہو جاتی "مان جاؤ دلنشین۔ کیوں اپنے ساتھ ہماری زندگیاں بھی برباد کر رہی ہو؟ "

شاہینہ بی اس کا کندھا جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔ دلنشین نے انکار میں سر ہلایا۔ اس انکار پر بلال شاہ کا غضب اور غصے سے چہرہ لال ہوا اور وہ آگے بڑھا۔ بازوؤں سے اسے پکڑا اور اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے اپنی سرد آنکھیں گاڑتے ہوئے بولا

" .تم میرے ہاتھوں سے قتل ہو جاؤ گی۔ تم شادی کے لیے ہاں کروں گی "

وہ حکم دے رہا تھا۔ اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ شاہینہ بی کو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنے پڑے۔ دلنشین خود میں سمٹ گئی۔ اس نے انکار میں دوبارہ سے سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

ایک زوردار تھپڑ کی آواز کمرے میں گونجی اور دلنشین نیچے گری، اس کا سر بیڈ کی سائیڈ سے لگا اور ماتھے سے خون نکلا۔ وہ سسکی لیکن اس کی سسکیوں کی پرواہ نہیں تھی کسی کو۔ بلال شاہ دوبارہ سے آگے بڑھا لیکن شاہینہ بی کی مامتا جاگی اور انہوں نے بلال شاہ کو بازو سے کھینچا اور باہر لائی۔ وہ اونچا بول رہا تھا

"تمہیں یہ شادی کرنا ہوگی ہر حالت میں"

کتنا دردناک وہ لمحہ ہوتا ہے جب آپ کسی شخص کے لیے خود کا اذیت دے اور وہ شخص آپ کو جانتا بھی نہ ہو۔ اس سے زیادہ درد دلنشین اور کیا سہتی



ہر حقیقت فریب لگتی ہے

جب کوئی اعتبار کھو بیٹھے

کنٹرول روم میں اندھیرا تھا۔ صرف بڑی اسکرینز کی روشنیاں سامنے بیٹھے ہوئے چہروں کو جگمگا رہی تھی۔ ٹائیگر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے اور اس کے ساتھ 29 سال کا جوان شخص دائیں جانب کرسی پر بڑے رعب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ حیدر تنے ہوئے چہرے کے نقوش لیے دیوار کے ساتھ کھڑا تھا۔ سامنے سکرین پر کچھ مناظر چل رہے تھے۔ ٹائیگر نے سر پر ٹوپی پہنی اور بازو پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ یک دم 29 سالہ شخص آگے ہوا اور اس نے سکرین

Posted On Kitab Nagri

پر چلتی ہوئی ویڈیو کو ناگواری سے دیکھا اور پھر اسی ناگواری سے ٹائیگر کو ملا متی نظروں سے دیکھا۔ ٹائیگر نے اپنا سر نیچے جھکا لیا۔ اس شخص نے اب حیدر کی جانب دیکھا جو بے نیازی سے ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گیا۔ وہ شخص اٹھا اور ٹائیگر کے پاس اپنی جیب سے نکال کر پستول رکھا اور ساتھ ہی ایک چٹ اس کی جانب بڑھائی اور حیدر کے قریب گیا۔ اس کو تھپکی دی اور دیوار میں موجود بٹن کو کلک کیا اور دیوار دو حصوں میں بٹ گئی۔ وہ شخص اس راستے سے نکل گیا۔ ٹائیگر جھٹکے سے کرسی سے اٹھا اور وہ پستول کو پینٹ میں اڑیسا اور وہ بھی اسی راستے سے باہر نکل گیا۔

حیدر ابھی تک ویڈیو کو دیکھ رہا تھا۔



سب نے ملائے ہاتھ تیری تیرگی کے ساتھ "

"کتنا برا مذاق ہو اور روشنی کے ساتھ

سردار عالمگیر کے قبیلے میں ہر روز کی طرح آج بھی ادا اسی کا ہی ڈیرہ تھا۔ دلنشین دیر سے اٹھی، اس کی آنکھیں اور ناک ابھی تک سرخ تھا۔ اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔ اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس کے ہونٹ آپس میں پیوست تھے۔ وہ خاموشی سے بیڈ سے نیچے اتری، دوپٹے کو کندھوں پر ڈالا اور جوتا پہنے بغیر ہی وہ دروازے کے قریب پہنچی۔ یہ دیکھ کر اسے شاک لگا کہ دروازہ باہر سے بند تھا۔ اسے اندر کمرے میں لاک کر دیا گیا تھا۔ وہ نم آنکھوں سے دروازے کو دیکھتی رہی اور پھر اپنے ہاتھوں کو دروازے پر رکھ کر بیٹھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

کھولیں دروازہ۔ امی، بھائی" (وہ چاہ کر بھی اپنے باپ کو نہ بھلا سکی کیسا دردناک لمحہ تھا)"

اس سے جتنا چلایا جاتا تھا وہ چلائی۔ کھڑکیاں بھی بند تھیں انہیں بھی شاید باہر سے بند کر دیا گیا تھا

لاؤنج میں بیٹھی شاہینہ بی کارنگ زرد پڑ رہا تھا۔ وہ آنکھوں کو بند کیے صوفے کی پشت سے سر ٹکائے لیٹنے کے انداز میں بیٹھ گئی

"بھابھی کھول دے دروازہ۔ میرا دم گھٹ جائے گا"

جھٹ سے شاہینہ بی نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ نہیں نہیں میں وہ سر ہلانے لگی۔ آنکھوں میں ڈر واضح تھا۔ لہجے میں کپکپاہٹ اور آواز میں بے چینی تھی

"صرف 4 دن میری بیٹی پھر تم خانم بی بنو گی"

دروازے کو پیٹنے کی آوازاں کم ہو چکی تھی۔ شاید وہ تھک چکی تھی یا حالات سے سمجھوتہ کر چکی تھی۔ زندگی بھی انسان کو کس دورا ہے پر لا کر کھڑا کر دیتی ہے۔ انسان ساری زندگی یہ سوچتا رہتا ہے کہ سب رشتے اس کے اپنے ہیں جب اسے کوئی تکلیف پہنچے گی تو یہ رشتے اسے سنبھال لیں گے لیکن جب وقت کروٹ لیتا ہے تو رشتے بھی کروٹ لیتے ہیں واپس نہ پلٹنے کے لیے

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا"

Posted On Kitab Nagri

"وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری

وادی زمر میں آج ٹھنڈی ہواؤں کا راج تھا۔ درختوں کے پتے سرسراتے ہوئے گویا موسیقی کے رنگ بکھیر رہے تھے۔ پریشہ جہانزیب آج پھر اسی گھاٹی کے قریب کھڑی تھی۔ وہ عشق کی مرنے والی تھی لا علاج عشق کی۔ وہ خاموش سی کھوئی کھوئی کھڑی تھی۔ جب اسے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ کا اندازہ ہوا تھا۔ اس نے مڑ کر دیکھا چہرے پر نقاب پہنے وہ آج بھی دلوں کو دھڑکا رہا تھا۔ اس کے سر پر کیپ تھی اور بازو پر پٹی باندھی ہوئی تھی

۔ "کیسے ہو؟"

وہ جو سوچ کے آئی تھی کہ اگر آج وہ ملا تو اسے اس طرح نظر انداز کریں گی جس طرح وہ اسے کرتا ہے لیکن وہ ایسا کچھ نہ کر سکی۔ اب وہ وہ پریشہ نہیں رہی تھی جس کی بہادری کے قصے کی قبیلوں میں مشہور تھے اور جس کی آواز کو سننے کے لیے لڑکیاں بے تاب تھیں، جس کی ایک جھلک کو سب ترستے تھے۔ آج وہ کسی کی جھلک کو ترس رہی تھی۔ وہ سامنے آتا تو دل چاہتا اسے دیکھتی رہے، وہ چلا جاتا تو دل پھٹنے کے قریب ہو جاتا

بادشاہ تھے ہم اپنے مزاج مستی کے "

"عشق نے تیرے دیدار کا فقیر بنا دیا

ٹائنگز نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر دوبارہ سے گھاٹی کے پار دیکھنے لگا۔ اس کو دیکھے بنا بولا

Posted On Kitab Nagri

"کیا تمہیں مرنے کا شوق ہے لڑکی؟"

آواز میں درشتگی تھی۔ پریشے نے خود کو سنبھالا۔ وہ اپنے بھائی کی طرح اپنے نفس پر قابو پانا جانتی تھی اس لیے بولتے ہوئے اس کا لہجہ سخت تھا

"دہشتگرد مارنے سے پہلے پوچھتے تو نہیں ہیں"

وہ اسے باور کروا رہی تھی کہ وہ اس کا راز فاش کر سکتی ہے۔ ٹائیگر مسکرایا۔ نقاب میں بھی اس شخص کے لبوں کی حرکت پریشے محسوس کر سکتی تھی

"بلکل صبح"

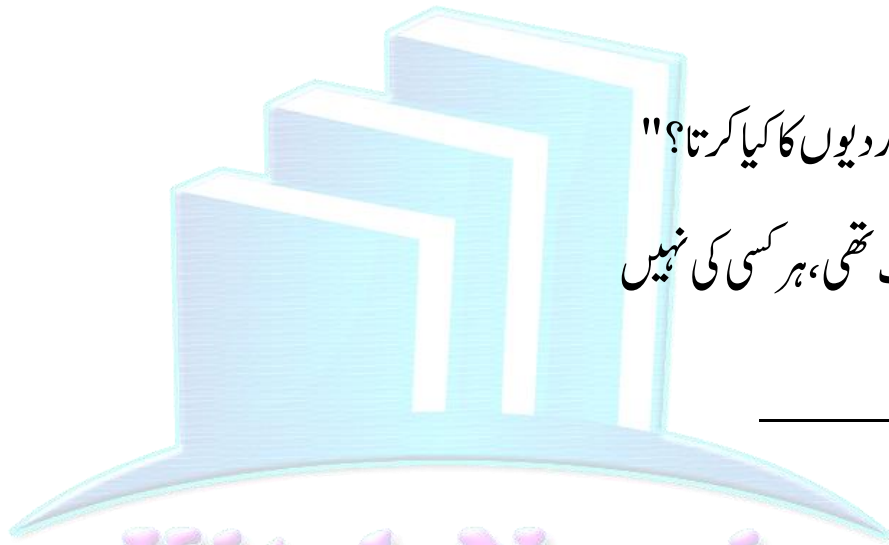
ٹائیگر نے استہزاء کہا اور اپنی جیب سے پستول نکالا اور پریشے کی کنپٹی پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا، ہر احساس سے پاک۔ پریشے کے ارد گرد گویا دھماکے ہو رہے تھے۔ اس کی زبان اس کے تالو سے چپک گئی۔ وہ مضبوط تھی اسے ان ہتھیاروں سے ڈر نہیں لگتا تھا۔ اسے اس کے بھائی نے سیلف ڈیفینس بھی سکھا رکھا تھا لیکن وہ ساکن تھی۔ اس کے چہرے کے کارنگ سفید ہو گیا ڈر کی وجہ سے نہیں۔ اسے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کے ارد گرد گھنٹیاں بج رہی تھی۔ وہ شخص جسے وہ سب سے زیادہ چاہتی تھی وہ شخص آج اس پر بندوق تانے کھڑا تھا، پتوں نے اب لہرانا بند کر دیا تھا، اس کا خون رک چکا تھا، ہوائیں بھی خاموش تماشہ دیکھ رہی تھی، پریشے کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا، ارد گرد اب اسی تھی

ٹائیگر نے جھٹکے سے پستول نیچے کیا اور بنا نظریں ملائے بولا

Posted On Kitab Nagri

۔ "تمہیں مارنے سے اگر کوئی مجھے فائدہ ہوتا تو میں تمہیں اب تک مار چکا ہوتا"

اس کا لہجہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور چٹان سے زیادہ سخت تھا۔ اس کی آنکھیں سے گویا شعلے بھرک رہے تھے، وہ مڑا، پرشے کا سانس تھا، وہ اب جارہا تھا، پریشے کی آواز بند ہو چکی تھی، وہ تیز تیز چلا، پریشے کی آنکھیں اسے دیکھتے ہوئے تھکی نہیں۔ وہ جاچکا تھا اس کی نظروں سے دور۔ پریشے ساکن اور منجمد کھڑی تھی



میں پورے شہر کی ہمدردیوں کا کیا کرتا؟"
"مجھے کسی کی ضرورت تھی، ہر کسی کی نہیں"

ماضی

عداوت ہی عداوت ہے، محبت بھول بیٹھا ہوں"

www.kitabnagri.com

"چلو کوئی تورشتہ ہے اسے پھر یاد کرنے کو

سردیوں کی شام اب بہت ٹھنڈی تھی۔ بارش رفتہ رفتہ بوند بوند برس رہی تھی۔ شہر کی بتیاں رات کی سیاہی کو دور کرنے کے لیے جل رہی تھی اور ایسے میں اپنے کمرے میں موجود شاہینہ بی اپنے اندر کی بھڑکتی آگ کو بجھانے میں

Posted On Kitab Nagri

ناکام تھی۔ سبحان شاہ کو آج شہر گئے ہفتہ ہو گیا تھا لیکن وہ ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔ اس کی اولاد یہاں بھی تھی لیکن اسے صرف اپنی شہر والی اولاد سے محبت تھی اور یہی بات اسے اندر تک سلگاری تھی

شاہینہ بی اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹٹلتے ہوئے نیا حربہ سوچ رہی تھی پھر یکدم کچھ سوچتے ہوئے اٹھی اور کمرے کے دروازے کو اچھی طرح بند کیا۔ اپنی الماری کھولی اور اس میں سے مطلوبہ شے کو باہر نکالا اور اسے اپنے بیڈ کے دائیں طرف رکھے بڑے سائز کے پرس میں ڈالا۔ اس نے پرس کی زیپ کو بند کیا اور پرس کو منقبوطی سے پکڑا اور اسے الماری میں رکھ دیا۔ وہ سوچ چکی تھی اسے کیا کرنا ہے

۔ "محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہے"

یہ معقولہ تھا تو غلط لیکن غلط صبح میں پہچان توجہ کا محتاج شخص نہیں کر سکتا

زہر کے پیالے کا گھونٹ پی لینا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آگ میں تر جانا، سر کو آسمان رکھنا"

سکندر کے کمرے میں مکمل خاموشی چائی ہوئی تھی۔ موسم خاصا خوشگوار تھا۔ سکندر کے سامنے کرسی پر گل خان سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد گل خان نے سر اٹھایا اور بولا

Posted On Kitab Nagri

"تم دربار میں کیا لینے گیا تھا؟"

گل خان نے سنجیدگی سے پوچھا۔ سکندر نے اپنے سر کو جھٹکا دیا اور قدرے کھوئے ہوئے بولا

"دعائے مانگنے گیا تھا"

گل خان نے جھرجھری لی اور بولا

"کیوں اللہ تعالیٰ یہاں نہیں تھا جو تم دربار میں دعائے مانگنے گئے"

گل خان نے اس جواب نے سکندر کو حیران اور مضطرب کر دیا اور بولا

نہیں گل خان۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہوتے ہیں۔ وہ تو میں مزار والے بابا سے کہنے گیا تھا کہ وہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے خاص طور پر دعا کریں

"وہ تو اس دنیا میں موجود ہی نہیں تو وہ پھر کیسے دعا کر سکتا ہے"

گل خان کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو سکندر کو غصہ دلا گیا اور بولا

"گل خان وہ اللہ کانیک بندہ تھا وہ اللہ سے میرے لیے دعائے مانگے گا"

اللہ تعالیٰ جی کانیک بندہ تو پر کوئی ہوتا ہے۔ میں بھی ہوں۔ میں ہر کسی کے راز چھپا لیتا ہوں، میں لوگوں کی مدد کرتا"

"ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگتا ہوں لیکن کبھی کبھی بس نماز چھوڑ دیتا ہوں

گل خان نے تفصیل سے اور معصومیت سے کہا۔ سکندر اکتائے ہوئے لہجے میں بولا

Posted On Kitab Nagri

" . نہیں گل خان تم اللہ کے نیک بندے ہوں لیکن وہ تم سے بھی زیادہ نیک ہیں "

گل خان نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے اور بولا

"ٹھیک ہے۔ تمہارا والد نیک تھے کیا؟ "

سکندر کو اس کے سوال کی خاص سمجھ نہیں آئی لیکن پھر بھی بولا

". ہاں وہ نیک تھے "

" . تو تم اس کی قبر پر جا کر کیوں نہیں اسے کہوں کہ وہ اللہ سے تمہارے لیے دعا مانگے "

گل خان کی اس بات نے سکندر کو لرزاکر رکھ دیا۔ وہ ساکن ہو گیا۔ گل خان اٹھا اور اس کے قریب آکر بولا

" . تم ہمیں بہت سمجھدار لگتے تھے لیکن تم بیوقوف ہوں، گدھے سے بھی زیادہ "

گل خان نے بولا اور چلا گیا۔ سکندر نے حیران نظروں سے اسے دیکھا اور سوچا سہی کہتا ہے راسم اس ڈھائی فٹ کے بچے کی زبان کے آگے کوئی سپیڈ بریکر نہیں ہے۔ مگر وہ لڑکا اسے ایک نئی سوچ میں ڈال گیا تھا۔ ابھی وہ انہی سوچوں میں مصروف تھا جب اسے اپنے پاس کسی کے گلہ کھنکھارنے کی آواز آئی۔ سکندر متوجہ ہوا تو اپنے سامنے خان کو پایا۔ اس کی سر کی پٹی اتر چکی تھی اور وہ خوشگوار موڈ میں اس کے پاس بیٹھا۔ سکندر خود اس سے ملنا چاہتا تھا لیکن مل نہیں پایا۔

"کیسے ہو سکندر۔؟"

Posted On Kitab Nagri

خان نے نرم آواز میں پوچھا۔ سکندر تھوڑا سا سیدھا ہوا اور بولا

"میں تو ٹھیک ہوں خان تم کیسے ہوں۔ میں بہت شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے تمہیں مشکل اٹھانی پڑی"

سکندر کا اشارہ اس کے سر کے زخمی ہونے کی طرف تھا

نہیں نہیں یار ایسی بات نہیں ہے۔ وہ تو مجھے تمہیں ایک نیا سوٹ دینا تھا اس لیے تجھے ڈھونڈتا ڈھونڈتا وہاں پہنچ گیا۔ تو فکر نہ کر جن لڑکوں نے یہ سب کیا ہے ان کے بارے میں کل پنچایت بیٹھے گی۔ اور تم ابھی تک لیٹے ہوں،

"یار تم تو جوان ہوں اب تک تمہیں بالکل تندرست ہو جانا چاہیے"

سکندر خان کے آخری جملے پر مسکرایا اور بولا

"ہممم صبح کہتے ہو یار بس یہ بازو کا درد تھوڑا تکلیف دہ ہے ان شاء اللہ صبح تک صبح ہو جائے گا"

خان نے فکر مندی سے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

زیادہ درد ہوتی ہے بازو میں "

سکندر اس کے لہجے کی بے چینی کو بھانپ گیا اور مسکرا کر بولا

"نہیں اب زیادہ درد نہیں ہے"

خان نے بس اثبات میں ہی سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

سردار عالمگیر کے قبیلے میں تو اداسیوں نے ڈیرہ جمالیا تھا۔ صبح اپنے ساتھ سردھوائیں لیے نمودار ہوئی تھی۔ سورج چھپا ہوا تھا۔ بلال شاہ شہر جانے کے لیے تیار تھا۔ وہ لان میں آیا تو وہاں بی خانم پہلے سے ہی موجود تھی۔ وہ ان کے پاس گیا اور ان سے پیار لیا۔

"کیسی ہے آپ؟ اب آپ سے ملاقات نہیں ہوتی"

بلال شاہ کا اپنی ماں سے بات کرنے کا لہجہ الگ تھا۔ خانم بی تنگی سے مسکرائی اور بولی

"تمہیں اب ماں یاد نہیں آتی۔ اس لیے کافی دن بعد گھر چکر لگایا ہے"

بلال شاہ نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور چوما۔ جب بولا تو لہجہ شیریں تھا

ایسی بات نہیں ہے اماں۔ بس تھوڑا پریشان تھا یہاں ہوتا تو آپ کو بھی پریشان کرتا۔ اس لیے شہر کے فارم میں "چلا گیا تھا۔

میں جانتی ہوں تمہاری پریشانی۔ دلنشین بھی یہ شادی نہیں کرنا چاہتی لیکن اس کی ماں اور بھائی اسے مجبور کر رہے ہیں۔ تم کچھ کرو بلال

خانم بی نے اس کے ساتھ آخری جملہ کہا۔ بلال رخ موڑا اور بولا

میں کیا کر سکتا ہوں اماں۔ میرا باپ میری کوئی بات سنتا نہیں۔ میں یہ گھر چھوڑ کر جانا چاہتا ہوں لیکن آپ کو " " نہیں۔ میں ہر جانب سے مجبور ہوں

Posted On Kitab Nagri

اس کا لہجہ بے بسی کی آخری حد کو چھو رہا تھا۔ خانم بی کادل مر جھایا۔ اس کی اولاد اتنا بڑا دکھ سہہ رہی ہے۔ بلاج شاہ اب وہاں سے چلا گیا لیکن پیچھے کھڑی بی خانم نے کچھ سوچتے ہوئے ارادہ باندھا

وادی زمر میں صبح کی تازہ ہوانے درختوں اور پھولوں دونوں کو سیراب کر رکھا تھا۔ ایسے میں اس کھلی اور تازہ ہوا میں دانیں اور سبتین بیٹھے ہوئے تھے

"تمہیں کیا لگتا ہے جو ہم سوچ رہے ہیں وہ ہوگا"

سبتین نے رازداری سے کہا۔ سامنے کچھ مزدور گندم کی کٹائی کر رہے تھے اور ان پر نظر سردار ہاشم شاہ اور خان رکھے ہوئے تھے۔ دانیں نے کھوئے انداز میں کہا

"ہاں ضرور ہوگا"

وہ دونوں بہن بھائی اب سیدھے کھڑے ہو گئے کیونکہ کہ سامنے سے سردار ہاشم شاہ اور خان چلتے ہوئے ان کے قریب آ گئے۔ سردار ہاشم نے خوشگوار انداز میں پوچھا

"کیسا جا رہا ہے سب کچھ؟"

اشارہ ان کے پروجیکٹ کی طرف تھا جس کو مکمل کرنے کے لیے وہ دونوں بہن بھائی آئے ہوئے تھے

"ہم دو دن بعد جا رہے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

دائین نے لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔ سردار ہاشم شاہ خاموش ہو گیا لیکن کچھ بے چینی محسوس ہوئی تھی اسے

"جیسے آپ کی مرضی مجھے یقین ہو گا کہ آپ کو ہماری مہمان نوازی پسند آئی ہو گی "

سردار ہاشم شاہ کا لہجہ مضطرب تھا

"جی جی بہت زیادہ۔ آپ کافی میزبان ہیں "

اب کی بار سبستین شاہ نے بولا۔ اس کے لہجے میں طنز نہیں تھا مٹھاس تھی

سردار ہاشم شاہ نے اپنے سر کو ہلکا سا شکریہ کے لیے خم کیا اور چل پڑا۔ دائین نے اب کی بار ہاشم شاہ کو جاتے ہوئے دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔ اس کی زندگی میں محبت کی کوئی جگہ نہیں تھی

لاؤنج میں ٹیلی ویژن کا شور تھا۔ باقی ہر آواز بند تھی۔ ایسے میں بلال شاہ نیوز دیکھ رہا اور ساتھ بیٹھی شاہینہ بی اس سے بات کرنے کے لیے مخصوص الفاظ ڈھونڈ رہی تھی۔ اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے نرم انداز میں بولی

"دودن رہ گئے ہیں تمہارے نکاح کو"

بلال شاہ نے ان کی طرف رکھ کیا اور اثبات میں سر ہلایا یعنی میں جانتا ہوں یہ یاد دلانے کا مقصد۔ اس نے اپنی ماں کے الفاظ پر غور نہیں کیا تھا کہ اس نے صرف اس کے نکاح کا کیوں بولا ہے۔ شاہینہ بی نے اسی انداز میں کہا

"دلنشین نہیں مان رہی شادی کے لیے"

Posted On Kitab Nagri

اس بات پر بلال شاہ نے ماتھے پر تیوری چڑھائی اور جب بولا تو آواز میں دھیماسا غصہ تھا

"اسے میرے حوالے کریں میں اسے دیکھ لوں گا"

شاہینہ بی نے آنکھیں بند کیں۔ ایسا ہی سرد اور نگزیب نے اپنے باپ سے کہا تھا اور پھر اس کا انجام اچھا نہیں نکلا تھا۔ اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور بولی

تمہیں میں صرف دس منٹ دوں گی اگر دس منٹ میں اس سے ہامی بھرا لی تو ٹھیک ہے ورنہ کوئی اور صورت "

"حال نکال لیں گے"

"میں 5 منٹ میں اس کی عقل ٹھکانے لگا دوں گا۔ آپ چلئے"

بلال شاہ غصے سے بولتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ شاہینہ بی نے اس کا بازو پکڑا اور روکتے ہوئے بولی

"ابھی نہیں رات کو ابھی سردار عالمگیر گھر پر ہے"

بلال شاہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور دوبارہ سے نیوز دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ شاہینہ بی جانتی تھی کہ انہوں نے کس دل سے اپنی بیٹی کو سمجھانے کی بات کہی تھی لیکن اس نے اپنے دل کو مطمئن کیا کہ وہ یہ سب اپنی بیٹی کے مستقبل کے لیے کر رہی ہے

انسان بھی کیسی عجیب مخلوق ہے۔ گناہ کی لذت کو خود چکھتا ہے اور پھر اس کی سزا کسی اور انسان پر ڈال دیتا ہے

Posted On Kitab Nagri

اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز پوری وادی میں گونج رہی تھی۔ عصر کی نماز کا وقت تھا۔ اذان دینے کے بعد اب مولوی صاحب سپیکر میں کہہ رہے تھے

:سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

من فاتتہ العصر فکانما وتر أھلہ ومالہ (صحیح مسلم: 626)

:ترجمہ

"جس کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور مال و دولت (سب کچھ) تباہ و برباد ہو گئے۔"

سکندر نے آج اپنی بازو کی پٹی اتار دی تھی۔ تھکے تھکے قدموں کے ساتھ وہ مسجد کی طرف روانہ ہوا۔ حلیہ اس کا صبح والا تھا، اب تو کپڑوں میں میل لگ چکی تھی۔ سکندر نے سوچا کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد پھر کپڑے تبدیل کریں گا۔ مسجد میں داخل ہوا، جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ وادی زمر کے سب لوگ تقریباً نماز ادا کرتے تھے۔ اس لیے مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ آخری صف میں سکندر کو جگہ ملی اور اس نے وہی کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ آج اس کا دھیان نماز میں تھا ہی نہیں۔ آج وہ کئی سوچوں میں مصروف تھا۔ نماز ادا کرنے کے بعد اب نمازی گھروں کو روانہ ہوئے۔ سکندر بھی اٹھا اور مسجد سے باہر نکلا۔ مسجد سے باہر اسے گل خان ملا۔ گل خان آج بالوں کو اچھے سے تیل لگائے اور سفید رنگ کا مائع والا سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ سکندر اس کے قریب پہنچا اور بولا

"گل خان تم تو بہت چمک رہے ہو"

Posted On Kitab Nagri

گل خان نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک نظر سکندر کے حلیے پر ڈالی۔ سکندر نے اس کی نظروں کے تعاقب میں اپنے حلیے کو دیکھا اور مدافعا نہ انداز میں بولا

"یار طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے کپڑے کو تبدیل کرنے کا ہوش نہیں رہا"

گل خان سنجیدگی سے بولا

"تم میرے ساتھ میرے گھر چلو۔ ہم تم کو اپنی مورے سے ملواتا ہے"

"یار آج نہیں پھر کسی دن"

سکندر آرام سے بولا

"نہیں آج ہی"



گل خان بھی ضد کا پکا تھا۔ سکندر اپنے منہ کو بسورتے ہوئے بولا

"یار میں کپڑے تبدیل کر کے آتا ہوں پھر"

سکندر اس سے دو قدم ابھی آگے ہوا تھا۔ جب گل خان نے بولا

"نہیں انہی کپڑوں میں چلو"

سکندر نے اپنے حلیے پر نظر ڈالی اور بولا

Posted On Kitab Nagri

"نہیں یہ کپڑے گندے ہیں۔ اب تمہاری مورے سے ملنا ہے تو اچھے سے کپڑے پہن کر جاؤں گا"

گل خان اس کے سامنے کھڑا ہوا۔ سکندر کا قد لمبا تھا۔ گل خان کا قد اس سے کافی چھوٹا تھا۔ وہ اپنا چہرہ اوپر کو کر کے بولا

تم اللہ سے ملنے آئے گندے کپڑوں میں اور جب ہماری مورے سے ملنے جانا ہے تو اچھے کپڑوں میں۔ کیا "

"تمہارے نزدیک اللہ زیادہ خاص نہیں ہے

۔ سکندر حیران ہوا۔ وہ آج بات کرتے ہوئے اپنی عمر سے زیادہ بڑا لگ رہا تھا

تم "جب صفائی کا خیال رکھتے ہوئے اللہ کے سامنے کھڑے نہیں ہو گے تو تمہارا دل بھی نہیں لگے گا نماز پڑھنے میں۔"

سکندر ششدر رہ گیا۔ آج اس کا واقعی میں نماز میں دل نہیں لگا تھا۔ اس نے کبھی ان باتوں کا خیال ہی نہیں رکھا تھا۔ گل خان اس کے قریب ہوا اور بولا

"اور اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دوں کہ ہم تم جیسے شخص کو اپنے گھر لے کر نہیں جاسکتا "

گل خان یہ کہہ کر چلا گیا لیکن سکندر کو وہ دوہری پریشانی میں ڈال گیا۔ سکندر سمجھا نہیں کہ اس نے یہ آخری جملہ کیوں کہا تھا

Posted On Kitab Nagri

میرے ہونے کی خود کوئی توجہیہ کر "

"مجھ کو لگنے لگا ہے کہ میں بے سود ہوں

رات ہر شخص پر گہرا اثر چھوڑے ہوئے تھی۔ بتیاں گل تھیں۔ سکندر باہر لان میں چادر کو اپنے ارد گرد لپیٹے ہوئے سوچ رہا تھا کہ اس کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اس پر سردار ہاشم شاہ کے بہت سے احسانات تھے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کبھی سردار ہاشم شاہ کو یہ بات پتہ چلے کہ وہ اس کی بہن سے محبت کرتا ہے لیکن وہ اس محبت کو اپنے دل میں بھی تو نہیں دفنانا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلنے کا حوصلہ نہیں، رُکنا محال کر دیا "

"عشق کے اس سفر نے تو مجھ کو نڈھال کر دیا

یہ رات گہری تھی ہر عاشق کے سینے پر۔ پریشہ جائے نماز بچھائے سجدے میں اپنے رب کے حضور کچھ مانگ رہی تھی یا کچھ بتا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نبیل آئین عشق میں بھی تو اک ترمیم ہونی چاہیے "

"کھیل کے دل توڑنے کی نہیں موڑنے کی ریت ہونی چاہیے

مجھے کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ میں اپنے بھائی سے ایسی کوئی بات چھپاؤں گی۔ مجھے لگا کہ میں اپنے دل کی ہر بات "اپنے بھائی سے کہہ سکتی ہوں لیکن میں غلط تھی کچھ باتیں میرے رب صرف تیرے سے ہی کی جاتی ہیں کیونکہ یا اللہ آپ انسان کو اس کی باتوں سے جج نہیں کرتے بلکہ اس کی نیت دیکھتے ہیں۔ میں تجھ سے اس شخص کو نہیں مانگتی میرے رب میں تجھ سے صرف اس کی ہدایت مانگتی ہوں۔ وہ سیدھے راستے ہر چلے بس وہ کسی کو نقصان نہ پہنچائے۔"

وہ سجدے میں رو کر اپنے رب سے اس انجان اور اس سے غافل شخص کے لیے ہدایت مانگ رہی تھی۔ عشق بہت برا مرض ہے جس کو لاحق ہو جائے اسے اپنی عزت نفس کا بھی خیال نہیں رہتا۔

پھر یوں ہوا کہ شخص سے محبت ہو گئی مجھ کو "www.kitabnagri.com

... پھر یوں ہوا اسکی عادت سی ہو گئی مجھ کو

پھر یوں ہوا میری باتیں اثر کرنے لگیں اس پر

Posted On Kitab Nagri

... پھریوں ہوا اس نے دوست بنا لیا مجھ کو

پھریوں ہوا ہزاروں باتیں ہونے لگیں درمیان ہمارے

.. پھریوں ہوا رات بھر جاگنا پڑ گیا مجھ کو

پھریوں ہوا اپنی دنیا سمجھ لیا اس کو میں نے

... پھریوں ہوا سب سے منقطع ہونا پڑ گیا مجھ کو



www.kitabnagri.com

پھریوں ہوا وہ چھوڑ گیا مجھ کو

.. پھریوں ہوا اکیلے رہنا پڑ گیا مجھ کو

پھریوں ہوا زندگی میں طاق راتیں آگئیں

.. پھریوں ہوا رب سے مانگنا پڑ گیا مجھ کو

Posted On Kitab Nagri

.....پھریوں ہو از ندگی موت جیسی لگتی تھی

"پھریوں ہو از ندہ رہ کے مرنا پڑ گیا مجھ کو

یہ رات بھاری تھی دلنشین پر۔ دروازے سے اپنے پشت ٹکائے وہ رو رہی تھی۔ زندگی بھی اسے کس دور ہے پر
لے آئی تھی جہاں نہ اس کی اپنی نہ تو ماں تھی اور نہ بھائی اور نہ ہی باپ۔ یہی رشتے تو اپنے ہوتے ہیں اور اگر یہ نہ ہو
تو انسان خالی ہاتھ رہ جاتا ہے

تم عشق کی منزل میں قدم سوچ کر رکھنا "

"دریائے محبت کے کنارے نہیں ہوتے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب سے سوچا تھا لیکن دانیل کو نید نہیں آرہی تھی۔ سردار ہاشم شاہ کی شخصیت اور اس کا رعب اسے بھا گیا۔ وہ شروع
سے ہی رعب دار شخصیات کو پسند کرتی تھی۔ اس نے بے چینی سے کروٹ بدلی

میرے سارے قاتل مجھ پر جان و دل سے عاشق تھے "

"میں نے ہی خود کو مارا خیر، سب کا بھلا ہو سب کی خیر

Posted On Kitab Nagri

سردار ہاشم شاہ سامنے فائلوں کو کھولیں بیٹھا تھا لیکن اس کا دھیان آج شام کی بات پر تھا جب دانیل نے کہا کہ وہ دو دن بعد یہاں سے چلے جائیں گے۔ یہ بات سچ تھی کہ اس نے آج تک کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا لیکن دانیل شاہ نجانے کیوں اس کے دل کو بھاگئی

دیکھا کتاب عشق کے اوراق کھول کر "

"اول بھی تیرا نام تھا، آخر بھی تیرا نام

ٹائیگر لان میں اپنی ہی سوچوں میں گم تھا۔ ہاتھ میں کافی کا کپ پکڑے وہ تھوڑا مضطرب لگ رہا تھا۔ وہ نقاب میں جگمگاتی آنکھیں نجانے کیوں لیکن اسے پریشہ جہانزیب یاد آرہی تھی۔ پریشہ نے اس دن جب اپنا نقاب کھولا اور کہا کہ میری طرف نہ دیکھنا، نہ چاہتے ہوئے بھی ٹائیگر نے دیکھا تھا (انسان کی عجیب فطرت ہے اسے جس کام سے منع کیا جائے وہ وہی کرتا ہے) اس کے چہرے پر نور تھا، ایک روشنی تھی

رور و سنائوں کا سب کو حالِ دل "

"وعدہ رہا میں تیرا نام نہ لوں گا

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے قریب اپنے ہاتھ میں چائے کا گلیے کھڑا تھا۔ اس کی سوچوں کا محور پریشہ جہانزیب تھی۔ وہ چاہ کر بھی اپنی محبت کو پا نہیں سکتا وہ یہ بات جان چکا تھا لیکن دل نشین اس کا کیا قصور ہے۔ وہ کیوں اس سب معاملات میں پھنس رہی ہے۔ وہ ہر جانب سے مجبور تھا



عشق پر گیت لکھوں کیوں کر، عشق میں رہا سرور نہیں "
سُرتال کے نشے میں جھوم اُٹھا، چڑھا کوئی فطور نہیں

میری حالت پر نہ ترس کھا، کہ ابھی جان سے گزرنا ہے
خودی بنا رکھی ہے یہ حالت اپنی، موصور کا قصور نہیں

www.kitabnagri.com

مجھے جنت میں بھی چاہیے صرف اور صرف تیرا ساتھ

وہاں بھی طلبِ تحت، طلبِ مہ یا طلبِ حور نہیں

Posted On Kitab Nagri

طلب یوں جیسے آواز کو الفاظ کی، گیت کو ساز کی
لیکن چھین لوں تیری خوشی یہ بھی منظور نہیں

وہ گناہ کیے جو بتاؤں تو مان لیں اُستاد اپنا

"ان گناہگاروں میں لیکن ابھی ہونا مشہور نہیں

شدت غم میں بھی زندہ ہو حیرت کیسی؟ "

"کچھ دیے تندہ ہواؤں سے بھی لڑ جاتے ہیں

رات کا اندھیرہ ویسے ہی چھایا ہوا تھا۔ ایسے میں سردار اور نگزیب اپنے سامنے فائلز کھولے مصرف انداز میں کام کر رہا تھا۔ دروازہ ناک ہوا اور خانم بی اندر داخل ہوئی۔ اسے دیکھ کر سردار اور نگزیب کے چہرے پر ناگواری تھی

۔ "مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے "

انہوں نے ایک قدم اندر کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔ سردار اور نگزیب نے اسے نظر انداز کیا اور دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

"بلانج اور دلنشین دونوں ہی یہ شادی نہیں کرنا چاہتے تو پھر آپ اس بات پر کیوں بضد ہیں؟"

سردار اور نگزیب نے اپنے ہاتھ میں موجود قلم کو زور سے پٹخا اور بولتے ہوئے لہجے میں غصہ تھا

۔ "وہ دونوں اس شادی سے خوش ہوں یا نہ ہوں شادی ان کی ہوگی"

خانم بی بی سے بولی

"آپ بات کو سمجھنے کی کوشش کریں"

بکواس بند کرو اپنی تمہارے فیصلے ہمیشہ ہی غلط ہوتے ہیں۔ سو نیا کو بھی تم ہی نے بھگایا تھا گھر سے اور تمہاری

"وجہ سے وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ اگر وہ گھر سے نہ بھاگتی تو وہ کبھی ماری نہ جاتی

سردار اور نگزیب اب اپنی چگہ سے کھڑے ہو چکے تھے۔ خانم بی بی نے آنکھوں میں نمی لیے ہوئے سر کو جھٹکا۔ اگر وہ

گھر سے نہ بھاگتی تو اسے زبردستی شادی کے بندھن میں باندھ دیا جاتا، یہ بات سبھی باخوبی جانتے تھے۔ خانم بی بی ان

سب باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے پھر سے بولی

www.kitabnagri.com

"بلانج اس شادی سے خوش نہیں ہے"

اب کیا بار بیٹے کا حوالہ دیا تھا

"وہ خوش ہو یا نہ ہو۔ یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ اب جاؤ یہاں سے سارا موڈ خراب کر دیا"

Posted On Kitab Nagri

خانم بی نے آنکھوں کے گوشے صاف کیے اور دروازے سے باہر چلی آئی۔ وہ کیسی ماں تھی جو اپنی اولاد کے لیے ہی لڑنے پارہی تھی۔

کیا سانحہ ہوا ہے "آنکھوں کو کیا خبر"

"منظر نہیں رہا کہ اجالا نہیں رہا"

شاہینہ بی دلنشین کے کمرے کے باہر کھڑی تھی اور اندر کمرے میں بلال شاہ دلنشین کو شادی کے لیے منارہا تھا

۔ "دلنشین میں آخری بار کہہ رہا ہوں شادی کر لوں"

بلال شاہ کا غصہ اب کی بار ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔ دلنشین کے بال بکھرے ہوئے تھے، آنکھوں میں آنسو ہی تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بھائی میں یہ شادی نہیں کر سکتی"

بلال شاہ نے اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کے لیے ٹیبل پر اپنا پاؤں مارا۔ وہ شیشے کا میز دراڑوں سے بھر گیا۔ وہ غصے سے بولا

"کیوں نہیں کر سکتی؟"

"بھائی میں کسی اور سے پیار کرتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

اب کی بار بلال شاہ ساکن رہ گیا۔ اسی بات کا اسے ڈر تھا اور وہ آج ہو گئی۔ وہ یک دم آگے بڑھا اور بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔ دلنشین کے منہ سے چیخ نکلی

بے غیرت، بے حیا شرم نہیں آتی بھائی کے سامنے ایسی بات کرتے ہوئے۔ تجھے اس دن کے لیے زندہ رکھے "

"۔ ہوئے تھے

بلال شاہ نے اس کا سر دیوار میں مارا، وہ چلائی

باہر کھڑی شاہینہ بی کا دل دہلا لیکن وہ دلنشین کو شادی کے لیے منانا چاہتی تھی اس کے لیے اگر انہیں کسی بھی حد سے گزرنا پڑے تو وہ دریغ نہیں کریں گی۔ شاہینہ بی اپنے ہی خیالات میں مصروف تھی کہ آہٹ پر سامنے دیکھا تو سبحان شاہ وہی بے چینی جو 22 سال پہلے ان کے چہرے پر تھی اسی بے چینی سے سیڑھیاں چڑھنے لگے کہ ان کی نظر شاہینہ بی سے ٹکرائی۔ کمرے سے دلنشین کی آوازیں آرہی تھی، سبحان شاہ نے شاہینہ بی کو آج الگ ہی انداز میں دیکھا آج ان کے دیکھنے میں غصہ یا غضب نہیں تھا، آج شکوہ تھا۔ شاہینہ بی کے دل نے چاہا کہ وہ آئے اور کہے میری بیٹی کو کیوں مار رہے ہو لیکن ہر خواہش مکمل نہیں ہوتی۔ سبحان شاہ سیڑھیاں چڑھے اور غائب ہو گئے۔

شاہینہ بی کی آنکھ سے آنسو نکلا

پلکوں کی حدیں پار کر کے دامن پر آگرا

"اک آنسو میرے صبر کی توہین کر گیا

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ نے دلنشین کو دھکا دیا وہ میز سے ٹکرائی اور وہ شیشے کا میز ٹکڑوں میں بٹ کر زمین پر بکھر گیا۔ کانچ دلنشین کے پاؤں پر چھبے اور ان سے خون نکلا۔ دلنشین نے چیخ ماری، بلال شاہ کے دل کو کچھ ہوا۔ باہر کھڑی شاہینہ بی بھاگ کر آئی اور دلنشین کے پاؤں سے کانچ نکالنے لگی۔ اب ان کی آنکھوں میں کوئی نمی نہیں تھی یا وہ آنسو چھپانا چھ سے جانتی تھی۔ بلال شاہ نے دھڑام سے دروازہ کو کھولا اور لان میں چلا گیا۔

اپنے کمرے میں موجود سبحان شاہ ان چیختی آوازوں کو سن رہا تھا لیکن اسے پرواہ نہ تھی۔ بلال شاہ نے لان میں آکر

سگریٹ سلگائی۔ وہ بے چین سالان میں چکر لگانے لگا۔ دلنشین کے چہرے اور پاؤں سے نکلتے ہوئے خون نے اس کے دل پر چوٹ کی تھی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا یا تو وہ خود کو کچھ کر لے یا دلنشین کو مار دے۔ اس کا سر پھٹ رہا تھا اگر پورے قبیلے میں یہ بات پتہ چلی تو کیا ہوگا۔ کتنی بے عزتی ہوگی ان کی۔ اسے آج پتہ چلا تھا کہ جب عزت پر بات آ جائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔ بلال شاہ میں بہت زیادہ بری عادات تھیں لیکن ان سب کے باوجود اس نے کبھی کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔ وہ ہر لڑکی کی عزت کرنا جانتا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کیں وہ منظر آنکھوں کے سامنے چل رہا تھا جب اس کی پھوپھو سونیا گھر سے بھاگ گئی تو ان کے گھر میں کہرام مچ گیا تھا۔ پورے قبیلے میں بہت بے عزتی ہوئی تھی۔ سردار عالمگیر کافی عرصہ گھر سے باہر نہیں نکلا تھا۔ عورت جب پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے ساتھ عزت لے کر پیدا ہوتی ہے، مرد تو خالی ہاتھ پیدا ہوتا ہے لیکن عورت کے ساتھ ہر رشتے کی عزت منسلک ہوتی ہے۔ بلال شاہ نے آنکھیں دھیمے سے کھولیں۔ کیا کسی لڑکی کو گھر سے بھاگتے ہوئے کبھی یہ احساس نہیں ہوا

Posted On Kitab Nagri

کہ اس کے بعد اس کے باپ، بھائی اور اس سے منسلک ہر رشتے کی کیا حیثیت رہ جائے گی؟ وہ عزت جو اس کا باپ اور بھائی ساری زندگی کماتا آیا ہے وہ عورت کے صرف ایک قدم سے نیست و نابود ہو جائے گی

وہ لان میں موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن کیا عورت کو جینے کا حق نہیں ہے، کیا وہ اپنی مرضی سے اپنی زندگی نہیں جی سکتی۔ بلال شاہ کا ضمیر جاگا۔ وہ پھر کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ کیا دلنشین کو یا اس کی پھوپھو کو سارے حق ملے۔ "نہیں نہیں" وہ یک دم چلایا۔ اج اس کا ضمیر اسے جگا رہا تھا۔ بلال شاہ اب دوبارہ سے کرسی پر ڈھے ہو گیا

... تیرے نغمیں تیری باتیں نہ بھولی ہیں نہ بھولے گی

"ہمیں یہ چاندنی راتیں نہ بھولی ہیں نہ بھولیں گی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماضی

جو لیا آج پارک میں موجود تھی۔ پارک سبزہ زار کے درختوں اور پتوں سے لبریز تھا۔ وسیع و عزیز وہ پارک اپنی خوبصورتی سے دلوں کو بھی ٹھنڈا کر رہا تھا۔ کتاب کو کھولے وہ بیچ پر ماحول سے کٹ کر بیٹھی ہوئی تھی۔ سر پر لان کا پیلے رنگ کا دوپٹہ لیے اور آج لانگ شرٹ سفید رنگ کی اور ساتھ ٹراؤز دپہنے وہ آج پیاری لگ رہی تھی۔ بالوں کی فرنیچ چٹیا بنائے ہوئے وہ آج کچھ زیادہ ہی خوشگوار لگ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

سرپر لان کا پیلے رنگ کا دوپٹہ لیے اور آج لانگ شرٹ سفید رنگ کی اور ساتھ ٹراؤز پہنے وہ آج پیاری لگ رہی تھی۔ بالوں کی فرنیچ چٹیا بنائے ہوئے وہ آج کچھ زیادہ ہی خوشگوار لگ رہی تھی۔

اس نے اپنا چہرہ اٹھایا اور اوپر کی جانب دیکھا۔ اسلام اتنا خوبصورت دین ہے تو بوا سے کیوں میرے سے چھپا کر رکھتی تھی۔ مسلمان ہونا ایک نعمت ہے تو میرے بابا اس نعمت کی قدر کیوں نہیں کرتے؟ اسلام سب کو عدل اور مساوات اور پیار کا درس دیتا ہے تو روز لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا کیوں کرتے ہیں؟ کیوں لوگ جائیداد کے لیے ایک دوسرے کی جانیں لیتے ہیں؟

کی سوالات اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے لیکن ان سب کا جواب وہ نہیں جانتی تھی۔ ماحول خوبصورت اور خوشگوار تھا۔ پتے آج گویا رقص کر رہے تھے۔ جیسے جیسے دن گزرتے جا رہے تھے جو لیا کے اندر بہرام شاہ سے ملاقات کا شوق بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ اس شخص سے ملنا چاہتی تھی اور اس سے اپنے سوالات کا جواب چاہتی تھی۔

www.kitabnagri.com

شاہینہ بی نے لان کا سرخ اور سبز رنگ کا سوٹ پہنے اور سر پر دوپٹہ اچھے سے ٹکائے۔ کندھوں پر چادر رکھے، وہ گہما گہمی کے شہر میں داخل ہوئی۔ لوگ اپنے ہی کاموں میں مصروف تھے، ہر کوئی اپنا کاروبار کر رہا تھا ایسے میں شاہینہ بی گاڑی سے اتری اور ڈرائیور کو ادھر ہی رکنے کا کہہ کر خود مطلوبہ گلی میں چلی گئی۔ گلی میں سناٹا تھا شاید اس گلی میں بسنے والے سارے اشخاص اپنی اپنی نوکریوں پر گئے ہوئے تھے۔ شاہینہ بی دھیمے سے چلتے ہوئے جا رہی تھی، پرس

Posted On Kitab Nagri

پر ہاتھ کی گرفت تھی جیسے کوئی بہت قیمتی چیز اس میں چھپائی ہو۔ لوہے کا چھوٹا سا گیٹ اندر سے بند تھا۔ دیوار پر نصب گھنٹی بجائی اور خود گلی میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ وقفے سے دوبارہ گھنٹی بجائی اور خود پرس پر ہاتھ کی گرفت شدید کر لی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا۔ دروازے کو کھولنے والی کوئی 24 سالہ گنگھریا لے بالوں والی لڑکی تھی، بالوں کی چٹیا بنائے ہوئے تھی لیکن پھر بھی کچھ لٹیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔ وہ عام سے حلیے میں عام نہیں لگ رہی تھی۔ شاہینہ بی نے ہچکچاتے ہوئے کہا

"کیا یہ عالیہ بیگم کا گھر ہے؟"

سامنے کھڑی لڑکی نے پہلے اسے سرتاپاؤں دیکھا اور حیرانگی سے جواب دیا

"جی انہی کا گھر ہے اور میں ہی عالیہ ہوں"

شاہینہ بی نے ٹھنڈی آہ بھری اور پھر سے اس لڑکی کو دیکھا۔ وہ اس سے 3 سال چھوٹی تھی۔ شاہینہ بی نے اپنی آنکھیں بند کیں اور خود پر کنٹرول کرتے ہوئے بولی

www.kitabnagri.com

"کیا تم سبجان شاہ کی بیوی ہو؟"

یہ جملہ کہتے ہوئے شاہینہ بی کا دل سو بار ٹوٹا اور جڑا۔ اس لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا۔ شاہینہ بی کی آنکھوں میں نمی آئی لیکن وہ اپنے نفس پر قابو پاتے ہوئے بولی

"میں بھی سبجان شاہ کی بیوی ہوں"

اس لڑکی نے اسے غصے سے دیکھا اور جب بولی تو لہجے میں پہلی والی نرمی نہیں تھی

Posted On Kitab Nagri

"آپ مذاق کر رہی ہیں میرے ساتھ؟"

شاہینہ بی نے انکار میں سر ہلایا اور اپنے پرس سے نکاح نامے کی ایک کاپی، شادی کی تصویریں اور ساتھ بلال شاہ اور دلنشین، شاوین کی تصویریں بھی دیں۔ عالیہ نے کانپتے ہاتھوں سے وہ سب کچھ پکڑا۔ شاہینہ بی وہی سے واپس مڑی، اس کا ہر قدم بوجھل تھا، گلی کے نکڑ پر جا کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو گھنگریالے بالوں والی دو سال کی بچی اپنی ماں کی ٹانگوں کے پاس کھڑی تھی اور عالیہ کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ شاہینہ بی نے رخ موڑا اور گاڑی میں بیٹھ کر سانس لیا۔ اس کے دل پر ایک بوجھ پڑ چکا تھا۔

حال

اس نے اپنے گھر کا صفایا دن کو کیسے ہو پایا"

"وہ جو شب بھر شہر کی خود نگرائی کرتا رہتا ہے

فجر کی اذان کی آواز وادی زمر کے ہر گوشے میں گھوم رہی تھی۔ ایسے میں سکندر اٹھا۔ وہ نہایا اور اچھے سے وضو کیا۔ اسے گل خان کی باتیں یاد تھیں۔ وہ مسجد کی طرف روانہ ہوا۔ اس کے ذہن میں کچھ جملے چل رہے تھے۔ اس کی ماں کہا کرتی تھی کہ تم میں ایک عادت بہت اچھی ہے سکندر کہ تم اچھی عادات کو بہت جلد اپنالیتے ہوں اور اب بھی سکندر نے گل خان کی باتوں کو اچھی طرح یاد کر لیا تھا۔ وہ مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ گل خان سجدے میں تھا۔ ابھی جماعت کھڑی نہیں ہوئی تھی۔ کچھ نمازی قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے تو کچھ بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر

Posted On Kitab Nagri

رہے تھے۔ سکندر بھی ایک جانب بیٹھ گیا اور گل خان کو دیکھنے لگا اب گل خان تشہد میں بیٹھ گیا۔ شاید وہ تہجد کی نماز ادا کر رہا ہے سکندر نے سوچا۔ گل خان کے چہرے پر نور تھا وہ اپنی توجہ مرکوز کیے ہوئے نماز ادا کر رہا تھا۔ سلام پھیر کر گل خان کی نظر سکندر پر پڑی تو وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ گل خان نے سکندر کے حلیے پر ایک نظر ڈالی اور مسکرا دیا۔ سکندر نے اس کے ہلتے ہوئے لب دیکھے تو خود بھی مسکرا دیا۔ سکندر دھیمے سے بولا

"گل خان تمہارا نماز میں دل کیسے لگتا ہے؟"

گل خان مسکرایا اور بولا

"دیکھو جب تم نماز پڑھنے لگو تو بس اتنا سوچو کہ کوئی تمہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہے"

سکندر نے اپنے سر کو جھٹکا جیسے اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی

"میرا بات سنو"

www.kitabnagri.com

گل خان سیدھا ہوا

"سب سے پہلے جب تم نماز پڑھنے لگو تو دل سے نماز کی نیت باندھو"

"نیت تو زبان سے کی جاتی ہے"

سکندر جھٹ سے بول پڑا۔ گل خان نے اپنی آنکھوں کو چھوٹا کیا اور اسے دیکھتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

کس نے کہا تمہیں نیت دل سے نہیں ہوتی ہے کیا تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں "

انما الاعمال بالنیات

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے

سکندر نے سر کو جھکا لیا۔ گل خان نے دوبارہ سے کہا

آج تم فجر کی نماز کی دل سے نیت کرنا اور پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتے ہوئے بس اتنا سا سوچنا کوئی تمہیں دیکھ رہا "

" ہے۔ سمجھ آئی

سکندر نے اثبات میں سر ہلایا۔ جماعت کھڑی ہونے لگی۔ گل خان پہلی صف میں جا کر کھڑا ہو گیا لیکن وہاں موجود معزز بزرگوں نے اسے پیچھے کیا اور بولے

" بیٹا پیچھے جا کر کھڑے ہو جاؤ "

گل خان کا تو تذلیل سے چہرہ سرخ ہو گیا۔ سکندر نے اپنے قہقے کو با مشکل روکا۔ گل خان تیز لہجے میں بولا

www.kitabnagri.com

" تم ہمارا مذاق اڑاتا ہے حالانکہ ہم تمہارا استاد ہے "

سکندر نے نفی میں سر ہلایا اور اسے اپنے ساتھ صف میں کھڑا ہونے کے لیے جگہ دی۔ گل خان کو ابھی تک اپنے بے عزتی بھولی نہیں تھی

Posted On Kitab Nagri

ایک دن رہ گیا تھا بلال شاہ اور دلنشین کی زندگی کو سولی پر چڑھانے کے لیے۔ دلنشین کارات کے بعد بلال شاہ اور شاہینہ بی سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ آج اس کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اس کی قسمت کا دروازہ بند تھا۔ باہر لان میں موجود سبحان شاہ ہاتھ میں کچھ تصاویر پکڑے بیٹھے ہوئے تھے۔ دو سالہ لڑکی 24 سالہ گھنگریالے بالوں والی لڑکی کی گود میں بیٹھی ہوئی تھی اور ساتھ مسکراتا ہوا سبحان شاہ اپنی گود میں موجود شرارتی سے بچے کو تھامے ہوئے تھے۔ اس بچے کی عمر بھی دو سال تھی، اس نے پیلے رنگ کی شرٹ پہنی تھی جس پر آئی لو یو پاپا لکھا ہوا تھا۔ سبحان شاہ مسکرائے ان کی مسکراہٹ میں درد تھا، بہت زیادہ درد

۔ سبحان شاہ نے آنکھیں بند کیں تو کانوں میں رات کی چیخیں گونجیں۔

سبحان شاہ نے آنکھیں بند کیں تو کانوں میں رات کی چیخیں گونجیں۔ انہوں نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔ آنکھوں میں بے چینی تھی لیکن پھر دوبارہ سے اپنی توجہ تصویر میں موجود بچوں پر کیں

سکندر ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکل کر وادی میں گھومنے پھرنے لگا۔ اس کی نظر ایک جگہ ٹھہری اور وہاں ہی ٹھہر گئی۔ پریشے اپنے چہرے پر نقاب کیے۔ وہ بچوں کو کھانے کی چیزیں بانٹ رہی تھی۔ سکندر اسے کھڑا دیکھتا رہا۔ کتنا خوبصورت منظر ہوتا ہے جب آپ کا محبوب آپ کے سامنے ہو۔ وہ کھویا کھویا سے دیکھتا رہا یہاں تک

Posted On Kitab Nagri

کہ وہ اب اپنے قدم آگے بڑھا چکی تھی لیکن سکندر کے قدم ساکن تھے۔ اسے ننھے ہاتھوں سے کسی نے ہلایا تو دیکھا گل خان کڑے تیور لیے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ سکندر نے اپنے تاثرات چھپانے کی کوشش کی۔ گل خان اس سے کچھ کہنے والا تھا جب سامنے سے سردار ہاشم شاہ اور خان انہی کی طرف ہی آرہے تھے۔ گل خان نے خان کو دیکھ کر ناگواری سے منہ موڑا۔ یہ بات سکندر نے باخوبی نوٹ کی تھی لیکن وہ کچھ بھی بولا نہیں۔ سردار ہاشم شاہ قریب آئے اور سکندر کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور نرم لہجے سے پوچھا

"کیسے ہو بر خوردار؟"

سکندر خوش دلی سے مسکرایا

بہت بہتر ہوں۔ اب تو دل میں موجود بے چینی بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اور یہ سب گل خان کی وجہ سے ہو رہا ہے۔"

آخری جملہ گل خان کی طرف دیکھ کر کہا۔ گل خان نے اپنا سر فخر سے اکرٹایا اور پھر شکریہ کے لیے تھوڑا سا جھکا۔ اس کے اس عمل پر وہاں موجود سبھی کی ہنسی نکلی۔ گل خان کو خان کے ہنسنے پر غصہ آیا اور اس سے منہ موڑ گیا۔ یہ بات سکندر نے دوبارہ سے نوٹ کی۔ سردار ہاشم شاہ نے گل خان کو تھپکی دی اور بولا

"گل خان مولوی صاحب کے پاس پڑھنے کے لیے چلے جایا کرو"

گل خان نے دھیرے سے سر ہلایا۔ وہ الگ بات تھی کہ اس کا بالکل بھی مولوی صاحب سے پڑھنے کا دل نہیں کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سردار ہاشم شاہ اور خان آگے گزر گئے۔ اب سکندر گل خان کی طرف متوجہ ہوا اور بولا

تم خان سے اتنا چڑتے کیوں ہو؟

لہجے میں تجسس تھا۔ گل خان نے پہلے تو اپنا منہ بسور اور پھر اسی پر سوال داغ دیا

تم میرا چھوڑو یہ بتاؤ۔ تم ادھر کیا کرتا ہے اور تم بی بی کو ایسے کیوں دیکھ رہا تھا

سکندر کو معلوم تھا کہ یہ بچہ تیز اور ہوشیار ہے لیکن اتنا زیادہ اس بات کی اسے توقع نہیں تھی۔ پھر بھی ٹالنے والے انداز میں بولا

کچھ نہیں۔ میں تو بچوں کو دیکھ رہا تھا۔ ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی

ہاں ہم نے دیکھی تھی ان کی مسکراہٹ

گل خان اب اصل بات سے ہٹ چکا تھا۔ سکندر نے شکر کا سانس لیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پریشہ آج کافی دنوں کے بعد دوبارہ سے اس گھاٹی پر کھڑی تھی۔ اس نے اپنا چہرہ اوپر کیا اور آسمان کی طرف دیکھا

یا اللہ مجھے اپنی یاد سے غافل نہ کر۔ مجھے عار محسوس ہوتی ہے تجھ سے اس شخص کو مانگتے ہوئے۔ میرے رب آپ "

نے مجھے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور میں آپ سے آپ کا تخلیق کیا ہوا شخص مانگ رہی ہوں۔ میرے رب

مجھے اپنی طرف موڑ لے۔" چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ دل میں بوجھ تھا جو ہلکے نہیں ہو رہا تھا۔ پریشہ نے کسی احساس

Posted On Kitab Nagri

کے تحت پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اسے ایک شخص دور جاتا ہوا محسوس ہوا، وہ دور سے اسے دیکھ سکتی تھی وہ ٹائیگر نہیں تھا وہ کوئی اور تھا۔ پریشہ جلدی سے اس کے پیچھے چلی لیکن وہ شخص غائب ہو چکا تھا۔ پریشہ کو نئی پریشانی لاحق ہو گئی۔ اگر اس شخص نے اس کی باتیں سن لی ہوئی تو۔ وہ غائب دماغی سے حویلی کی جانب مڑی

بلال شاہ کل سے اپنے کمرے اور ڈیرے تک ہی محدود تھا۔ اسے پل بھر بھی چین نہ تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھا کیا کریں۔ اگر وہ دلنشین کی شادی زبردستی کروادیں تو وہ ساری زندگی اس گلٹی سے باہر نہیں نکل پائے گا اور اگر دلنشین کی شادی رکوادی تو وہ اپنے دادا اور اپنے چاچو اور بلال شاہ کو کیا جواب دے گا۔ وہ دوہری پریشانی میں مبتلا تھا۔

شاہینہ بی اپنے کمرے میں موجود کھڑکی کے سامنے کھڑی تھی۔ آنکھوں میں درد اور کرب تھا۔ وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر ایک ایسے شخص کے پاس آئی جو پہلے سے ہی کسی لڑکی سے محبت کرتا تھا۔ ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکلا۔ کیا غلطی تھی اس کی۔ اب کھڑکی سے باہر کا منظر دھندلا گیا تھا۔ جب پہلی رات وہ اپنے شوہر سے ملی تو اس نے اسے پہلی رات ہی بتا دیا کہ وہ اس سے پہلے کسی اور کو ہو چکا تھا۔ کیا قصور تھا شاہینہ بی کا۔ اب آنسوؤں آنکھوں سے بہتے جا رہے تھے۔ پہلی رات ہی اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر اس کی زندگی آسان نہیں تو وہ کسی کی بھی زندگی آسان نہیں ہونے دے گی۔ اس لیے اس نے نیا اور بدتر راہ چنا۔ اس نے سونیا کو زخم دیے شاید اس لیے کہ سبحان شاہ کو اس سے فرق پڑے گا لیکن وہ غلط تھی۔ کھڑکی سے باہر کا منظر اب مکمل دھندلا ہو چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

شاہینہ بی نے چال چلی اور سبحان شاہ کو حاصل کر لیا لیکن وہ اس کا کبھی نہ بن سکا۔ اب آنسوؤں کا سیلاب اس کی آنکھوں میں برپا ہو چکا تھا

کیا اپنے شوہر کی توجہ حاصل کرنا غلط تھا۔ جو عورت سب کچھ اپنا چھوڑ کر اس شخص کے پاس چلی آئی اور اس نے اس کی خواہشوں کو سرعام پھانسی دی۔ شاہینہ بی اب آنسوؤں اور ہچکیوں سے رو رہی تھی

دلنشین بکھرے بالوں کے ساتھ نیچے قالین پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی زندگی کا فیصلہ کل ہو جانا تھا

"کیا تصور ہے میرا؟"

"وہ چلائی۔" پیار کیا تھا صرف پیار

اب وہ قالین پر لکیریں لگا رہی تھی۔ "پیار نہیں"۔ اس کا ضمیر بیدار ہوا

تم نے سردار ہاشم شاہ سے پیار تو کیا لیکن اسے اپنا دل نہیں دیا۔ تم بلاج شاہ سے شادی اس لیے نہیں کرنا چاہتی " کیونکہ تم نہیں چاہتی کہ تمہارا حال بھی تمہاری ماں جیسا ہوں۔ بلاج شاہ بھی کسی لڑکی سے شادی کر لے اور پھر " اسے بھی اس کی ماں کی طرح ہی رہنا پڑے

دلنشین کا ضمیر آج اسے جھنجھوڑ رہا تھا

"اگر تم نے سچی محبت کی ہوتی تو تمہیں سردار ہاشم شاہ ضرور ملتا "

Posted On Kitab Nagri

دلشین نے اپنا سر دیوار سے ٹکایا اور تھکی ہوئی بولی

"ہاں شاید میری محبت خالص نہ تھی"

ہادیہ اپنے ہاتھ میں کھیر کا ڈبہ لیے اپنے گھر سے نکلی۔ اس کے باپ نے بھی اسے نہیں روکا۔ اس کے ساتھ اس کا بھائی علی بھی تھا۔ لان کا نیا مختلف رنگوں کے امتزاج سے بنا اس نے سوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ دکھی نہیں تھی تو خوش بھی نہیں تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جہنم ہو کہ جنت ہو، جو بھی ہوگا، فیصلہ ہوگا

یہ کیا کم ہے کہ ہمارا اور اس کا سامنا ہوگا

ہادیہ اپنے ہاتھ میں کھیر کا ڈبہ لیے اپنے گھر سے نکلی۔ اس کے باپ نے بھی اسے نہیں روکا۔ اس کے ساتھ اس کا بھائی علی بھی تھا۔ لان کا نیا مختلف رنگوں کے امتزاج سے بنا اس نے سوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ دکھی نہیں تھی تو خوش

Posted On Kitab Nagri

بھی نہیں تھی۔ بی اماں نے اسے دیکھا اور دل میں ان دونوں کی سلامتی کے لیے دعا کیں۔ وہ دونوں بس اسٹیشن پر پہنچے۔ علی کبھی کبھی شرارت کر لیتا لیکن وہ آج پہلے دنوں کی نسبت زیادہ سنجیدہ تھا۔ بس میں بیٹھ کر بھی عجیب سے خیالات میں گری ہوئی تھی۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے "

"۔ عمر یو نہی تمام ہوتی ہے

لغزشوں سے ماورا تو نہیں، میں بھی نہیں "

"دونوں انسان ہیں، خدا تو بھی نہیں، میں بھی نہیں

۔ سکندر ڈیرے میں موجود چار پائی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے سامنے سردار ہاشم شاہ گفتگو کر رہے تھے

سردار ہاشم شاہ آرام سے بولے

" بر خور دار دل نہیں لگتا کسی بھی کام میں، بے چینی رہتی ہے۔ یہی مسئلہ ہے تمہارا؟ "

سکندر نے اثبات میں سر ہلایا

،ممم۔ ابھی میرے پاس وقت نہیں ہے ورنہ تمہیں اچھے سے سمجھاتا لیکن ابھی کے لیے یہ سمجھ لو۔ جب تک "

تمہارا دل کینہ، بغض اور حسد سے پاک رہے گا۔ تمہاری نیکیاں ضائع نہیں ہوگی۔ زبان سے الفاظ نکلے اور سامنے

Posted On Kitab Nagri

والے بندے کو چیر گئے تو تم نے کیسے یہ سوچ لیا کہ تم رب کی مخلوق کو ناراض کر کے رب کو راضی کر لوں گے۔
"زبان سے نکلنے والا ہر بول حساب میں لکھا جاتا ہے۔ اپنا محاسبہ کرو سکندر اور سوچو تم نے کسی کا دل دکھایا ہو
سردار ہاشم شاہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور تھپکی دی اور چلے گئے۔ سکندر نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما اور
سوچا

ہادیہ اس کے دماغ میں اچانک سے کلک ہوا۔ ہادیہ کا دل ہر سٹیج پر دکھایا تھا اس نے۔ جیسے جیسے وہ اپنی زندگی کو
خوبصورت بنانے کی کوشش کر رہا تھا مصیبتوں نے یر جگہ جال بکھیر رکھا تھا

نئی مشکل کوئی درپیش ہر مشکل سے آگے ہے"

سفر دیوانگی کا عشق کی منزل سے آگے ہے

مجھے کچھ دیر میں پھر یہ کنار اچھوڑ دینا ہے

میں کشتی ہوں سفر میرا ہر اک ساحل سے آگے ہے

www.kitabnagri.com

کھڑے ہیں سانس رو کے سب تماشہ دیکھنے والے

کہ اب مظلوم بس کچھ ہی قدم قاتل سے آگے ہے

مجھے اب روح تک اک درد سا محسوس ہوتا ہے

"تو کیا وسعت مرے احساس کی اس دل سے آگے ہے

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ لان میں موجود کرسی پر بے چینی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا جب سامنے سے بلال شاہ آتا ہوا دکھائی دیا۔
بلال شاہ نے بلال کو دیکھا اور اسے نظر انداز کرتا ہوا آگے کی جانب بڑھنے لگا لیکن بلال شاہ اس وقت اپنی جگہ سے
کھڑا ہو کر اس کی سمت چلا آیا۔ بلال شاہ رک گیا۔ بلال شاہ اس کے قریب آیا اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا
۔ "کل تمہارا نکاح ہے؟"

یاد کروایا گیا تھا اسے۔ بلال شاہ نے بیزار ی سے سر جھٹکا اور بولا
"ہاں معلوم ہے"

بلال شاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا
"خوش ہوں اس نکاح سے؟"

بلال شاہ کے اندر ایک آگ جل رہی تھی
"نہیں"

Posted On Kitab Nagri

لفظی جواب دے کر بلال شاہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔ پیچھے کھڑا بلال شاہ یہ بات پہلے سے جانتا تھا کہ وہ اس رشتے سے خوش نہیں ہے لیکن اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ نکاح سے ایک دن پہلے اس طرح کہے گا۔ بلال شاہ کا خیال تھا کہ وہ اب تک حالات سے سمجھوتہ کر چکا ہو گا لیکن بے سود

ماضی



تھے نہ مجھ سے دور نہ میں ان سے دور تھا"

آتا نہ تھا نظر تو نظر کا قصور تھا

ہر وقت اک نثار تھا ہر دم سرور تھا

"بوتل بغل میں تھی کہ دل نا صبور تھا

شاہینہ شاہینہ

سبحان شاہ حویلی میں داخل ہوتے ہی چلایا۔ شاہینہ بی کا ڈائنگ ٹیبل پر پانی کا جگ رکھتے ہوئے ہاتھ کانپا۔ لیکن وہ خود کو کمپوز کر گئی۔ وہ پہلے سے ہی اس سب کے لیے تیار تھی۔ سردار عالمگیر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور رعب دار آواز

میں بولا

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا طریقہ ہے؟

سبحان شاہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولا کم چلایا زیادہ تھا

۔ یہ آپ اس سے پوچھے۔ کیوں کی تم نے میری زندگی برباد

۔ سبحان شاہ شاہینہ بی کی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے ہی سردار اور نگزیب نے ان کا ہاتھ تھاما

حوصلہ رکھو اور بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟

مصلح انداز میں کہا گیا تھا۔ خانم بی اب تک خاموش تھی۔ بچے سکول گئے ہوئے تھے اور دلنشین اور شاویر کمرے میں ملازمہ کے پاس تھے۔ شاہینہ بی ہلکا سا کانپ رہی تھی

۔ یہ میری بیوی کے پاس گئی اور اسے میرے خلاف بھڑکا کر آئی ہے۔ وہ مجھے چھوڑ کر جانے کی باتیں کر رہی ہے

۔ اس کا لہجہ بے چینی کی آخری حد کو چھو رہا تھا

۔ تو اس میں مسئلہ کیا ہے۔ شکر ہے وہ چلی جائے گی

سردار عالمگیر نے گویا بات ہی ختم کی۔ سبحان شاہ غصے سے بولا

۔ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں اسے خود سے دور نہیں جانے دوں گا

سردار اور نگزیب نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا

۔ کل تمہاری بہن کی شادی ہے اور تم اپنے مسئلے لیے بیٹھے ہو

Posted On Kitab Nagri

سبحان شاہ نے ایک ٹھوکر وہاں موجود کرسی پر ماری اور بولا
اگر وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی تو میں کسی کو بخشوں گا نہیں۔ کسی کو نہیں
آواز میں غصہ تھا۔ شاہینہ بی اب تک خود کو اچھے سے سنبھال چکی تھی

حال

جان محسن تو بھی تھا ضدی، انا مجھ میں بھی تھی

دونوں خود سر تھے، جھکا تو بھی نہیں، میں بھی نہیں

سبحان شاہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا تو ایک دم اس کی نظر د ل نشین کے کمرے کے بند دروازے پر پڑی۔
ناچاہتے ہوئے بھی قدم دروازے کی طرف بڑھے۔ وہ دروازے کے قریب کھڑے ہو گئے لیکن اندر جانے کی
ہمت نہیں ہوئی اور کافی دیر ادھر کھڑے رہے۔ پھر سر کو جھٹکا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھے

یوں پھر رہا ہوں کانچ کا پیکر لیے

غافل کو یہ گمان ہے کہ پتھر نہ آئے گا

Posted On Kitab Nagri

ہر جانب سناٹا چھایا ہوا تھا۔ سب کی مسکراہٹیں غائب تھیں۔ ہر کوئی اپنی خواہشات کے حصول کے لیے کوشاں تھا۔
خود غرضی کا ہر جانب سماں تھا۔

سکندر عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد فارم کی طرف قدم بڑھائے لیکن سامنے موجود ہستی کو دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔ سامنے ہادیہ اور علی خان کے ساتھ چلتے ہوئے آرہے تھے۔ ہادیہ کافی خوش لگ رہی تھی

علی اس کی ٹانگوں سے چپٹ گیا۔ سکندر نے منہ موڑنا چاہا لیکن موڑ نہ سکا۔ ہادیہ اس کے سامنے کھڑی ہو گئی، اس کی آنکھیں آج الگ ہی منظر بیان کر رہی تھیں۔ خان نے بات کا سلسلہ شروع کیا
"یار یہ تمہارے گھر والے تم سے ملنے آئے ہیں"

سکندر دھیمے سے مسکرایا لیکن بولا کچھ نہیں۔ خان خود ہی بولا

"چلو ٹھیک ہے اب رات بھی ہو گئی ہے تم ان کو مہمان خانے میں ٹھہرا لینا"

www.kitabnagri.com

خان چلا گیا۔ سکندر نے علی کا ماتھا چوما لیکن بولا کچھ نہیں۔ علی سکندر کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

"پتہ سکندر بھائی میں آپ کو بہت یاد کرتا ہوں"

سکندر مسکرایا اور علی کو لیے ایک جانب چل پڑا۔ ہادیہ بھی بھاری قدم اٹھاتے اس کے ساتھ چل پڑی۔ علی تھوڑا سا آگے بڑھا تو ہادیہ سکندر کے قریب ہوتے ہوئے بولی

Posted On Kitab Nagri

"کیا میرا آنا تمہارے لیے خوشی کا باعث نہیں بنا؟"

اس جملے میں سوال کم جواب زیادہ تھا۔ سکندر نے بنارخ موڑے ایک لفظی جواب دیا

"نہیں"

ہادیہ کے چہرے پر راضطراب کی لہر دوڑی۔ وہ رک گئی، اس کے قدم ساکن ہو گئے۔ جس شخص کے لیے اس نے
اتنا انتظار کیا اور وہ شخص اس کے آنے پر خوش بھی نہ تھا



ہم کو اس عہد میں تعمیر کا سودا ہے جہاں
لوگ معمار کو چن دیتے ہیں دیوار کے ساتھ

صبح کا سورج اپنی آب و تاب سے چمکا تھا

www.kitabnagri.com

سردار عالمگیر کے قبیلے میں گہما گہمی تھی۔ لان میں ہی سارے انتظامات کر رکھے ہوئے تھے۔ رنگ برنگوں
پھولوں سے سیٹیج کو سجایا گیا تھا۔ کمرے میں دلنشین دلہن کے روپ میں تیار تھی۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے خود
جو دیکھ رہی تھی۔ گولڈن کلر کا لباس تھا اور اس کا چہرہ میک اپ سے لدا ہوا تھا۔ مہنگی اور قیمتی جیولری پہن رکھی
تھی۔ ایک ملازمہ اس پر نظر رکھے ہوئے تھی۔ شاہینہ بی بہت زیادہ احتیاط برت رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ اپنے کمرے میں تیار کھڑا تھا۔ سفید رنگ کی شیر وانی پہنی ہوئی تھی البتہ سر پر کوئی ٹوپی نہیں تھی۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا مطمئن نظر آ رہا تھا

اب اگر نظر دوڑائے تو ایسے میں بلال شاہ اپنے بیڈ پر سینے کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آنکھیں بے خوابی کا شکار اور حلیہ بکھرا ہوا تھا۔ وہ کبھی اتنا کمزور نہیں تھا جتنا اس وقت بے بس نظر آ رہا تھا

شاہینہ بی کو فکر لاحق تھی جب تک دلنشین کا نکاح نہیں ہو جاتا وہ بے چین ہی تھی۔ سبحان شاہ صبح سے گھر سے نکلے ہوئے تھے اور ابھی تک واپس نہیں آئے تھے

خانم بی رات سے اپنے کمرے میں بند تھیں اور ابھی تک باہر نہیں نکلی تھیں۔ سردار عالمگیر اور سردار اورنگزیب ہی سارے انتظامات کر رہے تھے



شدت غم میں بھی زندہ ہوں تو حیرت کیسی

www.kitabnagri.com

کچھ دیے تند ہواؤں میں بھی لڑ جاتے ہیں

جھیل کے کنارے سبحان شاہ ہاتھوں میں تصاویر لیے بیٹھا ہوا تھا۔ جھیل کا پانی سورج کی شعاعوں کی وجہ سے چمک رہا تھا۔ پانی کے چلنے کی آواز ماحول کو ہولناک بنائے ہوئے تھیں۔ اس گرمی میں سبحان شاہ ساکت بیٹھا ہوا تھا۔ آنکھیں بند کیں تو سامنے ایک منظر فلم کی طرح چلا

"میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو عالیہ۔ وہ شادی میں نے اپنے باپ کی مرضی سے کی ہے

Posted On Kitab Nagri

عالیہ ایک ہاتھ میں چھوٹی سی بچی کا ہاتھ اور دوسرے ہاتھ میں گھنگریالے بالوں والے لڑکے کا ہاتھ پکڑے دروازے کے قریب کھڑی تھیں۔ اس کے گھنگریالے بال بکھرے ہوئے تھے، آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ تھیں۔

اتنا بڑا دھوکا دیا مجھے۔ اس عورت نے مجھے اپنے تین بچوں کی تصاویر بھی دکھائی۔ مجھے شرم آرہی ہے کہ میں نے " ایک عورت ہوتے ہوئے دوسری عورت کا گھر برباد کیا

رونے کی وجہ سے اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔ بچے بھی اب اپنی ماں کی وجہ سے رونا شروع ہو گئے تھے۔ سبجان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بولا

" تم نے اس کا گھر برباد نہیں کیا اس نے تمہارا گھر برباد کیا ہے سمجھنے کی کوشش کرو "

سبجان شاہ کا لہجہ بے بسی کی آخری حد کو چھو رہا تھا۔ عالیہ نے اس کے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکالا اور سرد لہجے میں بولی

" لیکن تم نے مجھے دھوکا دیا ہے سبجان شاہ۔ دھوکا، میں نہیں بھول سکتی "

" رک جاؤ "

سبجان شاہ کی آنکھوں میں نمی آئی۔ اب جھیل کا پانی زور و شور سے مچل رہا تھا۔ آنکھوں سے اب آنسو نکل رہے تھے۔ یہ محبت بہت بری چیز ہے مضبوط سے مضبوط شخص کو بھی رلا دیتی ہے۔ تصاویر پر اب آنسو گر رہے تھے، وہ دھندلی ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ میں ہی جانتا ہوں جو مجھ پر گزر گئی

دنیا تو لطف لے گی مرے واقعات سے

وادی زمر کا ہر شخص مصروف تھا۔ ہر کوئی اپنے کاموں میں مصروف تھا۔ ایسے میں راسم آج کافی اداس ساٹیوب ویل کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے چینی تھی۔ بار بار وہ اپنے پاس رکھے موبائل۔ فون کو دیکھتا کہ شاید اب کوئی پیغام موصول ہو لیکن بے سود

اندھیرے میں ڈوبے اس کمرے میں خاموشی تھی۔ چار کرسیاں اور ایک میز رکھا ہوا تھا۔ کرسی پر ایک شخص بارعب انداز میں بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے 26 سالہ شخص بیٹھا تھا۔ وہ 26 سالہ شخص فکر مندی سے بولا

"کیا آج بلاج شاہ کی شادی ہو جائے گی؟"

کرسی پر بیٹھے شخص نے سر کو ہلکا سا جھٹکا دیا اور بولا

"معلوم نہیں"

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کے چہرے پر غم کے اثرات تھے

زندہ رہنے کی تمنا ہو تو ہو جاتے ہیں

فخاؤں کے بھی کردار عقابوں والے

بلاج شاہ کھڑکی کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ خانم بی اس کے سامنے منظر پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کے چہرے پر ڈر کا اور غم کا سایہ تھا

وہ اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔ بلاج شاہ اپنے ہی خیالات میں کھویا ہوا تھا۔ خانم بی ہچکچاتے ہوئے بولی

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے"

بلاج شاہ نے بس "ہمم" کہا۔ خانم بی نے سر جھکا کر ڈرتے ہوئے کہا

"تم میرے.. میرے... بیٹے.. بیٹے نہیں ہو"

آنکھیں بند کر کے اپنا جملہ مکمل کیا

Posted On Kitab Nagri

"تم میرے.. میر.... بیٹ.. بیٹے نہیں ہو

آنکھیں بند کر کے اپنا جملہ مکمل کیا۔ خانم بی نے سوچا کہ ابھی بلانج ان پر چلائے گا لیکن جب کافی دیر تک آواز نہ آئی تو آنکھیں کھول کر دیکھا وہ ہنوز ویسے ہی بیٹھا کھڑکی سے نیچے سیٹج کو یک ٹک دیکھ رہا تھا۔ تھوڑا وقفہ سے اور خانم بی سے آنکھیں ملائے بنا بولا

"میں جانتا ہوں"

خانم بی کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا پھنس گیا۔ وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ کب سے وہ یہ بات جانتا ہے لیکن آواز نکل نہیں رہی تھی۔ آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔ ہاتھ گود میں رکھے گرم ہو چکے تھے۔ بلانج ابھی تک سیٹج کو دیکھ رہا تھا۔ کمرے کا دروازہ نوک ہوا اور شاہینہ بی آج پیلے اور نیلے رنگ کے امتزاج کا بہترین سوٹ پہنے ہوئے تھی لیکن اس کے چہرے پر پہلے والی رونق نہیں تھی۔ وہ بجھی بجھی تھی۔ بولتے ہوئے ان کا لہجہ شریں نہیں تھا آج

"بلانج بیٹا آ جاؤ نیچے اب"

بلانج نے رخ موڑ کر دیکھا اور کچھ کہے بنا ہی دوبارہ کھڑکی سے نیچے دیکھنے لگا

شاہینہ بی نے خانم بی کو حیرانگی سے دیکھا۔ ان کے چہرے پر مٹے مٹے آنسو تھے۔ شاہینہ بی چلی گئی۔ بلانج شاہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور خانم بی کے کندھے پر سر رکھ کر بولا

آپ نے مجھے جنا نہیں لیکن میری رضاعی ماں آپ ہی ہیں۔ میں آپ کو کبھی ماں کے درجے سے کم نہیں دیکھتا

Posted On Kitab Nagri

آواز میں اطمینان تھا۔ وہ اشاروں سے بتا رہا تھا کہ خانم بی اس کے لیے آج بھی ضروری ہیں۔ الماری کی طرف قدم بڑھایا، سفید شیروانی باہر نکالی، اسے اپنے ہاتھوں سے چھوا پھر اسے ویسے ہی واپس الماری میں لٹکادی۔ خانم بی اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی۔ وہ آج بے چین تھا پریشان نہیں

سٹیج پر صوفے پر بلال شاہ بیٹھا ہوا تھا اس کے دائیں جانب بلال شاہ کھڑا تھا اور دوسری جانب کرسی پر قاضی صاحب بیٹھے اب نکاح نامے پر بلال شاہ سے دستخط کروا رہے تھے۔ جیسے ہی دعا ختم ہوئی۔ سردار عالمگیر نے اشارہ بلال شاہ کو کیا۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ اب دلنشین کا نکاح پڑھوانے چلے۔ بلال شاہ سٹیج پر کھڑا ہوا، اس نے اپنی شیروانی کے بٹن سختی سے بند کیے ہوئے تھے، ہاتھوں کو باہم ملا یا ہوا تھا، گردن کو اکڑا کر بولا۔

قاضی صاحب آپ جائیے"

قاضی صاحب نے رخ موڑ کر سردار عالمگیر کو دیکھا۔ وہ خود بات سمجھنے کی کوشش میں تھے۔ سردار اور نگزیب آگے بڑھے اور بلال شاہ کے پاس جا کر بولے

www.kitabnagri.com

"یہ کیا بات کر رہے ہو؟ دلنشین کا اور بلال شاہ کا نکاح رہتا ہے ابھی"

بلال شاہ اس سب معاملے میں خاموش رہا۔ شاید وہ اس سب کے لیے تیار تھا۔ بہت کم لوگوں کو بلایا گیا تھا اور وہ سب اپنی کرسیوں سے اٹھ گئے۔ بلال شاہ سامنے موجود لوگوں سے بولا

"آپ سب کھانا کھا کر جائیے گا"

Posted On Kitab Nagri

اس کے بعد وہ بلال شاہ کی طرف متوجہ ہوا اور بولا

"میں اپنی بہن کا نکاح تم سے نہیں کر سکتا۔ میں اب دوبارہ سے اپنے ماں باپ کی کہانی دہرانا نہیں چاہتا"

بلال شاہ کے لہجے میں پختہ عزم تھا۔ سردار عالمگیر آگے بڑھے اور اسے بازوؤں سے جھنجھوڑتے ہوئے بولے

"تم ہوش میں ہو"

دبے دبے غصے میں کہے گئے تھے الفاظ۔ شاہینہ بی کو بھی کسی نے خبر کر دی تھی وہ بھی اس سب معاملے میں پریشان تھیں۔

بلال شاہ نے اپنی شیر وانی کو جھاڑتے ہوئے ان کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے سامنے موجود اپنے سر سے بولا

"میں ابھی رخصتی کرنا چاہتا ہوں آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟"

اس کے سر نے جلدی سے نہ میں سر ہلایا اور انتظامات کرنے چلا گیا

www.kitabnagri.com

سردار اور نگزیب آگے بڑھے اور چلا کر بولے

"بلال شاہ تمہیں معلوم ہے تم کیا کر رہے ہو؟ دلنشین اور بلال شاہ کا نکاح ہو گا اور ابھی ہو گا"

آپ کون ہوتے ہیں یہ فیصلہ کرنے والے۔ وہ میری بہن ہے میں اس کا سر پرست ہوں۔ آپ صرف اپنی اولاد

"پر غور کریں"

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ کی آواز نے حویلی میں موجود تمام لوگوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ دلنشین بھی اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے لان میں آگئی تھی۔ بلال شاہ کے کہے گئے جملوں نے آج اسے سرشار کر دیا تھا۔ شاہینہ بی خاموش تھی۔

" حد میں رہ کر بات کرو بلال شاہ "

سردار عالمگیر کی آواز نے خاموشی کو دوبارہ سے توڑا تھا

" صبح کہہ رہا ہے بلال شاہ۔ دلنشین کا نکاح بلال شاہ سے نہیں ہوگا "

لان میں موجود کرسیوں کے بیچ و بیچ سجان شاہ کی آواز آج ماضی کے درتچے کھول رہی تھی۔ آواز میں آج رعب تھا۔ شاہینہ بی نے رخ موڑ لیا۔ بلال شاہ اب سٹیج سے نیچے اتر اور دلنشین کو گلے لگایا۔ دلنشین کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ بہن کے لیے اس سے بڑھ کر خوشی کی بات کیا ہوگی جب اس کا بھائی اس کے پاس ہو۔ سردار عالمگیر نے کرسی کو ٹھوکر ماری اور حویلی کے داخلی دروازے میں داخل ہو گیا۔ سردار اور نگزیب نے بلال شاہ کا بازو تھاما اور اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے باپ کے پیچھے لے گیا۔ شاہینہ بی کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

لوگ اب اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔ سجان شاہ بھی باہر نکل گئے۔ شاہینہ بی نے اپنا پلو سنبھالا اور اندر کی جانب قدم بڑھائے۔

Posted On Kitab Nagri

سردار عالمگیر اپنے کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آنکھیں بند تھیں اور ماضی کے ورقے پلٹ رہے تھے۔

"بابا مجھے یہ نکاح نہیں کرنا"

سونیا نے شادی والے دن بھی اپنے باپ کے پاؤں پکڑ کر یہ بات کہی لیکن اس وقت سننے والا کوئی نہیں تھا۔ نکاح خواں تیار تھا۔ جب دلہن کے کمرے میں گئے تو معلوم ہوا کہ دلہن بھاگ گئی ہے۔ سردار عالمگیر کو اس دن لگا کہ کسی نے ان کی گردن پر چھری پھیر دی۔ ہر جانب سو گواری تھی۔ اس سب کے پیچھے خانم بی کا نام معلوم ہوتا تھا۔ پورے قبیلے میں ان کی بے عزتی ہوئی اور اس بے عزتی نے سردار عالمگیر اور سردار اور نگزیب کو ہلا دیا تھا۔ سبجان شاہ کی بیوی اسے چھوڑ کر جا چکی تھی اور وہ کھویا کھویا سا تھا۔ اسے ان سب باتوں سے فرق نہیں پڑتا تھا۔

گھڑی کی ٹک ٹک نے ماضی کے اوراق بند کر دیئے۔ سردار عالمگیر نے آنکھوں کو ہنوز بند ہی رکھا لیکن اب کی بار مستقبل کے اوراق کھلے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گل خان اور سکندر آج نیا معرکہ سرانجام دینے جا رہے تھے۔ آگ جلائے وہ دونوں چاول بنا رہے تھے۔ گل خان عقل مندوں کی طرح اسے کبھی چاول دھونے اور کبھی پیاز کاٹنا سکھا رہا تھا۔ راسم آج اپنے گھر گیا ہوا تھا۔ سکندر کے ایک جانب بیٹھا علی گل خان کو غصے سے دیکھ رہا تھا۔ علی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ گل خان کو اٹھا کر کہیں دور

Posted On Kitab Nagri

جنگل میں پھینک دے۔ صبح سے سکندر سردار ہاشم شاہ کے ساتھ شہر گیا تھا اور اب وہ آیا تھا۔ اور اسی وقت گل خان نے اسے اپنے کاموں میں لگالیا۔

"اب پانی ڈالو اس کے اندر"

شیف بنا بیٹھا گل خان اسے حکم پر حکم دے رہا تھا۔ سکندر نے آگ پر رکھی دیگچی میں پانی ڈالا اور خود گل خان کے پاس بیٹھ گیا۔ گل خان نے منہ بسور اور بولا

"تم کو ابھی تک چاول بھی نہیں بنانا آتا تم کیا کرو گے آگے زندگی میں"

سکندر بس ہلکا سا مسکرایا لیکن علی کو تو گویا اس کی اس بات پر آگ لگ گئی اور منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

چٹکو بندر خود کو سمجھتا پتہ نہیں کیا ہے۔ سکندر بھائی نے کون سا شادی کر کے سسرال جانا ہے لیکن اس پٹھان " سے کون سر پھوڑے

گل خان نے علی کی جانب شک کی نگاہ سے دیکھا لیکن علی اس وقت اپنا رخ دیگچی کی طرف کر چکا تھا۔ پانی گرم ہو چکا تھا اب سکندر نے اس میں چاول ڈالنا شروع کیے۔ دیگچی ہلکی سی اپنی جگہ سے کھسکی اور گرم پانی سکندر کے دائیں ہاتھ پر گرا۔ سکندر نے ہلکی سی چیخ ماری۔ علی جلدی سے بھاگ کر سکندر کے پاس گیا اس وقت تک گل خان ٹھنڈا پانی سکندر کے ہاتھ پر ڈال رہا تھا۔ سکندر کا چہرہ بجھا بجھا ہو گیا۔ گل خان اب اسے نصیحتیں کر رہا تھا کہ ایسے نہیں ایسے چاول ڈالنے تھے اور علی منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

ماضی

وقت کا کام چلنا ہوتا ہے اور آج جو لیا پوری کتاب ختم کیے، پر سکون ماحول میں بیٹھی تھی۔ اس کے ساتھ بہرام شاہ اپنے انگوٹھے کو انگلیوں سے مسل رہا تھا

"تو آپ نے پکارا ارادہ کر لیا ہے؟"

بہرام شاہ کی آواز اس خوبصورت ماحول کو چیرتی ہوئی سنائی دی

"میں اپنی زندگی بدلنا چاہتی ہوں"

جو لیا آج عزم کیے بیٹھی تھی

"تو ٹھیک ہے ہم کل ملے گے یہی۔ میں آپ کو ایک خوبصورت جگہ پر لے کر جاؤں گا کل"

بہرام شاہ نے آج پہلی دفعہ اپنے ساتھ بیٹھے وجود کو دیکھا تھا، تیکھے نین نقوش تھے ایرانی ماں کے ہونے کی وجہ سے اس کے نین نقوش بھی ایرانی اور پاکستانی تھے۔ سر پر آج دوپٹے کو اچھی طرح سے فولڈ کر رکھا تھا، کانوں میں چھوٹے سے ٹاپس تھے۔ وہ عام نہیں تھی وہ خاص تھی۔ وہ چنے ہوئے خاص لوگوں میں سے تھے

جو لیا کا دل آج دھڑکا اور اس سپیڈ سے دھڑکا کہ وہ اندازہ نہ لگا سکی کہ محبوب کی قربت اتنی خوفزدہ ہوتی ہے

Posted On Kitab Nagri

حال

درختوں کے بیچ و بیچ ٹائیگر آج کالی پیٹ شرٹ پہنے، آج اس کے چہرے پر کوئی نقاب نہ تھا۔ بالوں کو جیل سے پیچھے کیے، ہاتھ میں پستول لیے محتاط سا کھڑا تھا۔ بادل اب سورج کو چھپا چکے تھے، اب پورے آسمان پر بادلوں کا راج تھا۔ یک دم وہ اپنی ایڑیوں ہر گھوما تو سامنے پریشہ جہانزیب ہاتھوں میں تیر لیے کھڑی تھی۔ وہ تیر اندازی کرتی ہوئی ادھر کو آگئی تھی۔ بادلوں نے مینہ برسانا شروع کر دیا۔

دونوں کی آنکھیں ملیں، پتوں کے پانی پینے کی آوازیں، ٹائیگر نے بے خوابی کی حالت میں پریشہ کا ہاتھ تھاما، ہواؤں کا مسلسل شور جاری تھی، ہاف سیلو یز والی کالی شرٹ پہنے وہ آج کسی خواب میں تھا، بادلوں نے گرجنا شروع کر دیا جیسے محتاط ہونے کے لیے کہہ رہے ہو، ہریشہ نے اپنا تیر نیچے پھینک دیا، آندھی نے اپنا کام شروع کیا، ٹائیگر نے اس کے ہاتھ کو تھاما، درخت اب جھوم رہے تھے، پریشہ چہرے پر نقاب پہنے آج کسی اور دنیا میں تھی، پانی کی بوندیں اب خشکی کو تری میں بدل رہی تھی، بارش ان دونوں کے اوپر گر رہی تھی، پتے اب اپنی ٹہنیوں سے الگ ہو رہے تھے، پریشہ کا نقاب بھیگ چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

درخت کی اوٹ میں بیٹھا لو اور ڈھائی فٹ کا گل خان اس سب منظر کو حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔ گل خان بار بار اپنی آنکھیں ملتا اور دوبارہ سے دیکھتا کہ شاید اب خواب ٹوٹ جائے لیکن وہ حقیقت تھی۔ پریشہ اور ٹائیگر کھوئے ہوئے تھے، پتوں نے رقص کرنا شروع کر دیا تھا۔ گل خان ساکت ہو گیا اس کی نظر کچھ بھانپ چکی تھی۔ اس نے منہ پر ہاتھ رکھا، اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔ اس نے اپنی آنکھوں کو بند کیا اور پھر سے کھولا لیکن اس کا شک اب یقین میں بدل چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یک دم گولی کی آواز نے خوبصورت ماحول میں منخوسیت پھیلائی۔ وہ دونوں کسی خواب سے جاگے۔ ٹائیگر نے پریشے کا ہاتھ تھاما اور درخت کی اوٹ میں چھپ گئے۔ گل خان بھاگا جتنا اس سے بھاگا جاسکتا تھا

یک دم گولی کی آواز نے خوبصورت ماحول میں منخوسیت پھیلائی۔ وہ دونوں کسی خواب سے جاگے۔ ٹائیگر نے پریشے کا ہاتھ تھاما اور درخت کی اوٹ میں چھپ گئے۔ گل خان بھاگا جتنا اس سے بھاگا جاسکتا تھا۔ اس کا دامن کئی دفعہ جھاڑیوں سے اٹکا لیکن وہ فل سپیڈ سے بھاگتا گیا۔ پریشے کا ہاتھ ابھی تک ٹائیگر کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے ایک ہاتھ میں پستول پکڑا ہوا تھا اور ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ گولی صرف ایک ہی چلی تھی اب کسی بھی قسم کی آواز نہیں آرہی تھی۔ پریشے ساکت اور غیر متحرک تھی۔ اس کی نظر ابھی تک ٹائیگر سے نہیں ہٹی تھی۔ پانی کی بوندیں اب اپنی رفتار کم کر چکی تھیں، بادلوں نے بھی اب گرجنا بند کر دیا تھا۔ جب کافی دیر تک کوئی آواز نہ آئی تو ٹائیگر نے اپنا پستول دوبارہ سے پینٹ میں اڑیسا۔ نظروں کا زاویہ پریشے کی طرف ہوا، دونوں کی نظریں ٹکرائیں۔ پانی کی بوندیں اب درخت کے پتوں سے سرک رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد دور سے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی۔ ٹائیگر نے جھٹ سے پریشے کے ہاتھ کو اور مضبوطی سے پکڑا اور اس درخت کی اوٹ سے باہر نکلا۔ اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائی تو سامنے سے سردار ہاشم شاہ اور اس کے ساتھ دو تین آدمی آرہے تھے۔ گل خان ان سب کی رہنمائی کر رہا تھا۔ پریشے نے بھی اب کی بار ٹائیگر کے نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔ اس نے

Posted On Kitab Nagri

اپنا ہاتھ ٹائیگر کے ہاتھ سے نکالا، ٹائیگر سمجھ نہ پایا ہو کیا رہا ہے۔ پریشے نے اپنا نقاب درست کیا جو پہلے سے ہی درست تھا پھر اس نے ٹائیگر سے تھوڑا سا فاصلہ رکھ کے بولا

۔ "جاؤ یہاں سے"

آواز میں سرد مہری تھی۔ ٹائیگر تھوڑا مسکرا کر بولا

"کیوں؟"

پریشے نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی جانب دھکا دیا اور سرد مہری سے جواب دیا

۔ "تم دہشتگرد ہو اگر پکڑے گئے تو مارے جاؤ گے"

ٹائیگر کو اس سب کی توقع نہیں تھی۔ وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا اور سامنے ایک نظر ڈالی جہاں سے اب وہ لوگ قریب آرہے تھے اور پھر ایک نظر پریشے پر ڈالی اور چلا گیا۔ پریشے کی نظروں نے اس کا دور تک تعاقب کیا۔ آنکھوں میں آج بے چینی نہیں تھی، خوشگوار ماحول میں اسے اپنا آپ بھی پر سکون لگ رہا تھا

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا ہے ادھر؟ تم ٹھیک ہو؟"

سردار ہاشم شاہ کی آواز نے اس کی سوچ کا تسلسل توڑا۔ سردار ہاشم شاہ کے لہجے میں فکر تھی۔ انہوں نے پریشے کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔ ان کے ساتھ آئے ہوئے آدمی اب ادھر ادھر پھیل گئے گویا وہ کسی کو تلاش کرنے لگے۔

پریشے نے حیرانی سے سب کو دیکھا اور بولی

Posted On Kitab Nagri

"کچھ بھی نہیں ہوا ادھر اور مجھے کیا ہونا ہے۔ میں تو تیر اندازی کرنے آئی تھی ادھر "

وہ خود کو اب تک سنبھال چکی تھی۔ سردار ہاشم شاہ نے گل خان کی طرف اشارہ کیا اور بولے

۔ "گل خان نے بتایا یہاں گولی چلانے کی آواز سنائی دی ہے "

گل خان نے گر بڑا کر اپنی نظریں ادھر ادھر پھیری۔ پریشے نے ٹھنڈی سانس خارج کی اور بہت اطمینان سے بولی

"کچھ نہیں ہوا لا۔ میں نے بھی گولی کی آواز سنی تھی شاید کوئی شکاری تھی شکار کو پکڑنے کے لیے ادھر آگیا "

"لیکن بی بی یہاں اسے کونسا شکار ملنا ہے۔ یہاں تو دور دور تک کسی جانور کا نام و نشان نہیں ہے "

سردار ہاشم شاہ کے ساتھ آئے ہوئے آدمیوں میں سے ایک آدمی باادب انداز میں بولا تھا۔ پریشے نے ایک نظر ادھر ادھر دوڑائی اور سنجیدگی سے بولی

"یہاں پر پرندے موجود ہیں ہو سکتا ہے وہ ان کا شکار کرنے آیا ہوں۔ اب مجھے کچھ معلوم نہیں "

آخری جملہ گل خان کو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا گیا تھا

"چلو چلتے ہیں یہاں سے۔ تم لوگ بھی آجاؤ۔ ہو سکتا ہے کوئی شکاری ہی ہو "

سردار ہاشم شاہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولے۔ وہ پریشے جہاں زیب کو لے کر آگے کو ہوئے۔ گل خان نے بھی ادھر

ادھر دیکھا اور ان سب کے پیچھے چل پڑا

Posted On Kitab Nagri

ہونہ سکا کبھی ہمیں اپنا خیال تک نصیب

نقش کسی خیال کا لوح خیال پر رہا

کبھی غرور کا نشہ نہ سر پر طاری کر

مری بلا سے فقیری کر یا تاجداری کر

رات اپنا کام کیے ہوئے تھی۔ مدھم بتیاں سبھی گھروں کو روشن کیے ہوئے تھی۔ ایسے میں سردار عالمگیر کے قبیلے میں آج سب کے حساب و کتاب کا دن تھا۔ لاؤنج میں بلال شاہ اور سردار عالمگیر کے بولنے کی آوازیں جاری تھیں۔ دروازے کے ایک طرف دلنشین ابھی تک رو رہی تھی۔ کپڑے تبدیل کر چکی تھی اور چہرے پر مٹے میک اپ کے نشانات تھے۔ شاہینہ بی ایک جانب صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور اپنے اندر کی آگ کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ بلال شاہ دوپہر سے غائب تھا، خانم بی اور سردار اور نگزیب دونوں خاموش تھے۔ شاہینہ شاہ۔ آج خلاف توقع ان سب میں موجود تھا اور خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا

بلال شاہ کی دلہن شہر و نا کمرے میں اس کے انتظار میں تھی۔ لاؤنج میں اب سبجان شاہ صبح والے حلیے میں داخل ہوا۔

"بابا بس کریں اب میں اپنی بیٹی کی زندگی اب برباد نہیں کرنے دے سکتا"

سبجان شاہ کی آواز نے ماحول میں تناؤ پیدا کر دیا۔ شاہینہ بی اس بات پر تلخی سے مسکرائی اور رخ موڑ گئی

Posted On Kitab Nagri

"بس کرو سبجان شاہ۔ اس سے پہلے تو تمہیں اپنے بچوں کی یاد نہیں آئی کبھی"

۔ سردار عالمگیر نے تلخی سے کہا

"لیکن اب سے میں اپنے بچوں کا خیال رکھوں گا"

سبجان شاہ آگے بڑھے اور دلنشین کو گلے سے لگانا چاہا۔ دلنشین نے خود سے ان کو چھڑایا اور دروازے کے قریب دوبارہ سے روتے ہوئے کھڑی ہو گئی اب کی بار اس کے چہرے پر غصہ، نفرت سب کچھ تھا۔ سب نے اس عمل کو باخوبی دیکھا۔ سردار عالمگیر اور سردار اور نگزیب کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔ سبجان شاہ

سبجان شاہ کے چہرے ہر کرب کا سایہ پھیلا اور بے بسی سے بولے

"دلنشین میں تمہارا باپ ہوں"

اس آواز اور اس جملے کو سننے کے لیے وہ بہت تڑپی تھی۔ اپنے آنسوؤں کو چہرے سے صاف کیا اور تلخی سے مسکراتے ہوئے بولی

www.kitabnagri.com

"باپ۔ معلوم نہیں میں کب سے اس جملے کو سننے کے لیے میں بے تاب تھی لیکن اب نہیں"

"میرا کیا قصور تھا؟"

اس کی آواز میں درد اور دکھ کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس کی آنکھوں سے اب سیلاب بہہ رہا تھا۔ دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا اور ہچکیوں سے بولی

Posted On Kitab Nagri

کیا قصور تھا میرا؟ ہم نے آپ کا کیا بگاڑا تھا۔ آپ کو اماں سے محبت نہ تھی" (شاہینہ بی نے سختی سے اپنی آنکھوں کو بند کیا یہ آنسو روکنے کی ناکام کوشش تھی) "ہم سے تو محبت کی ہوتی۔ (بلال شاہ نے اپنا چہرہ کھڑکی کی طرف پھیرا) "ہم تو آپ کی اولاد تھے"۔ (سبحان شاہ نے سر جھکا لیا) "جو آپ کی زندگی سے دور چلے گئے جو آپ کو بیچ راستے میں چھوڑ گئے آپ ان کے لیے آج تک ہم سے دور رہے" (شاہینہ نے بے بسی سے اپنی ماں کو دیکھا) "کتنے سال ہم سب بہن بھائی آپ کے پیار کو ترسے (شاہینہ بی کی آنکھوں سے اب آنسو روانگی سے گر رہے تھے) "میں تو ہمیشہ خالی ہاتھ تھی۔ شاہینہ اپنی زندگی میں مگن (شاہینہ نے رخ موڑ کر دلنشین کو دکھ سے دیکھا) "اماں بلال بھائی کو قبیلے کا سردار دیکھنا چاہتی تھی اور مجھے خانم بی" (شاہینہ بی نے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا) "ہر کسی کو میرے سے مطلب ہے"۔ (سبحان شاہ دلنشین کے قریب ہوئے) "ہر کسی کو"۔ (وہ چلائی جتنا چلا سکتی تھی) "بلال بھائی اور اماں چاہتے ہیں خانم بی بن کر ان کے اشاروں پر چلو۔ میری خوشی سے کبھی کسی کو غرض نہیں رہا"۔

سبحان شاہ نے روتی آنکھوں سے اسے اپنے قریب کیا اور خود میں بھیج لیا۔ اس سب معاملے میں سردار اور نگزیب اور سردار عالمگیر خاموش رہے۔ دلنشین ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ اب کی بار اس نے اپنے باپ کو خود سے جدا نہیں کیا تھا۔ بلال شاہ آگے بڑھا اور دلنشین کو سبحان شاہ سے نرمی سے جدا کیا اور اس کے کمرے کی طرف اسے لے کے بڑھا۔ اس کا پورا جسم ہچکولے کھا رہا تھا۔ بلال شاہ نے جوتے کی نوک سے دروازہ کھولا اور سامنے موجود بیڈ پر اسے آرام سے بٹھایا اور سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس پکڑا اور اس کے منہ کو لگایا۔ دلنشین نے بنا کسی روک کے پانی پی لیا۔ بلال شاہ نے اسے لٹایا اور اس کے اوپر چادر دے دی۔ اس کے قریب بیٹھ کر اس کا سر ہلکے سے دبایا۔ کبھی کبھی ہم

Posted On Kitab Nagri

اپنے لفظوں سے زیادہ عمل سے یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ سامنے والا شخص ہمیں بہت عزیز ہے، محبت بھی وہی سچی ہوتی ہے جو عمل سے ہوں۔ بلال شاہ کچھ نہیں بولا

روز قیامت ہے میرا ہر روز حیات

حشر ہوں، اور خود اپنے اندر برپا ہوں

جب اسے یقین ہو گیا کہ دلنشین سو گئی ہے وہ دھیمے سے اس کے قریب سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکلا۔ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے اس نے لائیٹ آف کی۔ وہ لاؤنج میں آیا، سبھی وہاں موجود تھے سوائے سردار عالمگیر کے۔ بلال شاہ نے ٹیبل سے اپنا سیل فون اٹھایا اور شاوینز کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"اٹھو اور جا کر سو جاؤ"

لہجہ میں نہ تو نرمی تھی اور نہ ہی سختی۔ اس کا رخ اب اپنے کمرے کی طرف تھا جہاں آج ایک وجود اس کے انتظار میں تھا۔ شاہینہ بی کی نظروں نے بلال شاہ کا تعاقب کیا۔ اس نے آج ایک دفعہ بھی اپنی ماں کو نہیں پکارا تھا اور یہ بات شاہینہ بی کو بے چین کیے ہوئے تھی

www.kitabnagri.com

کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی بیڈ کے نیچے وینچ گھونگھٹ اوڑھے اس کی بیوی شہر ونا بیٹھی تھی۔ بلال شاہ نے اپنا سیل فون ٹیبل پر رکھا اور صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

"بیڈ خالی کرو مجھے سونا ہے"

Posted On Kitab Nagri

وہ مصروف سا بولا تھا۔ بیڈ پر بیٹھے وجود نے اپنا گھونگھٹ اٹھایا نہ چاہتے ہوئے بھی بلال شاہ کی نظر اس پر ٹھہری۔ اس نے زیادہ میک اپ نہیں کیا ہوا تھا۔ جیولری کے نام پر اس نے صرف ہار اور جھمکے پہنے ہوئے تھے۔ متناسب نین نقوش کی حامل وہ اپنے اندر کشش رکھتی تھی۔ بلال شاہ نے سر جھٹکا، اپنے جوتے اتارنے میں دوبارہ مصروف ہو گیا۔ شہر و ناٹھی اس نے بیڈ کی چادر کو جھاڑا۔ بلال شاہ فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔ آج کا دن تھکا دینے تھا۔

کس طرح لوگ اٹھ کر چلے جاتے ہیں چپ چاپ

ہم تو یہ دھیان میں لاتے ہوئے مر جاتے ہیں

شہر و ناٹھی کو جھاڑتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ اس کی زندگی بھی کیا رنگ لائے گی۔ وہ باہر ہونے والی ساری گفتگو سن چکی تھی۔ اس کی آنکھیں بے چینی کا شکار تھی۔ بلال شاہ جب فریش ہو کر باہر آیا تو وہ ابھی تک سوچوں میں گم تھی۔ بلال شاہ نے اگے بڑھ کر بیڈ کی چادر تھامی اور اسے بچھانا شروع کر دیا۔ شہر و ناٹھی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔ وہ شرمندگی سے شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنا ہار گلے سے اتارنے لگی۔ بلال نے اب دھیان دیا کہ وہ لہنگے میں نہیں بلکہ سفید فراق پہنے ہوئے تھی۔ وہ لیٹا اور لائٹ آف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس نے سامنے شیشے میں اسے جھمکے اتارتے ہوئے دیکھا اور اپنے بازو کو آنکھوں پر رکھتے ہوئے بولا

۔ "لائٹ آف کر دینا بعد میں"

آواز میں حکم نہیں تھا اور نہ ہی درخواست

"جی ٹھیک"

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ کے کانوں میں اس کی رس بھری آواز گونجی۔ لیکن اس نے پھر بھی اپنی آنکھوں سے باز نہ ہٹایا۔ وہ دھیمے سے لہجے میں بولی تھی

ہر چند راگھ ہو کے بکھرتا ہوں راہ میں

جلتے ہوئے پروں سے اڑا ہوں مجھے بھی دیکھ

رات اپنا کام کیے ہوئے تھی ایسے میں وادی زمر سے باہر نکلتی ہوئی سفید گاڑی کی ہیڈ لائٹس چمک رہی تھی۔ گاڑی ڈرائیور کرتی دانیل منہ میں چیونٹے رکھے بے دھیانی سے گاڑی ڈرائیور کر رہی تھی۔ ساتھ والی سیٹ پر سبستین گنگھریا لے بالوں کو ہاتھوں سے سیدھا کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ وہ کافی بیزار سا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دانیل کی طرف متوجہ ہوا اور بولا

"دانیل تم نے کہا تھا کہ ہم سردار ہاشم شاہ کو بتا کر وادی زمر سے نکلے گے تو منصوبہ تبدیل کیوں کیا؟"

بیزار سے لہجے میں کہا تھا۔ دانیل نے اپنے بالوں سے پن کو نکالا اور بالوں کو کھلا چھوڑ دیا

"منصوبہ میں نے بنایا تھا تو تبدیل بھی میں نے کر دیا"

وہ ڈرائیونگ میں محو ہوئی۔ سبستین نے اپنے ابرو اٹھائے اور ناگواری سے بولا

Posted On Kitab Nagri

"ہننننن آدھے راستے میں"

سبتین اب گاڑی سے باہر دیکھ رہا تھا

سردار عالمگیر کے قبیلے میں سفید بتیاں روشن تھیں۔ عجیب ہو کا عالم تھا۔ شاہینہ بی کندھوں پر چادر رکھے ہوئے باہر لان میں چہل قدمی کر رہی تھی۔ نرم گھاس پر ننگے پاؤں چل رہی تھی۔ چہرے پر بے چینی تھی، کانوں میں چمکتے آویزاں رات کی روشنی میں مزید خوبصورت لگ رہے تھے

ہر کسی کو میرے سے مطلب تھا۔ "شاہینہ بی کے کانوں میں دلنشین کی آوازیں گونج رہی تھی۔ اپنے ہاتھوں کو" ایک دوسرے سے باہم ملایا اور لان میں پھیلے سبزے کو دیکھنے لگی۔ "میری خوشی سے کسی کو کوئی مطلب نہیں تھا" دلنشین کی باتوں نے آج ہلادیا تھا۔ شاہینہ بی نے اپنے قدموں پر نظر جھکائی، آنکھوں کو بند کیا اور خود سے بڑبڑائی

کیا میں خود غرض ہوں؟ "خود سے ہی سوال پوچھ رہی تھی۔ سامنے سے آتے بلال شاہ نے ان کی توجہ اپنی طرف محو کر دی۔ سفید ٹی شرٹ پر کالی جیکٹ پہنے ہوئے اور بالوں کو اچھے سے سلجھایا ہوا تھا۔ وہ دھیمسا چلتا ہوا شاہینہ بی کے پاس کھڑا ہوا اور بنان کی طرف دیکھے بولا

"رات کافی ہو گئی ہے آپ اندر چلی جائے"

آواز میں شاہینہ بی کے لیے فکر نہیں تھی۔ شاہینہ بی نے آرام سے بولی

"ہممم جانے ہی لگی تھی۔ ایک بات پوچھو؟"

Posted On Kitab Nagri

اجازت مانگی گئی تھی

"نہیں

لفظی جواب دیے بلاج شاہ اندر کی طرف بڑھا۔ پیچھے کھڑی شاہینہ بی ساکن تھی، منجمد تھی۔ کوئی ان کے ساتھ نہیں تھا کوئی بھی نہیں

رات کی سیاہی ہر چیز کو اپنے لپیٹ میں لیے ہوئے تھی۔ ایسے میں پریشے سر پر دوپٹہ لیے ہوئے اپنے کمرے کے ایک کونے میں جائے نماز بچھائے ہوئے سجدے میں رو رہی تھی

۔ "میرے اللہ میں کیسے کسی نامحرم کو اپنا ہاتھ پکڑا سکتی ہوں؟ میں بے حیائی کا مرتکب ہو گئی"

ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ ایسے لوگ بھی بہت خوش نصیب ہوتے ہیں جو گناہ کے بعد اپنے رب کے حضور توبہ کرتے ہیں

"کیوں کیوں آخر کیوں۔ میں اپنے وطن سے غداری کرنے والے شخص سے کیسے محبت کر سکتی ہوں"

"محبت کی نہیں جاتی یہ تو ہو جاتی ہے"

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا تھا آج؟"

حیدر کالی ٹی شرٹ پہنے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے ٹائیگر پر چلا رہا تھا جو ہر چیز سے بے نیاز موبائل۔ فون میں مصروف تھا۔ حیدر اس کی حرکتیں اس کو بتا رہا تھا۔ لاؤنج کے ایک طرح صوفے پر زونیشہ بیٹھی ٹائیگر کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی

"اگر میں آج گولی نہ چلاتا تو تمہیں تو کچھ خبر ہی نہیں ہونی تھی"

ناگواری سے حیدر نے بات مکمل کی تھی

"ہاں بھی تم نے مجھ پر یہ جو احسان کیا ہے وہ میں نہیں بھولو گا۔ بس یہی سننا تھا"

ٹائیگر بھی اسی کے انداز میں بولا

"تم اپنی غلطی کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ اس کا ہاتھ تھامے بارش کے مزے لوٹ رہا تھا"

منہ کو ٹیڑھا بنا کر حیدر نے اس کی حرکت اسے یاد دلانی

www.kitabnagri.com

"او ویار بخش دے مجھے۔ اپنے کاموں پر فوکس کرو تم دونوں"

ٹائیگر اکتائے ہوئے لہجے میں بولا۔ زونیشہ صوفے سے اٹھی۔ اس نے گھنٹوں تک آتی فراک پہن رکھی تھی اور

گلے میں دوپٹہ لیے ہوئے تھی۔ اس نے سامنے میز پر رکھے اپنے پرس سے تصاویر نکالی اور ٹائیگر کے ہاتھ میں

تھماتے ہوئے بولی

Posted On Kitab Nagri

"یہ دیکھ لو۔ یہ تصاویر باس نے بھیجی ہے"

ٹائیگر نے پہلے تو نہ پکڑی مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے انہیں دیکھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ تصاویر دیکھ رہا تھا اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔ حیدر اس کے تاثرات دیکھ کر اور بد مزہ ہو رہا تھا

ایک تصویر میں اس کی اور پریشے کی تصویر سائیڈ سے لی گئی تھی جہاں ایک بچہ درخت کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس بچے کی شکل دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ دوسری تصویر میں صرف اسی بچے کی تصویر لی گئی تھی۔ پٹھان رنگ و روپ رکھے وہ بچہ بہت محویت سے منہ پر ہاتھ رکھے سامنے دیکھ رہا تھا۔ اس سے اگلی تصویر میں ٹائیگر نے پریشے کا ہاتھ دیکھا ہوا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے

"یہ یہ باس نے تصاویر لیں ہیں؟"

بولتے ہوئے ٹائیگر کا لہجہ حیران تھا

"جی جی بادشاہ سلامت"

حیدر جل کر بولا۔ زونیشہ اب مطمئن سی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی

ٹائیگر نے اپنی ٹانگوں کو سامنے رکھے میز پر قینچی کی طرح

ملا یا اور کچھ سوچنے لگا اور پھر خود ہی بڑبڑایا

"اچھا ہوا! نہیں پتہ چل گیا"

Posted On Kitab Nagri

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور ریلیکس ساحیر کی طرف دیکھ کر بولا

"تمہارے کام کا کیا بنا؟ کیا سب اچھا ہو گیا"

کوڈور ڈنگ میں پوچھا تھا

حیدر نے زونیشہ کی طرف دیکھا جواب بے نیاز سی اپنے موبائل فون میں مصروف ہو گئی تھی۔ ٹائیگر نے ان دونوں کی طرف دیکھا اور حیدر کی طرف ابرو اٹھائے۔ حیدر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ ٹائیگر نے شکر ہے کا دھیمے سے نعرہ لگایا لیکن وہ دونوں سن چکے تھے۔ زونیشہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی

ماضی

بارش سب کچھ تروتازہ کیے ہوئے تھی۔ ماحول کی خوشگوار سی نے انسانوں کی طبیعت پر بھی خوشگوار اثر ڈالا تھا۔ گھٹنوں تک آتی سکرٹ پہنے اور ساتھ سفید پاجامہ پہنے، سر پر اچھی طرح حجاب لپیٹے وہ آج کافی دل لگا کر تیار ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ بہرام شاہ سفید شلوار قمیض پہنے اور آنکھوں میں آج چمک تھی، کچھ پالینے کی چمک۔ وہ دونوں قدم سے قدم ملائے تنگ گلیوں سے گزرتے ہوئے مسجد کے سامنے کھڑے ہوئے۔ وہ مسجد چھوٹی نہیں تو بڑی بھی نہیں تھی۔ جو لیا کو یاد تھا کہ اس کی بوا سے کبھی مسجد کے پاس نہیں گزرنے دیتی تھی۔ بہرام شاہ نے مسجد کے اندر قدم رکھا، جو لیا نے اپنی شرٹ کا دامن منطبوطی سے تھام لیا

Posted On Kitab Nagri

جولیا کو یاد تھا کہ اس کی بوا سے کبھی مسجد کے پاس نہیں گزرنے دیتی تھی۔ بہرام شاہ نے مسجد کے اندر قدم رکھا، جولیا نے اپنی شرٹ کا دامن مضبوطی سے تھام لیا۔ ہوائیں رقص کر رہی تھی، جولیا نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے کوئی جارہا تھا تو کوئی ہریشان کھڑا تھا۔ جولیا نے سامنے دیکھا، مسجد کا دروازہ کھلا تھا سامنے مسجد خالی تھی، صرف دو آدمی صفائی کر رہے تھے۔ دروازے کے دائیں اور بائیں جانب عربی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ جولیا کو سمجھ نہیں آئی عربی زبان میں کیا لکھا ہوا؟ جولیا نے بہرام شاہ کی طرف دھیان دیا جو اس کے پاؤں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جولیا نے بھی اس کے نظروں کے تعاقب میں اپنے قدموں کی طرف نظر دوڑائی۔ وہ لیدر کے نیلے اور سنہری رنگ کے جوتے پہنے ہوئے تھی۔ بہرام شاہ نے جولیا کی طرف دیکھا اور پھر اپنے قدموں کی طرف اس کی توجہ مبذول کروائی۔ جولیا نے بہرام شاہ کے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ ننگے پاؤں تھا اس کا صاف مطلب تھا جوتے اتار کر اندر جانا تھا۔ جولیا نے گڑبڑا کر جوتے اتارے، وہ جب چرچ جاتی تب بھی جوتے اتارتی تھی لیکن آج اس نے دھیان ہی نہیں دیا۔ اب وہ دونوں اندر داخل ہوئے، جولیا کے چہرے پر حیرانگی اور خوف کے اثرات تھے۔ بہرام شاہ کے تعاقب میں وہ چلتی جا رہی تھی۔ بہرام شاہ اسے مسجد کے دائیں جانب بنے ایک چھوٹے سے کمرے کی طرف لے کر بڑھا۔ جولیا نے دیکھا کہ ان صفائی کرنے والوں میں سے کسی نے انہیں نہیں دیکھا تھا وہ اپنے ہی کام میں مصروف رہے۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام شاہ نے اس کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا اور کچھ دیر کے بعد دروازے کو ہلکا سا ناک کیا۔ آواز اتنی دھیمی تھی کہ پاس کھڑی جو لیا نے بس اس کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے ہاتھ دیکھا تھا۔ اسی وقت اندر سے میٹھی لیکن رعب دار آواز آئی

"آ جاؤ"

جو لیا حیران ہوئی تھی کہ ہلکی سی دستک بھی اندر بیٹھا شخص سن چکا ہے۔ بہرام شاہ نے دروازہ کھولا اور پہلے خود داخل ہوا اور پھر جو لیا کو اشارہ کیا۔ ان دونوں نے ابھی تک کوئی بات نہیں کی تھی۔ جو لیا اندر داخل ہوئی تو اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی، دیوار کے پاس ایک جانب سفید داڑھی والے بزرگ ہاتھ میں کوئی کتاب اور آنکھوں پر عینک لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ نیچے فرش پر قالین بچھا ہوا تھا اور اس بزرگ کے دائیں جانب کتابوں کی چھوٹی سی لیکن پیاری شیف بنی ہوئی تھی۔ بہرام شاہ نے آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ چوما اور بلند آواز میں بولا

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

ان بزرگ نے کتاب کو شیف پر رکھا، عینک کو اپنے بائیں جانب رکھے اس کے بکسے میں ڈالا اور اسی بلند آواز سے بولے

"و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

بہرام شاہ اب ان کے سامنے بیٹھ چکا تھا، جو لیا بھی بہرام شاہ سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھ گئی۔ اس بزرگ نے بہرام شاہ کو دیکھنے کے بعد جو لیا کو ایک نظر دیکھا اور پڑھا

Posted On Kitab Nagri

وَقُلْ لِلَّهِ مِائَةُ مِائَةٍ مِّنْهُ يَخُفُّ عَنْ رَّعْيِهِ ۚ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

وَلَا يَبْذُرُونَ زُرِّيًّا يُنْتَهَضْنَ

وَلَا يَـُٔوْضَ رَبِّ ۚ نَجْمٌ مُّهِينٌ عَلَىٰ جُيُوسٍ ۖ بَهِينٍ ۖ

(سورہ النور آیت 31)

جولیا کو سمجھ نہیں آیا کہ انہوں نے کیا بولا ہے۔ بہرام شاہ نے سر کے اشارے سے اس کے دوپٹے کی طرف اشارہ کیا۔ جولیا نے اپنے دوپٹے کی طرف دیکھا اور ہر ابرو اٹھائے یعنی دوپٹے تو میرے سر پر ہے پھر کیا مسئلہ

اور کہہ دے ایمان والیوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں"

اور نہ اپنی زینت ظاہر کریں

”اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینے پر ڈال لیں۔“

بزرگ نے اردو میں بولا۔ اب کی بار جولیا کو سمجھ آئی اس نے جلد از جلد دوپٹے کا پلو اٹھایا اور اس سے اچھی طرح خود کو ڈھانپنے کی کوشش کرنے لگ گئی لیکن وہ دوپٹہ پھسل رہا تھا۔ جولیا نے اسے دائیں ہاتھ سے تھام کر رکھا۔

تھوڑی دیر بعد بزرگ بولے

"هل يقبل الإسلام طوعاً؟"

پھر خود ہی اردو میں بولے

Posted On Kitab Nagri

"کیا اسلام اپنی مرضی سے قبول کیا جا رہا ہے؟"

جولیا کو دیکھے بنا بولا گیا تھا یہ جملہ

جولیا نے اثبات میں سر ہلایا لیکن جب دیکھا کہ وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہے تو دھیمی سے بولی

"جی۔"

"لَا كَرْهَ فِي الدِّينِ ۚ" ﴿١٠٥﴾

اسلام میں کوئی جبر نہیں "(سورۃ البقرہ 256)"

انہوں نے اونچی آواز میں کہا۔ جولیا نے اپنے سر کو جھکایا اور پھر اپنے دوپٹے کو دوبارہ سے پکڑنے لگی جو ٹک ہی نہیں رہا تھا

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

www.kitabnagri.com

جولیا کو سمجھ نہیں آئی تھی ان کی بات۔ بزرگ دوبارہ سے بولے

"جاؤ بیٹا وضو کر کے آؤں"

آواز میں نرمی تھی

Posted On Kitab Nagri

جولیانے بہرام شاہ کی طرف دیکھا اسے تو وضو بھی نہیں کرنا آتا تھا۔ ان بزرگ نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ جولیا اٹھی اور رخ موڑ کر دروازے کی جانب دیکھا ایک لڑکی کالا عبا پہنے اور کالا ہی حجاب لیے وہ مکمل نقاب میں تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ بھی ڈھانپ رکھے تھے۔ جولیا اس کے قریب آگئی۔ وہ لڑکی بنا کوئی بات کیے اسے مسجد کے بائیں جانب بنے نل کے پاس لے گئی وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس لڑکی نے اپنے ہاتھوں سے دستانے اتارے، جولیانے دیکھا کہ اس کے ہاتھ بہت خوبصورت تھے، لمبی لمبی مخروطی انگلیاں تھیں، ناخن چمک دار اور خوبصورت تھے۔ اس لڑکی نے بنا کوئی بات کیے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جولیا اس کے ساتھ بیٹھ گئی، اس لڑکی نے پہلے اپنے ہاتھوں کو اچھے سے دھویا۔ جولیانے بھی ہاتھ دھوئے۔ اس لڑکی نے اب اپنا نقاب اتارا۔ جولیا حیران ہوئی وہ اس سے 1 سال چھوٹی ہوگی لیکن اس کا چہرہ شفاف اور چمکدار تھا۔ اس کے چہرے پر ایک بھی داغ نہ تھا، روشنی اور نور سے منور تھا اس کا چہرہ۔ وہ بنا کچھ بولے اب کلی کرنے لگی۔ جولیانے بھی اس کے پیچھے پیچھے وضو کرنا شروع کر دیا۔ کسی عضو کو جولیا اچھے سے نہ دھوتی تو وہ مسکرا کر اپنا بھی وہی عضو دوبارہ دھولیتی۔ اس کی مسکراہٹ جولیا کو بہت پسند آئی۔ اب وضو مکمل ہونے کے بعد اس نے دوبارہ سے نقاب کیا تو جولیانے بھی اپنے دوپٹے سے چہرے اور سر کو اچھے سے ڈھانپ لیا۔ اس سب میں وہ لڑکی ایک دفعہ بھی نہیں بولی تھی۔ وہ لڑکی اب اسے دوبارہ سے اسی کمرے میں واپس چھوڑ گئی۔ جولیا بیٹھ گئی تو بزرگ بولے

"پڑھو بیٹا"

آواز میں نرمی تھی۔ جولیا متوجہ ہوئی

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ"

Posted On Kitab Nagri

جولیا ان کے پیچھے پڑھتی گئی۔ ایک خوشگوار احساس کے زیر اثر وہ پڑھ رہی تھی، اسے لگا اس کا سینہ کھلا ہے اور اس کے اندر یہ کلمات داخل ہو رہے ہیں، ارد گرد کا منظر دھندلا گیا تھا، اس نے آنکھیں بند کر لیں وہ کلمات اسے ذہنی سکون فراہم کر رہے تھے، جولیا کو نہیں یاد تھا کب وہ اتنی پرسکون رہی ہے لیکن اب وہ پرسکون تھی، اس نے اپنا دائیں ہاتھ اپنے پہلو میں گرالیا تھا، چہرے پر دوپٹہ ٹک چکا تھا، اب دوپٹہ سرک نہیں رہا تھا اور جولیا کی زندگی کا وہ پہلا لمحہ تھا جس لمحے جولیا نے سوچ لیا تھا کہ

سأرتدي الحجاب الشرعي.

"میں شرعی پردہ کروں گی"

اب وہ مسلمان ہو چکی تھی۔ سب سے بڑی ڈگری اور اعزاز حاصل کر چکی تھی

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے اس قدم سے اس کی نسل سدھرنے والی تھی۔ بہرام شاہ کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ تھی، پرسکون اور مطمئن تھا وہ۔ جولیا نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں، وہ بزرگ اب شیلف سے کتاب پکڑ رہے تھے اور پھر اسے جولیا کے ہاتھوں میں دیا اور بولے

"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ"

بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن" (سورۃ الحجرات آیت نمبر 9)

وہ شفاف اور پاک جلد والی موٹی سی کتاب تھی۔ جولیا کو محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ سب وہ خواب میں دیکھ رہی ہے لیکن جولیا کے خواب اتنے حسین نہیں ہوا کرتے تھے

Posted On Kitab Nagri

جولیانے اس کتاب کو پیار اور نرمی سے تھاما، اس کتاب کو تھامتے ہی جولیا کا دل زور سے دھڑکا کیا وہ اس کتاب کو پڑھنے کی حق دار ہے؟

بزرگ آنکھیں بند کیے بولے

۔ "قرآن کریم تمام مسلمانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے"

بہرام شاہ نے اب اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔ جولیا جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔ بزرگ اونچی آواز میں بولے

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

بہرام شاہ نے ادب سے جواب دیا

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

جولیانے کوئی جواب نہ دیا وہ اپنا دپیٹہ درست کرنے میں مصروف تھی۔ بزرگ کی آواز گونجی

وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَجِوَابًا حَسَنًا مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا (سورۃ النساء آیت 86)

ترجمہ

اور جب تمہیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے، تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو، یا جواب میں وہی کہہ دو۔ "

"بے شک اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کا پورا حساب کرنے والا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

جولیا کو تھوڑی شرمندگی ہوئی وہ جو بھی بات عربی میں کرتے پھر اس کا ترجمہ کر کے جولیا کو سمجھاتے تھے۔ جولیا شرمندگی سے سر جھکا کر بولی

"وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ"

بزرگ نے سر کو خم کیا اور شیلف سے کتاب پکڑ کر پڑھنے لگے۔ جولیا اور بہرام شاہ کمرے سے باہر نکلے۔ بہرام شاہ نے باہر نکلتے ہی دروازے کو آرام سے بند کر دیا۔ جولیا خام خیالی میں آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے مسجد سے باہر نکل کر جوتے پہنے۔ ابھی وہ مسجد کے دروازے کے باہر ہی تھے کہ بہرام شاہ اس سے تھوڑا فاصلہ رکھتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ جولیا نے اسے ایک نظر دیکھا اور اپنے دوپٹے کو صیغ کرنے لگی۔ بہرام شاہ دھیمے سے بولا

"کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟"

ہوار قص کرنا بند ہو گئی تھی، جولیا کا سانس رکا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سونیا کو غائب ہوئے تین دن ہو گئے تھے اور اس کا ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوا تھا۔ دن بدن سردار عالمگیر اور سردار اور نگزیب کی سونیا کے لیے نفرت بڑھتی جا رہی تھی۔ خانم بی پر الزام تھا کہ انہوں نے اسے بھگایا اور اسی وجہ سے سردار اور نگزیب نے اس سے اپنا کمرہ الگ کر لیا تھا۔ سبحان شاہ ہر وقت اپنی کھوئی ہوئی بیگم کے غم میں رہتا تھا اس کا غم کسی صورت کم نہیں ہوتا تھا۔ دن بدن شاہینہ بی کی نفرت پر شخص کے لیے بڑھتی جا رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

حال

سکندر پیل کے پیڑ کے نیچے اپنے ہاتھوں کا تکیہ بنائے سر ٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔ ذہن پر ہادیہ سوار تھی جو کچھ دن پہلے آئی لیکن پھر علی کو ساتھ لیے چپکے سے چلی گئی۔ اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی محبت سنبھالے یا ہادیہ کی محبت میں خود کو ڈبو دے۔ ہوا دھیمی دھیمی چل رہی تھی۔ سامنے سے آتا گل خان آج نئے رنگ بکھیرے ہوئے تھا۔ ہاتھ میں شاپر پکڑا ہوا تھا اور سر پر تیل اچھے سے لگائے، بالوں کی مانگ نکالے ہوئے تھا۔ تیل اتنا زیادہ اس کے سر پر لگا تھا کہ دور سے ہی وہ چمکدار محسوس ہو رہا تھا۔ وہ خفا خفا سا اپنے دھیان چلا جا رہا تھا۔

ٹیوب ویل کے پاس بیٹھا راسم دور سے ہی بولا

۔ "کیا بات ہے گل خان آج تمہارے گھر میں تیل کا ٹینکر آیا تھا"

مسکراتے ہوئے راسم نے اپنی بات پھینکی۔ دور سے ہی گل خان کے ماتھے پر تیوری چڑھی اور بولنے کی بجائے آگے کو چل پڑا۔ راسم کے ساتھ بیٹھا ملازم بولا

www.kitabnagri.com

۔ "لگتا ہے آج گل خان کی مورے نے گل خان کو مارا ہے"

گل خان نے اس بات کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ سکندر یہ بات نوٹس کی کہ وہ شاپر کو بار بار گھما رہا تھا جس کی وجہ سے اس شاپر کے اندر سے برتن کھٹکھٹنے کی آوازیں آرہی تھی اور وہ غصے میں جا رہا تھا۔ گل خان ڈیرے کی طرف مڑ گیا۔ سکندر دوبارہ سے اپنے خیالوں میں مگن ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

صبح کی روشنی ابھی پھوٹ رہی تھی جب گاڑی کے ٹائروں نے چرچر کیا۔ دانیل نے بو جھل آنکھوں سے گاڑی روکی۔ سبتین تو گھوڑے، گدھے اور مرغیاں سب کچھ بیچ کر سویا تھا۔ دانیل نے گاڑی سے نیچے اتر کر دیکھا۔ وہ لوگ وادی زمر سے دور آچکے تھے اور تھوڑی دور سردار عالمگیر کا ڈیرہ تھا۔

دانیل نے سبتین کو کندھوں سے جھنجھوڑتے ہوئے اٹھایا

"اٹھو سبتین"

"کیا ہوا؟ بارش آگئی"

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ دانیل نے اس کے سر پر دو تھپڑ لگائے کبھی کبھی وہ ایک منٹ پہلے پیدا ہونے کا فائدہ اٹھاتی تھی۔

www.kitabnagri.com

"گدھوں کے سردار اٹھو۔ گاڑی کا ٹائر پنچر ہو گیا ہے"

سبتین نے منہ بسور کر کہا

"تم سے کوئی بھی کام ڈھنگ کا نہیں ہوتا۔ اب ٹائر پنچر کر دیا"

دانیل کی پیشانی پر بل پڑے

Posted On Kitab Nagri

خود تم گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہے تھے اور مجھے باتیں سنارہے ہو۔ چلو اٹھو۔ یہاں سے تھوڑی دیر کوئی آبادی " والی جگہ ہے۔ وہاں چلتے ہیں

۔ دانین اب گاڑی سے باہر نکل رہی تھی

"وہاں چلتے ہیں "

گاڑی سے نکلے ہوئے سبتین اس کی نقل اتار رہا تھا

سردار عالمگیر کے قبیلے میں آج سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ لاؤنج میں صوفے پر آڑی تر چھی لیٹی شاہینہ بی کی آنکھیں بے خوابی کا شکوہ کر رہی تھی۔ دلنشین آج کافی دنوں کے بعد سکون سے سوئی تھی۔ بلال شاہ کے کمرے میں ہلکی سی مدھم سی سورج کی روشنی جھانک رہی تھی۔ بلال شاہ نے کروٹ بدلی اور پھر آہستہ سے اپنے دائیں ہاتھ کو آنکھوں پر رکھتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ آنکھوں کو ہلکا سا مسلا اور پھر سامنے دیکھا تو گھڑی کی سوئیاں 10 بج رہی تھی۔ جلدی سے اٹھا اور پاؤں میں جوتاڑیسا

"آج کافی دیر تک سویا رہا ہوں"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور پھر کسی خیال کے تحت کمرے میں نگاہ دوڑائی۔ اسے یاد آیا کہ رات ایک وجود اس کے ساتھ تھا لیکن اب شہر و نا کمرے میں موجود نہ تھی۔ لاپرواہی سے کندھے اچکائے اور واش روم کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھی طرح فریش ہونے کے بعد باہر نکلا تو الماری میں اس کے تمام ڈریس استری ہوئے تھے۔ ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ سب ہی ڈریس استری ہوں۔ ملازمہ سے اس کی اماں اس کے کپڑے استری کرواتی تو روز کے چار سوٹ کرواتی تھی۔ بلال شاہ نے ڈارک نیلے رنگ کا سوٹ نکالا

وہ اچھی طرح تیار ہو کر نیچے آیا تو سامنے ڈائننگ ٹیبل پر سر پر کئی مختلف رنگوں کے امتزاج سے بنا ہوا دوپٹہ سر پر ٹکائے، پاؤں میں سلپرز پہنے اور ہلکے سے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے ہوئے، وہ میز پر کھانا لگا رہی تھی۔ میز پر ایک جانب بیٹھا شاویر شاہ اس سے باتیں کر رہا تھا اور وہ ہلکی سی مسکان سے جواب دے رہی تھی۔ بلال شاہ قدم قدم چلتا ان کے قریب آیا تو وہ پلٹی۔ بلال شاہ کو دیکھ کر تھوڑا سا گھبرائی اور پھر اپنے ہاتھوں کو مسلنے لگی۔ بلال شاہ شاویر کی متوجہ ہوا جواب کھانا نکال رہا تھا

"آج یونیورسٹی نہیں گئے؟"

شاویر نے پانی گلاس میں ڈالا اور آرام سے بولا

"نہیں، ابھی تھوڑی دیر میں نکلوا گا"

www.kitabnagri.com

وہ پھر سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ بلال شاہ نے اسے ایک نظر دیکھا اور بولا

"کیا تم نے رات کو کھانا کھایا تھا؟"

وہ پہلے بھی بڑے بھائی کی طرح اس سے سوال جواب کرتا تھا لیکن آج لہجے میں فکر تھی۔ شاویر نے نفی میں سر ہلایا۔ بلال نے ہاتھ کی انگلیوں سے پیشانی کو مسلا۔ کل پریشانی کی وجہ سے کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا

Posted On Kitab Nagri

اب وہ شہر ونا کی طرف متوجہ ہوا جو تھوڑا ہچکچار ہی تھی

"دلنشین کو اس کے کمرے سے بلا لاؤ

آواز میں سختی نہیں تھی

بلال شاہ نے ہاتھ سے دلنشین کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ شہر ونا نے اثبات میں سر ہلایا اور چلی گئی۔ دلنشین کے کمرے کے باہر کھڑی ہو کر ناک کیا تو اندر سے جھٹ "آ جاؤ" کی آواز ابھری۔ دیکھی سی چال چلتی ہوئی وہ کمرے میں داخل ہوئی۔ اے سی کی ٹھنڈی ہوانے اس کا استقبال کیا۔ دلنشین بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکائے اپنے بالوں کی چٹیا بنانے میں مصروف تھی۔ شہر ونا نے اپنی انگلیوں کو چٹخایا اور ہچکچاتے ہوئے بولی "السلام وعلیکم"

دلنشین نے اس کی جانب حیرانی سے دیکھا اور دھیمے سے بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وعلیکم السلام آپ کون؟"

شہر ونا نے زبان کو ہونٹوں پر پھیرا اور آہستگی سے بولی

"میں کل ہی ادھر آئی ہوں"

شہر ونا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اپنا تعارف کیسے کروائے۔ دلنشین نے اپنے ابرو اچکائے اور پھر سے سوال داغا

"آپ ہیں کون؟"

Posted On Kitab Nagri

"بلال شاہ کی بیوی"

اب کی بار جھٹ سے لیکن دھیمے سے جواب دیا تھا۔ دلنشین کے اعصاب پر سکون ہوئے اور مسکرا کر اس کے قریب جا کر کھڑی ہوگی

اچھا آپ بلال بھائی کی بیوی ہیں۔ سوری بھابھی میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ وہ دراصل رات کو طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ تو جلدی سو گئی

شہر و نا بھی مصدق دل سے مسکرائی اور بولتے ہوئے اس کا لہجہ میٹھا تھا

"کوئی بات نہیں۔ اب آپ اچھا محسوس کر رہی ہیں؟"

دلنشین نے اثبات میں سر ہلایا

"وہ بلال آپ کو بلا رہے ہیں باہر"

دلنشین کے لب مسکرائے۔ وہ اپنے شوہر کا نام لیتے ہوئے ہچکچارہی تھی، شاید اسے شرم آرہی تھی

دلنشین اس کا ہاتھ پکڑ کر بولی

"بھابھی آپ چلے میں آتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

شہر ونا نے اثبات میں سر ہلایا اور چلی گئی۔ دلنشین کو خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ اسے اچھی بھابھی اور اس کے بھائی کو اچھی بیوی ملی ہے۔ رات والے معاملے پر اس نے دوبارہ سوچا ہی نہیں تھا۔ وہ فریش ہونے کے لیے واش روم میں گئی۔

شاہینہ بی لاؤنج سے ڈائننگ ٹیبل تک آئی تو وہ حیران رہ گئی۔ بلال شاہ ناشتہ کر رہا تھا اور ساتھ بیٹھے شاویر سے تھوڑی گفتگو بھی۔ ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ بلال شاہ اس کے بغیر ناشتہ کریں۔ لیکن آج تو وہ بہت پر سکون سانوالے کھا رہا تھا۔ ملازمین اپنے اپنے کام کر رہے تھے۔ روز صبح کو ملازمہ اس سے پوچھ کر ناشتہ بناتی تھی اور آج ناشتہ بنا ہوا تھا۔ اس کی مرضی کے بغیر۔

شاہینہ بی کی نظر سامنے سے آتے وجود پر پڑی۔ اور اسی وقت شہر ونا کی نظر بھی اپنی ساس پر ٹھہری۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑی۔ وہ اپنی ساس کے پاس آئی اور اسی وقت بلال شاہ نے بھی اپنی ماں کی طرف دھیان دیا۔ شاویر نے سر کو جھٹک دیا اور دوبارہ سے کھانے میں مصروف ہو گیا۔ دونوں بھائیوں نے کھانے کے لیے نہیں بلایا تھا۔

"آجائے امی جان آپ بھی ناشتہ کر لیں"

www.kitabnagri.com

خوش دلی سے دعوت دی تھی شہر ونا نے

"یہ ناشتہ کس نے بنایا ہے؟"

سنجیدگی سے پوچھا گیا تھا

شہر ونا نے جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

"میں نے"

شاہینہ بی نے سخت نظر اس پر ڈالی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ پیچھے شہر و ناپریشان کھڑی رہی

"السلام وعلیکم"

دلنشین کی آواز ڈاننگ ٹیبل پر گونجی اور شہر و ناکا بھی خیال ٹوٹا اور وہ دلنشین کی طرف آئی

"وعلیکم السلام"

بلال شاہ نے مسکرا کر جواب دیا تگا۔ دلنشین بلال شاہ کے دائیں جانب بیٹھ گئی۔ شہر و ناکا اس کے سامنے پراٹھے رکھے اور خود کچن سے پانی لینے چلی گئی۔ دلنشین نے شاویرز کی طرف نظر دوڑائی اور بولی

"تم آج یونی کیوں نہیں گئے"

ابھی جاؤں گا۔" جواب جھٹ سے آیا تھا

"پراٹھا کھاؤں دلنشین"

شہر و ناکا نے پانی کا جگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے دلنشین سے کہا۔ دلنشین نے ایک لقمہ لیا اور شہر و ناکا کی طرف دیکھ کر بولی

"بھابھی آپ بہت اچھا پراٹھا بناتی ہیں؟"

مسکرا کر اس کی تعریف کی تھی۔ شہر و ناکا بھی دل سے مسکرائی۔ عین اسی وقت شاویرز بھی بولا

"سچ میں بھابھی آپ نے کمال کر دیا"

Posted On Kitab Nagri

شہر ونا نے مسکرا کر داد و وصول کی اور بلال شاہ کی طرف دیکھا کہ شاید اب وہ بھی اسے کچھ کہے لیکن بے سود۔ شاویرز اور دلنشین دونوں نے اپنے بھائی کی طرف دیکھا لیکن بلال شاہ کچھ نہ بولا

بلال شاہ اپنی کرسی سے اٹھا، اپنا موبائل فون اور گاڑی کی چابی پکڑی۔ عین اسی وقت شہر ونا کی آواز گونجی

"آج دوپہر کے لیے کیا بناؤ؟"

امید سے پوچھا گیا تھا

"میں دوپہر کا کھانا ڈیرے پر کھاتا ہوں"

جواب مصروف سا تھا۔ اس نے نظریں اٹھا کر شہر ونا کو دیکھا جس کا چہرہ بھجھ سا گیا تھا۔ تھوڑا توقف سے بولا

"شاویرز اور دلنشین کی پسند کا قورمہ بنا لو"

دلنشین اور شاویرز مسکرائے۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی پسند بتا گیا تھا

"جی ٹھیک ہے میں ڈیرے پر ہی بجھوا دوں گی"

شہر ونا کا چہرہ کھل اٹھا۔ بلال اب باہر کی طرف چلا گیا۔ دروازے تک پہنچ کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ دلنشین اب ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی اور شاویرز ہراٹھے سے نا انصافی کر رہا تھا۔ بلال شاہ دل ہی دل میں مسکرایا۔ آج اس کے بہن بھائی خوش تھے اس سے زیادہ خوشی اسے نہ تھی

Posted On Kitab Nagri

ابھی ان تینوں کے درمیان باتیں جارہی تھی جب سیڑھیوں سے بلال شاہ اترتا دکھائی دیا۔ شہر و نانے سر پر دوپٹہ اچھے سے ٹکاتے ہوئے کہا

"بلال بھائی"

بلال اپنے ہی دھیان میں تھا لیکن جب آواز کی طرف رکھ کیا تو ہنستی ہوئی وہ لڑکی اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ حیران ہو گیا۔ اس نے پہلے اسے نہیں دیکھا تھا

"جی"

اب وہ ڈائنگ ٹیبل کے قریب آگیا تھا

"میں آپ کے لیے ناشتہ لاؤں؟"

بلال کو تو سمجھ ہی نہیں وہ لڑکی ہے کون۔ شاوین نے بلال کی مشکل دور کرتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

۔ "بھائی یہ بلال بھائی کی زوجہ محترمہ ہیں"

اس نے زوجہ محترمہ پر زور دیا۔ بلال نے اپنے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارا اور بولا

"سوری بھابھی۔ میں رات کو دیر سے آیا تھا تو آپ کو پہچان نہیں سکا"

"کوئی بات نہیں"

Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرا کر بولی۔ بلاج نے بھانپا مسکرا کر اس کی عادت ہے وہ بہت خوش اخلاقی سے بات بیان کرتی ہے

"میں آپ کے لیے کھانا لاتی ہوں"

وہ جو تیار سا ہو کر اپنے کام پر جانے کے لیے تیار تھا اس کی خوش اخلاقی پر رک گیا۔ وہ اب کچن میں چلی گئی۔ بلاج شاہ دلنشین کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ کھانے میں بے مقصد چیچ دوڑا رہی تھی

"تم یونیورسٹی نہیں گئے؟"

بلاج شاہ نے شاویز سے پوچھا۔ شاویز نے ٹھنڈی آہ بھری اور بولا

"جانے لگا ہوں"

اب وہ اٹھ کھڑا ہو گیا۔ (پہلے کبھی کسی نے پوچھا نہیں اور آج سب پوچھ رہے ہیں) منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

"بھابھی پر اٹھے بہت اچھے بنے تھے اب دوپہر کا کھانا بھی مزے کا بنا لیجیے گا"

باہر لان میں جاتا ہوا شاویز اونچی اونچی بولتا ہوا جا رہا تھا

بلاج شاہ اب دلنشین کی طرف متوجہ ہوا

"سوری"

دھیمے سے بلاج شاہ بولا۔ دلنشین نے سر نہیں اٹھایا اور بولی

"کس لیے؟"

Posted On Kitab Nagri

جواب جھٹ سے آیا تھا

"ہر چیز کے لیے"

سر کو ہلکا سا جھکا کر بولا تھا

"میں نے آپ کی وجہ سے شادی نہیں توڑی تھی"

کچھ جتنا چاہا تھا دلنشین نے اسے

"جانتا ہوں"

بلانج نے سر کو اثبات میں ہلا کر کہا تھا

"پھر بھی سوری بول رہے ہیں"

سوال داغا گیا تھا

"خود پر پچھتاوا تھا"

سر کو ہلکی سی جنبش دے کر کہا تھا۔ دلنشین نے سر کو اٹھایا اور بلانج کی طرف دیکھ کر حیران سا پوچھا

"کس چیز کا"

بلانج نے ہاتھ سے اپنے سر کو ہلکا سا مسلا اور بولا



Posted On Kitab Nagri

"تمہارے سامنے کہنا کہ کسی اور سے پیار کرتا ہوں"

دلنشین نے رخ موڑ کر کہا

"مجھے کبھی برا نہیں لگا تھا"

"مجھے محسوس ہوا"

جواب جھٹ سے آیا

"ہر بات کو محسوس کرتے ہیں"

سوال داغا گیا تھا

"نہیں"

بے چین سے رخ پھیرا بلال نے اور کہا تھا۔ دلنشین نے بس ایک ہی لفظ کہا

"ہمممممممم"

بلال شاہ نے تھوڑی دیر بعد خود ہی کہا

اگر بلال رشتہ نہ توڑتا تو میں خود شادی سے انکار کر دیتا

"ہمممممممم"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دلنشین نے بس، ممم ہی کیا

بلال نے دوبارہ سے بات کا سلسلہ جوڑا

"بلال نے یہ سب سے اچھا فیصلہ کیا تھا"
"مممممم"

دلنشین نے پھر، ممم ہی کیا

"اسے یہ فیصلہ پہلے کر لینا چاہے تھا لیکن اس نے عین وقت کیا یہ بھی اچھا ہے"
بلال نے کچن کی سمت دیکھتے ہوئے کہا تھا
"مممممم"



دلنشین کے، ممم پر بلال اکتا گیا اور بولا

"کچھ کہوں گی نہیں"

"کیا کہوں؟"

جواب فوراً آیا

"کچھ بھی"

Posted On Kitab Nagri

جھٹ سے کہا تھا بلال شاہ نے۔ دلنشین نے اپنی شرٹ کا دامن پکڑا

"کچھ نہیں ہے میرے پاس کہنے کے لیے"

رخ موڑ کر کہا

"تمہیں برا لگا کہ میں نے تمہیں ریجیکٹ کیا"

"نہیں"

جواب فوراً آیا۔ بلال شاہ نے اپنے سامنے رکھے گلاس پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا

"سچ بتاؤ"

"ہاں لگا برا....."

دلنشین نے اپنی شرٹ کا دامن چھوڑ دیا تھا اب

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں جانتا تھا"

بلال شاہ ویسے ہی گلاس کی بیرونی سطح پر انگلی پھیرتے ہوئے بولا تھا

مجھے برا لگا کہ میں اتنی گری ہوئی ہوں مجھے لگا کہ میں بہت بد صورت ہوں جو آپ نے میرے سامنے ہی مجھے "

۔ "دھتکار دیا۔ کسی کی نظر میں میری کوئی عزت نہیں ہے

گلے میں آنسوؤں کا گولہ پھنسا ہوا تھا لیکن دل کی بات کہہ ڈالی

Posted On Kitab Nagri

"ایسی بات نہیں"

بلال شاہ نے اب گلاس سے نظریں ہٹائی تھی

"ہممم جانتی تھی ایسا ہی کہے گے"

دلنشین نے خود کو بے نیاز ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا

"تم نے بھی تو مجھے چھوڑ دیا کیونکہ تم کسی اور سے پیار کرتی تھی"

وہ ایک دوسرے کو دودب و جواب دے رہے تھے

"اعتراف پہلے آپ نے کیا تھا"

جواب جھٹ سے آیا

"رشتہ تمہارے اعتراف کرنے پر ٹوٹا تھا"

فورا ہی جواب آیا۔ دلنشین نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا

"ایک بات طے ہوئی"

بلال شاہ نے نظریں گھما کر پوچھا

"کیا؟"

Posted On Kitab Nagri

"یہی کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے نہیں پیار نہیں کرتے۔ ہمارا محبوب الگ الگ ہے "

دلنشین نے سچ بات کہی

" "ہاں ایسا ہی ہے "

بلال شاہ نے اعتراف کیا

"کیا ہم دونوں کو ہمارے محبوب ملے گے؟"

دلنشین نے سوال کیا

"تمہارا پتہ نہیں مجھے تو نہیں ملے گا"

بلال شاہ نے ہلکا سا درد بھرا مسکرا کر کہا

"کیوں"

تجسس تھا

"میں نے اس کی تلاش چھوڑ دی ہے"

اب بلال شاہ نے اپنا رخ کچن کی طرف کیا۔ جہاں سے اب پراٹھے کی خوشبو آرہی تھی

"مطلب "



Posted On Kitab Nagri

دلنشین نے نا سمجھی والے انداز میں کہا

"میں نے شادی کر لی ہے"

جواب جھٹ سے آیا تھا

"مذاق ہے؟"

پوچھا گیا تھا

"نہیں"

جواب دیا گیا

"پریشہ جہانزیب مان گئی؟"

سوال کیا

"اس سے شادی نہیں کی"

اپنے سر کو ہاتھ سے تھوڑا سا مسل کر بلاج نے کہا

"تو کس سے کی ہے؟"

حیرانی تھی لہجے میں



Posted On Kitab Nagri

"ایک ہے جو مجھے پسند کرتی تھی اور شادی کے بعد میں اسے پسند کرنے لگا ہوں"

نام اور اڈریس بتانے کی بجائے ان ڈائریکٹ بات کہی

"چاچو کو پتہ ہے؟"

اب کی بار بے چینی تھی سوال میں

"انہیں بتایا تھا لیکن انہوں نے یقین نہیں کیا"

افسوس نہیں تھا بلکہ کواپنے کیے پر

"اب کیا ہوگا؟"

یہ وہ سوال تھا جو دلنشین نے بہت بے بسی سے کہا تھا

"کچھ نہیں ہوگا"

دھیسے سے جواب دیا کیونکہ کچن سے شہر ونا آگئی تھی

"پراٹھے آگئے ہیں کھا لیجیے"

سامنے میز پر پراٹھے رکھتے ہوئے پر جوش انداز میں بولی

"شکریہ"

Posted On Kitab Nagri

بلانج نے لفظی جواب دیا اور شروع کر دیا کھانا۔ دلنشین وہاں سے اٹھی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ اس کا دماغ آج کچھ فریش تھا

"یہ تو بہت کمال کا ہے"

بلانج نے سچے دل سے تعریف کی

"شکریہ آپ کھائیے میں دوپہر کے کھانے کا بندوبست کرو"

وہ کہہ کر جا چکی تھی اور بلانج شاہ یہ بھی نہ کہہ سکا کہ ابھی تو دوپہر کے کھانے میں بہت وقت ہے

کہیں ہیں ہے کہیں بھی نہیں لہو کا سراغ"

"نہ دست و ناخن نہ قاتل نہ آستین پہ داغ"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماضی

غم کی حدت سے کوہسار پگھلتے دیکھا

انسان تو پھر انسان ہوا کرتے ہیں

"کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟"

Posted On Kitab Nagri

ہوار قص کرنا بند ہو گئی تھی، جولیا کا سانس رکا۔ لوگ آس پاس چلی قدمی کر رہے تھے لیکن وہ دونوں ان سب سے بے نیاز کھوئے ہوئے تھے۔ جولیا کو سب خواب محسوس ہو رہا تھا۔ کتنا خوشگوار وہ لمحہ ہوتا ہے جب آپ کسی کو چاہے اور وہ آپ کو مل جائے، جب آپ کسی چیز کی دل سے خواہش کریں اور وہ آپ کے سامنے ہو۔ وہ جس کے لیے وہ دن رات تڑپتی رہی وہ آج اسے خود اپنے بندھن میں بندھنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ سورج کی شعائیں اب قدرے تیز ہو گئی تھی۔ جولیا کا دوپٹہ سر کا۔ اسے ایک دم ہوش آیا، اپنے دوپٹے کو عجلت میں درست کیا، جوتے کو الٹا سیدھا پہنا اور اس سے نظریں چرا کر وہ تیز رفتاری سے پیدل چلنے لگی۔ گلی سے باہر نکل کر رکشے والے کو روکا اور بے خیالی میں بیٹھ گئی۔

پیچھے کھڑا بہرام شاہ کی آنکھوں میں خوشگواری تھی۔ آج وہ جولیا کی عزت نفس کو مجروح ہونے سے بچا چکا تھا۔ جولیا تھکے قدموں سے اپنے فلیٹ پہنچی۔ سامنے بیٹھی بوانے اسے سرتاپاؤں دیکھا اور تجسس سے پوچھا

"کہاں سے آرہی ہو؟"

آج کچھ الگ خوشبو تھی اس کے پاس۔ ہاتھ میں پکڑا قرآن مجید کو سختی سے پکڑا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"کہاں سے آرہی ہو؟ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے جولیا؟"

وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

"کتاب ہے یہ (احتیاط سے اسے الماری میں رکھتے ہوئے بول رہی تھی) میری آفس کی دوست نے دی ہے"

"تمہارا کوئی دوست بھی ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

بوا کو حیرت ہوئی تھی۔ وہ کم ہی دوست بنایا کرتی تھی

"ہاں ایک دوست ہے۔ اب مجھے سونے دوں بوا"

خود پر چادر لپیٹی اور تھکی تھکی بولی

بوا کو اس کی بات پر یقین تو نہیں آیا لیکن خاموشی سے۔ کمرے سے باہر نکلی



منظر جو آنکھ میں سے گنوا دیجئے اسے "

"پتھر جو دل پہ ہے اسے کیسے ہٹائیے"

مسلسل تین راتیں سفر کرنے کی وجہ سے سونیا تھک چکی تھی۔ احمد مسلسل گاڑی ڈرائیو کرنے کی وجہ سے تھک چکا تھا۔ اب احمد نے ایک تنگ سی گلی کے باہر اپنی گاڑی روکی۔ سونیا خود کو اچھے سے چادر میں لپیٹ کر باہر نکلی۔ احمد نے بھی سر پر ٹوپی پہن رکھی تھی۔ وہ اس گلی کے اندر داخل ہوئے، اس گلی میں دو ہی گھر تھے۔ احمد نے سونیا کے کانپتے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑا اور گلی کے دائیں جانب بنے گھر کا لکڑی کا دروازہ احتیاط سے دھیمے سے کھٹکھٹایا۔ سونیا کا پورا جسم کانپ رہا تھا، کانپ تو احمد بھی رہا تھا لیکن وہ قابو پائے ہوئے تھا۔ دروازہ کھلا اور سامنے داڑھی والے

Posted On Kitab Nagri

بزرگ دکھائی دیئے۔ انہوں نے کوئی بات کیے بغیر انہیں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں ان کے پیچھے داخل ہوئے۔ تین کمرے اور ان کے سامنے برآمدہ تھا۔ برآمدے میں تین کرسیاں اور ایک چارپائی بچھی ہوئی تھی۔ ایک جانب بنے کچن میں کھٹ پٹ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ان بزرگ نے انہیں چارپائی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور سامنے رکھی کرسی پر خود بیٹھ گئے۔ سونیا کانپتی ہوئی احمد کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ بزرگ نے اپنا ہاتھ احمد کی طرف بڑھایا احمد نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور ان کے ہاتھ پر رکھا۔

بزرگ نے وہ نکاح نامہ کھولا اور اپنی جیب سے عینک نکال کر آنکھوں پر لگائی اور پھر نکاح نامے کو پڑھے۔ ایک جانب اسے رکھا اور انہیں ایک کمرے کی طرف اشارہ کر دیا۔ احمد نے سونیا کو لیا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ ماضی کی دردناک کہانی اب دب چکی تھی۔ سونیا نے احمد کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا، اب ان کا مستقبل روشن شروع ہو چکا تھا۔ وہ اب اپنے دشمنوں سے بہت دور آچکے تھے۔ بہت دور۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب وہ پھرتے ہیں اسی شہر میں تنہا لیے دل کو
اک زمانے میں مزاج ان کا سر عرش بریں تھا

چھوٹے شاہ جی شہر سے کوئی مہمان آپ سے ملنا چاہتے ہیں

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ ابھی ڈیرے پر پہنچا ہی تھا جب اسے ایک ملازم نے مہمانوں کو بتایا۔ وہ ڈیرے پر موجود مہمان خانے میں داخل ہوا تو سامنے گنگھریالے بالوں والی لڑکی سر پر مجبوری سے دوپٹہ ٹکائے اپنے ساتھ موجود لڑکے کو کچھ سمجھا رہی تھی۔ بلال نے گلہ کھنکھار اور انہیں اپنی موجودگی کا احساس دلایا

وہ دونوں جلدی سے کھڑے ہوئے

"السلام... السلام وعلیکم"

گنگھریالے بالوں والی لڑکی نے تھوڑا ہچکچا کر کہا

"جی وعلیکم السلام آپ کون؟"

بلال نے حیرانگی سے پوچھا۔ اس نے پہلے انہیں کہیں بھی نہیں دیکھا تھا

"سر وہ ہماری گاڑی آپ کے ڈیرے سے تھوڑی دور خراب یوگئی ہے۔ میرا مطلب کہ اس کا ٹائر پنچر ہو گیا ہے"

وہ گنگھریالے بالوں والی لڑکی بولی جا رہی تھی۔ بلال نے سر گھما کر اس کے ساتھ کھڑے لڑکے کو دیکھا جو اس کا ہم عمر لگ رہا تھا اور قد میں بھی اس کے جتنے ہی تھا۔ بلال کو اس لڑکے پر غصہ آ رہا تھا وہ کیسا لڑکا تھا جو کسی اجنبی مرد سے بات کرنے کے لیے لڑکی کو آگے کر رہا تھا

دائیں نے بلال کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور بولی

Posted On Kitab Nagri

ہم دونوں بہن بھائی ہیں۔ میرا نام دانیل اور میرے بھائی کا نام سبتین شاہ ہے۔ ہم دونوں شہر سے آئے تھے "اپنے پروجیکٹ کے سلسلے میں (دانیل نے وادی زمر کا نام لینا مناسب نہ سمجھا)۔ ہم اپنا پروجیکٹ مکمل کر کے اب "واپس جانے والے تھے کہ گاڑی کا ٹائر پنچر ہو گیا

ٹھیک ہے بی بی۔ آپ اپنی گاڑی کی نمبر پلیٹ بتادیں میں آپ کی گاڑی کسی ملازم سے کہہ کر ٹھیک کروا دیتا "ہوں

بلال نے اس کی چلتی زبان پر بریک لگاتے ہوئے کہا تھا۔ دانیل نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا "آپ اس وقت تک ہماری حویلی چلے جائیے "

دانیل اور سبتین دونوں کو بہت عجیب محسوس ہوا۔ پھر دانیل نے ڈیرے پر موجود ملازمین کو دیکھا وہ سب اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ پھر دانیل نے کچھ سمجھنے والے انداز میں سبتین کو اشارہ کیا اور اس نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔ وہ ملازمین کی نظروں سے بچانے کے لیے کہہ رہا تھا۔ بلال شاہ نے ان دونوں بہن بھائیوں کو ساتھ لیا اور گاڑی کی طرف بڑھا۔ بلال شاہ گاڑی ڈرائیور کرنے لگا اور سبتین اور دانیل پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ بلال نے ایک ناگوار نظر سبتین پر ڈالی مطلب یار تم لڑکی کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے فرنٹ سیٹ پر بیٹھو

دانیل نے بیک کیمرہ آن کیا اور موبائل میں بلال کی تصویر کھینچ لی۔ بلال مسکرا دیا وہ لڑکی اپنے بھائی کی نسبت زیادہ چالاک اور ہوشیار تھی۔ اس نے تصویر لے لی کہ اگر کوئی مسئلہ ہو تو اس کے پاس اس کی تصویر تو ہو

گاڑی رواں دواں تھی، سبحان شاہ کی زندگی بدلنے کے لیے

Posted On Kitab Nagri

کوئی ٹھہرا ہوا جو لوگوں کے مد مقابل تو بتاؤ"

"وہ کہاں ہیں کہ جنہیں ناز بہت اپنے تئیں تھا

سکندر آج سفید شلوار کے ساتھ نیلے رنگ کی قمیض پہنے ہاتھ میں شاپر پکڑے گل خان کے گھر کے باہر کھڑا تھا۔
دروازہ کھلا تھا لیکن پھر بھی اس نے کھٹکھٹایا

آگیا بھی"

اندر سے گل خان کی آواز گونجی اور وہ دروازہ کھولنے کے بعد بڑا حیران سا سر تا پاؤں سکندر کو دیکھنے لگا

"اندر نہیں بلاؤں گے؟"

سکندر نے سر کو کھجاتے ہوئے کہا۔ گل خان ایک دم سیدھا ہوا اور اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔ سکندر اس کے پیچھے
پیچھے چلتا گیا۔ صحن کے بیچ و بیچ چار پائی بجھی ہوئی تھی۔ گل خان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ سکندر ابھی بیٹھا ہی تھا

جب کمرے سے 35 سالہ خاتون دوپٹے کو اپنے چہرے کے آگے کیے ہوئے آئی اور سکندر سے تھوڑے سے

فاصلے پر کھڑی ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

"یہ ہماری مورے ہے"

گل خان نے دھیمے سے تعارف کروایا گویا اسے سکندر کا آنا پسند نہیں آیا۔ سکندر نے سر کے اشارے سے سلام کیا۔ وہ اب کچن کی طرف چلی گئی تو گل خان اس کے سامنے پیڑا رکھ کر بیٹھ گیا

"تم کیسے آیا دھر؟"

آواز میں ہلکا ہلکا غصہ تھا

"کیا تمہیں میرا آنا پسند نہیں آیا"

سکندر نے نرمی سے کہا۔ گل خان نے کچن کی طرف دیکھا اور دھیمے سے بولا

"ہم تم کو پہلے بھی کہہ چکا ہے کہ ہم تو کو اپنے گھر کبھی نہیں بلائے گا۔ تم کو سمجھ نہیں آتا"

غصہ سے کہا تھا

"لیکن کیوں؟"

"تم اچھا آدمی نہیں ہے"

گل خان نے دانتوں کو آپس میں پیستے ہوئے کہا۔ سکندر نے ٹھنڈی اہ بھری اور چارپائی سے اٹھا۔ ہاتھ میں پکڑا شاپر وہی رہنے دیا اور ایک شکوہ کناں نظر گل خان پر ڈال کر دروازے کی طرف بڑھا۔ گل خان نے اسے روکا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

جب وہ باہر چلا گیا تو گل خان نے اس شاپر کو کھول کر دیکھا اس کے اندر کیلے تھے۔ گل خان نے شاپر کو وہی رہنے دیا اور خود کچن میں چلا گیا۔

سکندر باہر نکلا اور کھیتوں میں جا کر بیٹھ گیا۔ دور کھڑا ایک شخص سارا تماشا دیکھ چکا تھا

ماضی

شدت غم میں بھی زندہ ہوں تو حیرت کیسی؟

کچھ دیے تند ہواؤں سے بھی لڑ جاتے ہیں

جو لیا اپنے کمرے میں آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں اس کے کمرے میں طواف کر رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جو لیا کی زندگی بدل چکی تھی وہ عیسائیت سے نکل کر اب مسلمان ہو چکی تھی اسے اپنے باپ کی طرح کا مسلمان نہیں بننا تھا اسے اچھا مسلمان بننا تھا اسے اتنا بہتر بننا تھا کہ لوگ اسے دیکھ کر مسلمان بننے کی خواہش کریں اسے قرآن پاک پڑھنا تھا اسے شرعی پردہ کرنا تھا وہ ایک ایسے شخص کو دیکھ کر مسلمان ہوئی تھی جس کا اخلاق بہتر تھا وہ

Posted On Kitab Nagri

چاہتی تھی کہ اس کا اخلاق بھی ایسا ہی بہتر ہو وہ اپنی زندگی میں زندگی میں سے غم کو نکال دینا چاہتی تھی ویسے ہی بیٹھی بیٹھی اپنے کمرے میں دیکھ رہی تھی اس کی الماری میں ابھی تک قرآن پاک پڑھا ہوا تھا۔

باہر بیٹھی بوا اپنے خیالوں میں مگن تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ جولیا کے ذہن میں کیا پاک رہا ہے لیکن وہ شک میں مبتلا ہو چکی تھی۔

جولیا اپنے بیڈ سے نیچے اتری پاؤں میں چپل ڈالی۔ دوپٹے کو اوڑھا اور اسے اچھی طرح اپنے چہرے پر باندھ لیا۔ اس نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تھا اس نے چادر لی اور اسے اپنے کاندھوں پر ڈال لیا اب اس کا ارادہ باہر جانے کا تھا۔ وہ چھپکے سے باہر آئی اور وہ بغیر آہٹ کیے لاؤنج میں گئی وہاں پر بوا اپنے ہی خیالوں میں مگن سامنے پڑے ٹی وی کو دیکھ رہی تھی جولیا نے کوئی آہٹ نہیں کی اور ویسے ہی فلیٹ سے باہر نکل گئی اب اس کا ارادہ پارک جانے کا تھا جہاں وہ پہلی دفعہ بہرام شاہ سے ملی تھی۔

اپنی چادر سنبھال کر باہر آئی اور اس نے اپنا چہرہ اچھی طرح سے ڈھانپ رکھا تھا۔ وہ دھیمے قدموں کے ساتھ چلتی ہوئی پارک گئی آج موسم کافی زیادہ خوشگوار تھا۔ ایک خالی بیچ اسے ملا اور وہاں پر بیٹھ گئی بہرام شاہ موجود نہیں تھا۔ اسے امید تھی کہ بہرام شاہ وہاں ہو گا لیکن شاید اسے آج نہیں آنا تھا۔ اپنی چادر کے پلو کو اچھے سے سنبھالے اپنے چہرے کو اچھے سے ڈھانپنے وہ بیٹھی ہوئی تھی۔ لوگ کم ہی اس کی طرف متوجہ تھے کیونکہ زیادہ تر لوگ تو اپنے خاندان کے ساتھ اور کچھ دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جولیا کو انتظار کم ہی کرنا پڑا تھا کہ بہرام شاہ چلتا ہوا آیا شلواری قمیض پہنے کاندھوں پر کالی چادر رکھیں وہ دھیمی چال چلتا ہوا آ رہا تھا جولیا کو آج وہ بہت حسین لگ رہا تھا یا پھر آج جولیا کے دیکھنے کا انداز کچھ نیا تھا۔ وہ دھیمی چال چلتا ہوا جولیا کے قریب آیا۔ اس نے ایک نظر رنگ برنگے

Posted On Kitab Nagri

پھولوں پر ڈالی اور دوسری نظر جو لیا پر۔ وہ جو لیا سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھ گیا، اس کی نظر اپنے ارد گرد کا طواف کر رہی تھی۔

"کیسی ہیں آپ؟"

دھیمی اور میٹھی سی آواز۔ جو لیا نے سر جھکا کر مسکرا کر کہا

"اچھی"

بہرام شاہ مسکرایا اور بولا

"الحمد للہ"

جو لیا نے اپنے دانتوں سے لب کاٹا اور آہستگی سے بولی

جی الحمد للہ۔ میں نے سوچ لیا ہے میں..... (وہ رک گئی، بہرام شاہ نے اسے دیکھا وہ اپنا لب کاٹ رہی تھی)

"اور پھر زبان دانتوں پر پھیرتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے بولی) آپ سے شادی کے لیے تیار ہوں

www.kitabnagri.com

۔ بہرام شاہ کے لب مسکرائے

"۔ بہت بہت اچھا شکریہ"

۔ وہ دل سے خوش تھا آج

"کیا ہم آج ہی نکاح کر سکتے ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

جولیانے پارک میں موجود آئس کریم والے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ کے گھر والے؟"

دوسری بات اس نے تھوڑی پریشانی سے کہی تھی

"ہم کہاں نکاح کریں گے؟"

جولیانے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اپنی بات دوبارہ کہہ دی

"جہاں آپ کی زندگی بدلی تھی وہاں"

جواب خوبصورتی سے دیا گیا تھا۔ بہرام شاہ اب اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور اسے دیکھتے ہوئے بولا

"چلئے"

جولیا بیچ سے اٹھی۔ اپنی چادر کو سنبھالا۔ دوپٹہ کو اچھے سے کور کیا اور چلنے لگی

www.kitabnagri.com

ہوائیں رقص کر رہی ہیں"

آج تو خالی دامن بھر رہے ہیں

ہمارا عشق قبول کیجیے

ہم اج پیار کی سرحدوں پر چل رہے ہیں

Posted On Kitab Nagri

محبوب آج محرم بنا

خدا کا کرم جو ہوا

ہم نے سوچا تھا زندگی کو، زندگی نے ہمیں آلیا

کیا یہ سپنہ ہے آج جو سچ ہو رہا ہے

"ہاتھوں میں ہاتھ لیے آج دل اپنا ہو رہا ہے

مسجد کے سامنے وہ دونوں کھڑے تھے لیکن آج جو لیا کا دل بدل چکا تھا۔ وہ اب مسلمان عورت تھی، وہ مسکرائی
اب تو وہ جب مرضی مسکرا لیتی تھی۔ دل کو اطمینان حاصل ہو چکا تھا۔ جوتے اتارے، بہرام شاہ نے ہاتھ کا اشارہ کیا
اور وہ دونوں ایک دفعہ پھر سے اسی کمرے کی طرف بڑھے تھے لیکن اب کی بار جو لیا کا چہرہ مسکرا رہا تھا۔ بزرگ
ہاتھ میں کتاب لیے ویسے ہی بیٹھے۔ اندر کمرے میں داخل ہوتے ہی جو لیا بولی

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

www.kitabnagri.com

بزرگ مسکرائے۔ وہ آداب سیکھ چکی تھی۔ بہرام شاہ نے آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ چوما اور وہ دونوں ان کے سامنے
بیٹھ گئے۔

تقبل اللہ مجتنب

"اللہ تعالیٰ تم دونوں کا آقا قبول فرمائے"

Posted On Kitab Nagri

آمین وہ دونوں یک زبان بولے

" بابا ہم نکاح کرنا چاہتے ہیں "

بہرام شاہ نے ادب سے جو لیا کی طرف دیکھ کر کہا جو اپنا سر جھکائے بیٹھی تھی

طبعاً الزواج ہو جعل الا جہنی۔ محرماً و هذا مرضی عند اللہ "

۔ " بے شک نکاح نامحرم کو محرم بنانے کا عمل ہے اور یہ عمل اللہ کو پسند ہے

بزرگ بابا اونچی آواز میں بولے

هل تو دين الزواج ؟ "

" کیا تم یہ نکاح کرنا چاہتی ہو

اب کی بار جو لیا کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا تھا۔ جو لیا نے اہناد و پٹہ اتچھے سے سنبھالا اور بولی

www.kitabnagri.com

" جی بابا "

بزرگ بابا دوبارہ سے بولے

" لَا اكْرَاهُ فِي الدِّينِ ۝ لَا ۝ "

اسلام میں کوئی جبر نہیں "(سورۃ البقرہ 256)"

Posted On Kitab Nagri

جاؤ بہرام گواہوں کو لے کر آؤ اور بیٹا آپ (جولیا کی طرف متوجہ ہو کر بولے) جاؤ خدیجہ سے بولو تمہیں دلہن بنائے۔

بہرام شاہ اٹھ کر چلا گیا۔ جولیا بھی اٹھی اور کمرے کے دروازے تک پہنچی اور پھر کچھ یاد آنے پر بولی

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

بزرگ بابا مسکرائے وہ اپنی عادت پختہ کر رہی تھی۔ دروازے سے باہر آئی تو وہ نقاب والی لڑکی پہلے ہی باہر کھڑی تھی۔ جولیا نے اس کی آنکھوں سے اندازہ لگایا وہ مسکرا رہی تھی۔ اس نے جولیا کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو جولیا نے بھی خوش دلی سے ہاتھ ملایا اور مسکرا کر بولی

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

اس لڑکی نے زبان سے کوئی جواب نہ دیا بس سر کو ہلایا۔ جولیا کو برا محسوس ہوا لیکن وہ ایسی لڑکی نہیں تھی جو جلد ہی کسی کو جج کر لے۔ وہ جولیا کو لے کر مسجد سے باہر آئی اور مسجد کے ساتھ ایک تنگ گلی میں موجود لکڑی کے دروازے سے اسے اندر لے گئی۔ وہ تین کمرے اور سامنے ایک برآمدہ پر چھوٹا سا گھر مشتمل تھا۔ جولیا نے محسوس کیا کہ ایک کمرے سے کچھ آوازیں محسوس ہو رہی تھی جیسے وہاں کوئی رہتا ہو۔ وہ جولیا کو دوسرے کمرے میں لے گئی وہاں ایک چارپائی بچھی ہوئی تھی اور دو کرسیاں تھیں۔ جولیا کو اس نے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود باہر چلی گئی۔ جولیا کو وہ گھر چھوٹا سا لیکن جنت سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ تھوڑی دیر گزری تو وہ لڑکی شاہر میں کچھ چیزیں

Posted On Kitab Nagri

ڈال کر لے کر آئی اور اس کے ساتھ جولیا کی ہم عمر ایک اور لڑکی تھی۔ اس نے سر پر دوپٹہ ٹکایا ہوا تھا اور وہ مسکراتی ہوئی جولیا کے پاس آئی۔

"لاؤ خدیجہ میں یہ کپڑے نکالتی ہوں تم دوپٹہ لے کر آؤ"

اس نئی لڑکی نے خدیجہ سے شاپر لیا اور اسے دوپٹہ لینے بھیج دیا۔ جولیا نے محسوس کیا وہ نقاب والی لڑکی یعنی خدیجہ نے صرف سر ہی ہلایا تھا وہ اب بھی نہیں بولی تھی۔

"یہ لوں بہنا اور کپڑے پہن لو"

اس نئی آنے والی لڑکی نے بہت خوش دلی سے کہا تھا۔ جولیا کو خدیجہ سے زیادہ وہ اچھی لگی لیکن اس نے نقاب نہیں کیا تھا اس کے باربی کٹ والے خوبصورت سے بال تھے جو اس کے دوپٹے میں چھپ نہیں رہے تھے۔ جولیا نے وہ کپڑے لیے کمرے سے ملحقہ واش روم میں چلی گئی۔ جولیا نے جب وہ کپڑے دیکھے تو وہ فراق تھی سفید فراق۔ وہ انتہائی خوبصورت لباس تھا۔ جولیا کو حیرت تھی کہ اتنے کم وقت میں بھی وہ اتنا خوبصورت لباس لے آئے تھے۔ وہ فراق اس کے قدموں کو چھو رہی تھی۔ جولیا کا دل چاہ رہا تھا وہ جھومے اسے ایسا لباس پہننے کا بہت شوق تھا لیکن وہ کبھی پہن نہ سکی۔ وہ باہر آئی اب تک خدیجہ بھی آچکی تھی۔

"ماشاء اللہ اللہ نظر بد سے بچائے"

نئی لڑکی نے بہت خوش دلی سے کہا۔ جولیا تھوڑا شرمائی۔ خدیجہ نے ہاتھ سے 0 بنا کر اسے خوبصورت کہا تھا۔

جولیا شرماتی ہوئی کرسی پر بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا نام سونیا ہے"

نئی لڑکی نے اپنا نام بتایا۔ جولیا مسکراتے ہوئے بولی

".. میرا نام جولیا"

لیکن وہ خود ہی خاموش ہو گئی جولیا کو اپنا نام بتاتے ہوئے ہچکچاہٹ ہوئی۔ وہ۔ مسلمان ہو چکی تھی لیکن اس نے اپنا نام ابھی تک نہیں بدلا تھا

"اودا چھا چلو تمہارا کوئی اور نام رکھے"

"سونیا مسکراتے ہوئے بولی۔ خدیجہ نے بھی اثبات میں سر ہلایا "تو ٹھیک اچھا سا نام بتاؤ"

سونیا نے خوش دلی سے کہا

"مجھے نہیں پتہ آپ بتادو"

جولیا مسکراتے ہوئے بولی۔ اس کے دل سے اب بوجھ اتر چکا تھا

"زمر"

سونیا جولیا اور پھر خدیجہ کو دیکھتے ہوئے بولی

"کیسا لگا نام زمر؟"

"بہت پیارا"

Posted On Kitab Nagri

جولیا مسکراتے ہوئے بولی تھی اور پھر خود ہی دوبارہ بولی

"زمر کاظم

(اور یہ تھا جولیا کا زمر تک کا سفر۔ عیسائیت سے مسلمان ہونے کا سفر۔ خود غرضی سے نکلنے کا سفر، اطمینان کا سفر)

"چلو زمر اب سے تم میری اور خدیجہ کی بہن بن گئی"

. سونیا مسکرا کر بولی تو جولیا بھی مسکرا کر بولی

"ضرور"

"اس کا نام خدیجہ ہے (خدیجہ نے اپنا سر ہلایا) اور اللہ تعالیٰ نے اسے سننے کی تیز صلاحیت دی ہے"

جولیا نے بس دھیمے سے سر ہلایا لیکن پھر یک دم خدیجہ کی طرف دیکھا وہ اب شاپر سے دوپٹہ نکال رہی تھی۔ زمر کا منہ کھل گیا یعنی وہ بول نہیں سکتی تھی صرف سن سکتی تھی۔ زمر نے سونیا کی طرف ایک نظر دوڑائی جواب شاپر سے کنگھن نکال رہی تھی۔ زمر نے آنکھیں بند کیں۔ بہت آرام سے اور مطمئن اور خوبصورت انداز میں سونیا نے بتایا تھا کہ وہ سننے کی تیز صلاحیت رکھتی ہے یعنی بول نہیں سکتی

"اوو میرے خدایا میں خود ہی اندازہ لگاتے ہوئے اسے برا سمجھ رہی تھی"

Posted On Kitab Nagri

زمر بڑبڑائی

"کچھ ہوا ہے کیا؟"

سونیا نے نا سمجھی سے پوچھا۔ جولیا نے سر نہ میں ہلایا۔ سونیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے دہنے ہاتھ میں دوسونے کے کنگھن ڈالے۔ زمر خدیجہ کے بارے میں سوچتے ہوئے اس قدر مصروف تھی کہ اسے یہ پوچھنا یاد نہ رہا کہ وہ سونے کے کنگھن کس کے ہیں۔

خدیجہ نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر سکارف دیا۔ وہ مخمل کا پریل رنگ کا سکارف تھا اور اس کی اطراف میں عربی میں کچھ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ خدیجہ نے اس سکارف سے اس کا نقاب کرنا شروع کر دیا۔ جولیا ایک دم حیران ہوئی کوئی میک اپ نہیں کیا گیا تھا بلکہ اسے نقاب میں رکھا جا رہا تھا۔ سونیا اس کے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی ڈال رہی تھی۔

خدیجہ نے اس کے سامنے شیشہ کیا اور مسکرائی۔ زمر حیران رہ گئی نقاب سے اس کی آنکھیں جھلک رہی تھی براؤن رنگ کی اس کی گول گول موٹی موٹی آنکھیں آج الگ ہی روپ دیکھا رہی تھی

"ماشاء اللہ"

سونیا کے منہ سے بے ساختہ نکلا

"چلو اب"

Posted On Kitab Nagri

سونیا نے اسے ساتھ لیا اور دروازے کے قریب ہی پہنچی تھی کہ پیچھے سے خدیجہ نے اس کے کندھوں پر چادر رکھی۔ زمر مسکرائی یہ اس کی جانب سے اس کے لیے تحفہ تھا پہلا تحفہ

برآمدے میں اسے بیٹھا گیا۔ تھوڑی دیر بعد بہرام شاہ پہلے والے ہی حلیے میں اس سے تھوڑا سا فاصلے پر بیٹھ گیا۔ خدیجہ نے بہرام کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور زمر سمجھ گئی وہ اس کی بہن ہے۔ بہرام شاہ مسکرا رہا تھا۔ دروازے سے بزرگ بابا اور ان کے ساتھ چار مرد داخل ہوئے ان کے پیچھے ایک اور آدمی تھا وہ قاضی صاحب تھے۔ اس سب معاملے میں پہلی دفعہ زمر کا دل دھڑکا۔ وہ لوگ داخل ہوئے۔ بزرگ بابا نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور بولے

بیٹا آج سے تمہاری زندگی کا مقصد شروع ہو چکا ہے۔ یاد رکھو جو شخص ایک قدم بے حیائی کی سیڑھی پر رکھتا ہے " وہ پھر حیا کی طرف مشکل سے ہی واپس آتا ہے۔ یہ نقاب تمہارا لباس ہے اسے کبھی مت اتارنا۔ تم حیا دار ہو، پاک ہو خود کو پاک ہی رکھنا۔ ماضی میں جو تھا وہ بھول جاؤ۔ اب تمہارا حال اور مستقبل خوشحال ہے کیونکہ تم مسلمان ہو۔"

www.kitabnagri.com

زمر کی آنکھ سے ایک آنسو گرا شاید آخری دفعہ

حال

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ کو اس لڑکی سے چڑھور ہی تھی وہ گنگھریا لے بالوں والی اپنے بالوں کو سمیٹنے میں ناکام تھی لیکن وہ لڑکی ذات کو ڈیرے پر بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ دانیل کے پاس بیٹھا سبتین اپنے موبائل۔ فون میں گم تھا

۔ "کمال ہے یہ لڑکا۔ ایک انجان آدمی کی گاڑی میں سفر کر رہا ہے اور اتنا پرسکون"

۔ بلال شاہ منہ میں بڑبڑایا

گاڑی سردار عالمگیر کے قبیلے کے باہر کی اور قسمت کی ڈور کھلی۔ لاؤنج میں سبحان شاہ اپنے موبائل فون میں مصروف، دانیل نے بلال شاہ کے اترنے سے پہلے ہی اس حویلی میں قدم رکھا، سبحان شاہ لاؤنج سے باہر نکلے، سبتین نے اپنے بالوں کو سیدھا کیا جو کہ سیدھا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، بلال شاہ نے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور انہیں لے کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا، سبحان شاہ لان میں آئے اس وقت تک وہ وہاں سے جا چکے تھے، بلال شاہ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود کچن کی طرف بڑھا، سبحان شاہ اپنی گاڑی کی چابی لینے کے لیے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

قسمت کا ور قہ اب پلٹنے والا تھا

اب جو چاہیں بھی تو اس طرح نہیں مل سکتا

پیڑ اکھڑے تو کہاں بار دگر لگتا ہے

Posted On Kitab Nagri

سر پر ٹوپی پہنے، منہ پر نقاب چڑھائے ایک شخص زمر حویلی کے باہر کھڑا تھا۔ اس نے حویلی کے گیٹ کو چھوا اور اس پر نرم ہاتھ لگایا۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ پلٹا سب ملازمین اپنے کاموں میں مصروف تھے وہ چلتا چلتا ملازمین کے فارم میں داخل ہوا اور پھر ادھر ادھر احتیاط سے دیکھتا ہوا ایک شخص کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ شاید وہ اسی لیے آیا تھا۔



قاتل مرانشاں مٹانے پہ ہے بضد"

"میں بھی سینا کی نوک پر سر چھوڑ جاؤں گا"

ہادیہ سر پر دوپٹہ ٹکائے، ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں چھنکار ہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نہیں بہہ رہے تھے لیکن پھر بھی اس کی آنکھیں روئی روئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اپنے گھر کی چھت پر چار پائی پر بیٹھی اوپر آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ پرندے خوراک کی تلاش میں گھوم رہے تھے۔

"کتنی خوبصورت زندگی ہے ان کی۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے ان کی زندگی میں"

Posted On Kitab Nagri

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی

لیکن ہو سکتا ہے ان کی زندگی میں بھی مسئلے ہوں۔ شاید میرے سے زیادہ۔ خوش قسمت شخص وہ ہے جو کسی شخص سے محبت کریں اور وہ من چاہا شخص اسے مل جائے۔ پریشانی بی بی بہت خوش قسمت ہیں کہ سکندر انہیں چاہتا ہے لیکن کیا وہ بھی سکندر کو پسند کرتی ہیں؟

اس سوال پر جو لیارک گئی لیکن پھر دھیمے سے بڑبڑائی

۔ "اللہ کرے وہ بھی انہیں پسند کرتی ہو۔ سکندر کا دل نہ ٹوٹے"

وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوئی اور بولی

۔ "پیارے اللہ جی سکندر معصوم ہے، اس کا دل پاک ہے اسے اس کی محبت دیں دے"

۔ اس سے زیادہ تکلیف دہ لمحہ عاشق کے لیے کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا محبوب کسی اور کو دے

۔ "محبت تو قربانی دینے کا نام ہے"

www.kitabnagri.com

اب کی بار اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرا

پلکوں کی حد کو توڑ کے دا من پہ آگرا

"اک اشک میرے صبر کی توہین کر گیا

Posted On Kitab Nagri

مدھم سی روشنی میں ایک وجود صوفی کی پشت سے سرٹکائے بیٹھا ہوا تھا

" ساری زندگی میں نے اپنی اولاد کے لیے بسر کی اور مجھے کیا ملا "

شاہینہ بی تلخ مسکرائی

بلال شاہ جو ہر کام میں میرے سے مشورہ لیتا، کھانا کھانے کے لیے میرے سے پوچھتا وہ آج میرے بغیر ہی سب "

" کچھ کر گیا .

پاؤں میں جوتے پہنے، دوپٹے کو اچھے سے اوڑھا

" میں بھی پیچھے ہٹنے والی نہیں ہوں "

دروازے کو کھولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں اپنا مقام واپس حاصل کروں گی "

وہ سیڑھیاں اترنے لگی۔ مضبوط ارادے کے ساتھ وہ قدم رکھ رہی تھی لیکن اب اس کا حساب دینے کا وقت آچکا تھا، سبجان شاہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے وہ دونوں بہن بھائی اپنی باتوں میں مگن تھے، وقت بدلا تھا آج ماضی کے ورقے کھولنے کے لیے، سبجان شاہ نے ٹیبل پر پڑی چابی اٹھائی اور بے دھیانی میں ان کا ہاتھ میز پر پڑے شیشے

Posted On Kitab Nagri

کے جگ سے ٹکڑا یا اور جگ نیچے گرا، آواز گونجی شاہینہ بی آواز کی سمت چلی، دانین اور سبتین نے سراٹھایا، سبحان شاہ سے نظریں ٹکرائیں۔

سبتین نے نظریں اٹھائی اور پھر دانین کی طرف دیکھا اور یک دم چلایا
"بابا"

اس لفظ کو سبحان شاہ بہت دفعہ سن چکے تھے لیکن سامنے کھڑے لڑکے کے منہ سے سن کر وہ خوشی سے بلبلاتا
اٹھے۔

"سبتین"

سبحان شاہ نے پیار سے اور حیرانگی سے پکارا تھا۔ سبتین آگے بڑھا اور ان کے گلے لگ گیا۔ دانین اپنی جگہ سے کھڑی ہو چکی تھی لیکن اس جگہ سے ہلی نہیں۔ شاہینہ بی لاؤنچ کے دروازے میں کھڑی حیران سی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اتنے لمبے عرصے بعد آج دوبارہ سے ماضی کھلا تھا۔ بلال شاہ، دلنشین اپنی ماں کے پیچھے کھڑے تھے۔ بلال شاہ کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا لیکن دلنشین کے چہرے کے ایکسپریشن یہ بات واضح کر رہے تھے کہ وہ خوش نہیں ہے۔

وہ دونوں باپ بیٹے گلے لگے رو رہے تھے۔ سبحان شاہ کو آج کافی عرصے بعد دلی سکون ملا تھا

Posted On Kitab Nagri

"بابا آپ کہاں چلے گئے تھے ہم نے آپ کو بہت یاد کیا"

وہ بچکیوں سے رو رہا تھا۔ وہ 21 سالہ گنگھریالے بالوں والا لڑکا اپنے باپ سے شکوہ کر رہا تھا

"بتاؤ دانیں بابا کو۔ ہم انہیں ہر وقت یاد کرتے تھے"

سبتین نے دانیں کو اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ دانیں نے ناگواری سے رخ موڑا اور بولی

"سبتین تم چل رہے ہو میرے ساتھ یا میں اکیلی جاؤں؟"

سبحان شاہ نے حیرانی سے دیکھا۔ بلال شاہ نے بھی اسے دیکھا لیکن رخ موڑ گیا وہ گنگھریالے بالوں والی لڑکی اسے زیادہ پسند نہیں تھی

"بابا سے تول لو"

سبتین نے دانیں کا بازو پکڑ کر اسے سبحان شاہ کی طرف کھینچا

"سبتین تم چل رہے ہو میرے ساتھ کہ نہیں؟"

اب کی بار دانیں کی آواز بہت اونچی تھی۔ سردار اور نگزیب اور خانم بی بھی وہاں پہنچ گئے

"میں تمہارا باپ ہوں"

اس جملے کو سبحان شاہ نے بہت درد سے ادا کیا لیکن دلنشین کے درد کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا اتنا درد اسے اس وقت نہیں ہوا تھا جب اس کی ماں اور اس کے بھائی نے اسے مارا جتنا درد اسے اپنے باپ کے منہ سے یہ جملہ سنتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے ہوا تھا۔ بلال شاہ کے چہرے پر کرب کا سایہ لہرایا لیکن وہ اپنے جذبات پر قابو پا گیا۔ شاہینہ بی نے نخوت سے منہ موڑا۔ یہ جملہ آج تک کبھی استعمال نہیں کیا تھا

کیسا باپ؟ وہ باپ جو ہمیں بیچ راستے میں چھوڑ گیا۔ آپ نے کبھی ہمیں ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی لیکن ہم " دونوں بہن بھائیوں نے آپ کو ہر جگہ ڈھونڈا۔ ماما ہمیں کبھی آپ کا ایڈریس نہیں دیتی تھی ان کے خیال میں وہ کسی کے حق پر قبضہ نہیں کرنا چاہتی تھی (دلنشین تلخ مسکرائی)۔ آپ کی اولاد آپ کے پاس تھی لیکن ہم بھی تو "۔ آپ کی ہی اولاد تھے۔ آپ تو ہمیں ڈھونڈ لیتے

اس آخری جملے کو کہتے ہوئے دانیل کی آنکھ سے ایک آنسو گرا۔ خانم بی نے سر کو جھکایا۔ ہر انسان کی زندگی اس کے لیے آزمائش ہے۔ سبحان شاہ جو اپنی قریب کی اولاد کو بھول کر انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کرتا رہا وہی آج انہیں نہ ڈھونڈنے کا طعنہ دے رہے تھے۔ شاہینہ بی اس سارے معاملے میں پہلی دفعہ دل سے مسکرائی۔ دلنشین اپنے کمرے کی طرف بڑھی

دانیل نے سبتین کا ہاتھ پکڑا اور باہر کی طرف لپکی۔ بلال شاہ بھی ان کے پیچھے چلا

وقت آیا، ساتھ اپنے طوفان لایا تھا اور وہ طوفان سب کچھ سمیٹ کر لے گیا۔ سبحان شاہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھے۔ انہوں نے کبھی دلنشین، بلال اور حتیٰ کہ شادیز کو بھی پیار نہ کیا صرف ان دونوں کے لیے اپنا پیار بچا کر رکھا اور دانیل نے ان کے دل کے ٹکڑے کر دیئے

Posted On Kitab Nagri

لاکھ موجوں میں گھرا ہوں مگر ڈوبا نہیں "

"مجھ کو ساحل سے پکارو کہ میں زندہ ہوں ابھی

کمرے میں مدھم سی روشنی تھی۔ اس سنسان کمرے میں دو کرسیاں اور سامنے ایک چھوٹا سا میز تھا جس کے اوپر تصاویر رکھیں ہوئیں تھیں۔ کرسی پر ٹائیگر آج ٹراؤزر شرٹ پہنے، منہ میں پین دبائے کچھ سوچ رہا تھا۔ اس کی کرسی کے پاس کھڑا حیدر سامنے رکھی تصاویر پر نشان لگا رہا تھا

"تمہارے گھر میں سب کیسا ہے؟"

ٹائیگر نے کمرے میں موجود خاموشی کو توڑا اور حیدر کو دیکھے بنا بولا

"کون سے والے گھر؟"

www.kitabnagri.com

حیدر نے بھی مصروف انداز میں جواب دیا۔ ٹائیگر کے لب مسکرائے

"جس گھر میں تم خوش نہیں ہو اس گھر میں سب کیسا ہے؟"

":تم پوچھ کر کیا کرو گے"

Posted On Kitab Nagri

مصروف سے انداز میں جواب دیا تھا۔ ٹائیگر نے سر کو ہلکا سا ہلایا مطلب حیدر اسے بتانا نہیں چاہ رہا تھا یا پھر اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا

"تم چھوڑو یہ دیکھو"

حیدر نے اس کے سامنے ایک تصویر لہرائی۔ یہ اس دن کی ٹائیگر کی تصویر تھی جس دن وہ پریشہ سے اس جنگل میں ملا تھا۔ تصویر میں ایک بچہ درخت کے پیچھے چھپا تھا، اس بچے کا چہرہ واضح تھا

اس لڑکے کا نام گل خان ہے۔ اس کے باپ نے اس کی ماں کو طلاق دے دی ہے یہ اپنی ماں کے ساتھ وادی زمر میں رہتا ہے۔ اور ایک اور بات یہ اپنے باپ سے بھی ملاقات کرتا ہے۔ اور یہ دیکھو۔ (حیدر نے ایک اور تصویر اس کے سامنے رکھی) یہ اس کا باپ ہے

"یہ چھوڑو۔ مجھے کام کی بات بتاؤں"

ٹائیگر نے بیزاری سے اسے ٹوکا۔ حیدر نے سنجیدگی سے سر ہلایا اور بولا

"کام کی بات یہ ہے کہ یہ چھوٹا سا بچہ تمہارا راز افشاں کر سکتا ہے اس لیے اس کا منہ بند کرو ورنہ ضروری ہے"

حیدر بات بتا کر پھر سے تصاویر دیکھنے میں مصروف ہو گیا

"ہممم کچھ تو کرنا پڑے گا اس کا"

اپنے خیالات میں مصروف ٹائیگر بولا

Posted On Kitab Nagri

میں ایسے جگھٹے میں کھو گیا ہوں "

"جہاں میرے سوا کوئی نہیں ہے

۔ سکندر اپنا سامان گھڑی میں بند کیے زمر حویلی کے سامنے کھڑا اس سارے دیکھ رہا تھا

"کیا خیال ہے لڑکے دوبارہ واپس نہیں آنا یہاں؟ "

سکندر اپن ہی خیالات میں مصروف تھا جب خان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور مسکرا کر بولا

۔ "پتہ نہیں آؤں گا بھی یا نہیں "

۔ سکندر منہ میں بڑبڑایا

"کیا تم نے کچھ کہا سکندر؟ "

خان نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"نہیں "

سکندر نے سر جھٹک کر بولا۔ خان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بے چین نظروں سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"تم پریشان لگ رہے ہو سکندر"

"نہیں بس ایسے ہی اس وادی سے جانے کو دل نہیں چاہ رہا۔ اپنائیت سی محسوس ہوتی ہے یہاں"

وہ اپنے اطراف میں دیکھتے ہوئے کھویا کھویا بول رہا تھا

ہاں یہ تو ہے اس وادی کے علاوہ میرا بھی کہیں دل نہیں لگتا لیکن یار تم نے واپس تو آنا ہی ہے اپنی اماں بی سے مل

"آؤں اور پھر ادھر واپس

خان نے مسکرا کر کہا۔ سکندر نے سر کو اثبات میں ہلایا اور خان کی طرف دیکھ کر بولا

"خان یہ گل خان تم سے خار کیوں کھاتا ہے؟"

سکندر نے بہت آرام سے پوچھا تھا لیکن خان کے چہرے کے زاویے یہ بات ظاہر کر رہے تھے کہ خان کے لیے وہ

بات آرام دہ نہیں تھی۔ خان نے سر کو ہلکا سا جھٹکادیا اور بولا

"نہیں تمہیں ویسے ہی محسوس ہوتا ہے اور ویسے وہ تم سے بھی تو خار کھاتا ہے"

www.kitabnagri.com

خان نے معمولی سے انداز میں بات کہی لیکن سکندر خاموش سا ہو گیا

"پتہ نہیں"

دھیمے سے کہا سکندر نے۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ کس طرح گل خان نے اسے گھر میں بے عزت کیا تھا لیکن وہ اسے کچھ

کہہ نہ سکا

Posted On Kitab Nagri

"چلو میں چلتا ہوں۔ شاہ جی کا خیال رکھنا"

سکندر نے خان سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ خان نے بھی گرم جوشی سے ہاتھ ملایا۔ سکندر نے اگے کو قدم بڑھائے۔ شام ڈھلنے والی تھی سکندر کورات تک اپنی جگہ پہنچنا تھا۔ وہ اپنے ہی خیالات میں چلتا ہوا جا رہا تھا جب سامنے سے گل خان ہاتھ میں صابن پکڑا اپنے دھیان میں چلتا ہوا آ رہا تھا لیکن پھر سکندر کو دیکھ کر رک گیا۔ سکندر نے اسے دیکھا لیکن نظر انداز کرتا ہوا اگے بڑھنے لگا جب اسے پیچھے سے گل خان کی آواز سنائی دی

"تم ہم کو اس طرح سے نظر انداز نہیں کر سکتا"

سکندر نے رخ موڑ کر ابرو اچکا کر اسے دیکھا وہ ہڑبڑا کر بولا

"کیونکہ ہم تمہارا استاد ہے"

سکندر نے سر کو ہلایا۔ یہ بات تو سچ تھی سکندر کو آداب تو وہ سکھا چکا تھا۔ لیکن پھر سکندر کو اپنی بے عزتی یاد آگئی اس نے دوبارہ سے اپنا رخ موڑا اور آگے کی طرف چلنے لگا۔ پیچھے کھڑا گل خان بڑبڑایا

www.kitabnagri.com

"ہم جانتا ہے تم بہت توپ شے ہو۔ ہم بچہ نہیں ہے"

فخر یہ اپنا کالر اس نے جھٹکا

Posted On Kitab Nagri

منزلیں تیرے علاوہ بھی ہیں لیکن "

"زندگی اور کسی راہ پر چلنا نہیں چاہتی

ماضی

آپ کا نکاح 5000 محض کے عوض بہرام شاہ ولد اکرام شاہ کے ساتھ کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

یہ ایسا وقت تھا کہ زمر کا دل اتنی زور سے دھڑکا گویا حلق کو آگیا ہو۔ اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔ سونیا نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

ی

"قبول ہے"

دھیمے سے زمر بولی۔ وہ آج اپنا سب کچھ اس شخص کے نام کر چکی تھی جس کا صرف وہ نام جانتی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا باپ کون ہے، اس کا خاندان کون ہے، وہ کیا کام کرتا ہے۔ وہ کچھ بھی بہرام شاہ کے بارے میں نہیں جانتی تھی سوائے اس کے کہ وہ مسلمان ہے۔

قاضی صاحب اب دستخط کروا رہے تھے۔ زمر نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا نام لکھا۔ مبارک باد کی صدائیں تھیں۔

سونیا نے زمر کو گلے سے لگایا خدیجہ نے گرم جوشی سے اسے مبارکباد دی۔

Posted On Kitab Nagri

بزرگ بابا نے زمر کے سر پر ہاتھ رکھا اور بولے

بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنُكُمَا فِي خَيْرٍ

ترجمہ

"اللہ عزوجل تجھ کو برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے۔"

تھوڑی دیر بعد کھانے پینے کا انتظام کیا گیا۔ زمر نے کپڑے بدلے اور سو نیا کے پاس گئی۔

"سو نیا مجھے گھر جانا ہے۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔ بوا انتظار کر رہی ہو گی"

سو نیا کھانا ڈش میں رکھ رہی تھی۔ اس نے ہلکے سے سر ہلایا اور کمرے میں گئی۔ زمر برآمدے میں ہی کھڑی رہی۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ بہرام شاہ باہر آیا۔ وہ زمر کے قریب آیا اور دھیمی سے بولا

"چلیے"

www.kitabnagri.com

زمر خاموش رہی اور بہرام شاہ کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ گلی سے باہر نکلنے کے بعد بہرام شاہ بولا

میرا نام تو آپ کو پتہ چل ہی گیا ہے۔ میں آپ کو بتا دیتا ہوں (وہ سامنے راستے کو دیکھتے ہوئے بولتا جا رہا تھا اور زمر

اسے دیکھتے ہوئے راستہ طے کر رہی تھی) وہ بزرگ بابا جن کے پاس آپ نے اسلام قبول کیا وہ میرے والد محترم

Posted On Kitab Nagri

ہیں (زمر نے محسوس کیا وہ لفظ والد بہت احترام سے بول رہا تھا۔ زمر نے سر کو ہلکا سا جھکایا وہ اپنے باپ کا نام بہت "کم استعمال کرتی تھی) خدیجہ میری ہمیشہ یعنی بہن ہے اور سونیا بھابی اور احمد بھائی ہمارے دوست ہیں

زمر نے سر کو دھیمے سے ہلایا۔ وہ اپنے ہاتھوں کو باہم پھنسائے پریشان تھی کہ شاید وہ اس سے اس کا خاندان یا نسب نہ پوچھ لیں۔ بہرام شاہ توقف سے بولے

آج سے ہم ایک مضبوط بندھن میں بندھ چکے ہیں۔ میں کوشش کروں گا آپ کو میری وجہ سے کوئی مشکل نہ "اٹھانی پڑے"

زمر کچھ نہ بولی۔ وہ زمر کے فلیٹ کے قریب پہنچے۔ زمر نے دروازے کے ناب پر ہاتھ رکھا تھا کہ بہرام شاہ نے وہ ہاتھ تھام لیا

"زمر میں آپ کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دوں گا۔ میری آپ سے ایک ہی درخواست ہے"

زمر ابھی تک اپنے اور بہرام شاہ کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی

www.kitabnagri.com

"آپ یہ نقاب کبھی مت اتارئے گا"

زمر نے سر اٹھا کر دیکھا۔ وہ حکم نہیں دے رہا تھا درخواست کر رہا تھا، آس تھی اسے کہ زمر بات مان جائے گی۔ زمر نے ہلکے سے سر ہلایا اور دروازے کو کھولا۔ ابھی اس نے اندر قدم نہیں بڑھایا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

Posted On Kitab Nagri

اسے یاد دلایا گیا تھا کہ وہ زمر کاظم ہے جو لیا نہیں

زمر کے بس ہونٹ ہلتے بہرام شاہ کو دکھائی دیے تھے۔ وہ اندر کی جانب بڑھی۔ اپنا نقاب اتار لیکن دوپٹہ سر پر رہنے دیا۔ ٹی وی لاؤنج میں بوا کھڑی تھی شاید وہ اسی کے انتظار میں تھی

"کہاں سے آرہی ہو جو لیا؟"

زمر کو اپنا پرانا نام سن کر اچھا نہیں لگا۔ اس نے انگلیاں چٹکھائی اور دھیمے سے بولی

"...بوا وہ"

وہ خاموش ہو گئی۔ بوا کو اس کی زبان سے نکلنے والے لفظوں سے ڈر لگ رہا تھا۔ زمر نے ٹھنڈی آہ بھری اور بولی

"میں مسلمان ہو گئی ہوں"

بیت تیزی سے جملہ مکمل کیا۔ بوا کی آنکھیں پھیل گئی لیکن پھر امید سے بولی

"تم مذاق کر رہی ہو جو لیا۔ جھوٹ بول رہی ہو میرے سے"

دل کے کسی کونے نے جو لیا کی اس بات کے سچ ہونے کی نشاندہی کی تھی لیکن پھر بھی پوچھ بیٹھی تھی

نہیں بوا میں مذاق نہیں کر رہی۔ میں مسلمان ہو گئی ہوں اور (زمر نے بوا کی طرف دیکھا۔ وہ نہ میں سر ہلا رہی)

تھی) میرا نام جو لیا نہیں زمر کاظم ہے اور (بوانے اب کی بار زور سے اپنا سر نہ میں ہلایا جیسے کہہ رہی ہو اب بس

"کسی سچ کو سننے کی گنجائش نہیں ہے اب) میں نے مسلمان آدمی سے شادی کر لی ہے

Posted On Kitab Nagri

زمر نے آنکھیں بند کر کے اپنا جملہ مکمل کیا۔ بوا صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی

"تم ایسا کیسے کر سکتی ہو جولیا؟"

صدے کے تحت دھیمسا چلائی

"تم مجھے اتنا بڑا دھوکا نہیں دے سکتی"

نہ میں سر ہلاتے ہوئے وہ چلا رہی تھی

جولیا تم (وہ صوفے سے کھڑی ہو کر اسے جھنجھور رہی تھی) جانتی ہو تمہارا باپ بھی مسلمان تھا۔ کیا کیا اس نے "

"ہاں (بازوؤں سے پکڑ کر اسے ہلایا) تمہاری ماں کو بیچ راستے میں چھوڑ دیا۔ مسلمان اچھے نہیں ہوتے جولیا

وہ رور رہی تھی اور ساتھ ساتھ چلا رہی تھی

ہر مسلمان برا نہیں ہوتا بوا۔ ہر مذہب میں اچھے برے لوگ ہوتے ہیں۔ آپ کے خیال میں تمام عیسائی اچھے "

ہوتے ہیں (اپنے چہرے سے آنسوؤں کو صاف کیا) نہیں بوا نہیں۔ میری ماں (زمر نے سینے پر ہاتھ رکھا تھا) میری

ماں مجھے چھوڑ گئی۔ میں آج بھی انہیں یاد کرتی ہوں لیکن انہیں میں یاد نہیں آتی (زمر ہچکیوں سے رور رہی تھی،

ناچاہتے ہوئے بھی بوانے اسے صوفے پر بیٹھایا) میں جب بھی بچوں کو اپنے والدین کے ساتھ دیکھتی میرا دل

"کٹ جاتا ہے (آنسو پلکوں سے نیچے گر رہے تھے)

"جولیا تو نے اچھا نہیں کیا "

Posted On Kitab Nagri

۔ بواگرے صدے میں تھی

۔ زمر نے آنسو صاف کیے اور اپنے کمرے کی جانب تیزی سے بڑھی

حال

۔ سکندر دھیمی اور مدھم سی چال چلتا ہوا وادی زمر سے باہر نکلا۔ سامنے کے منظر کو دیکھ کر وہ کھو گیا

سر پر حجاب کیے اور چہرے پر نقاب پہنے، گھوڑے پر سوار پریشہ جہانزیب شاہ سکندر کے دل کی دھڑکن کو تیز کر رہی تھی۔ وہ رک سا گیا۔ پریشہ جہانزیب شاہ اپنے ہی دھیان میں آگے بڑھی۔ سکندر نے رخ موڑ کر دیکھا اور پھر سر کو جھٹکا دیا اور آگے بڑھا۔ تھوڑی دور جا کر پریشہ جہانزیب نے مڑ کر دیکھنا جانے کیا تھا جو پریشہ کو محسوس ہوا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سردار عالمگیر کے قبیلے میں خاموشی تھی۔ شہر و نافریش ہونے کے بعد اپنے بالوں کو جھوڑے کی شکل میں بند کیے کمرے کی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔ بلال شاہ مصروف سا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کی نظر شہر و ناپر پڑی۔ گلابی رنگ کے سوٹ میں اس کا گلابی مکھرہ چمک رہا تھا۔ وہ بیڈ کی چادر بچھا رہی تھی

"میرے لیے چائے لے کر آؤں"

Posted On Kitab Nagri

بلال نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے حکم صادر کیا۔ شہر ونا نے جلدی سے چادر بچھائی اور چائے لینے چلی گئی

وہ چائے بنا کر واپس لائی تو بلال شاہ اب اپنے جوتے اتار چکا تھا۔ اپنے موبائل فون میں مصروف سا بولا

"اپنے بال کھول لو"

شہر ونا حیران سی ساکن ہو گئی۔ وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی وہ کہنا کیا چاہ رہا ہے۔ بلال شاہ اپنی جگہ سے اٹھا اور واش روم کی سمت بڑھتے ہوئے بولا

"تمہارے کھلے بال زیادہ اچھے لگتے ہیں"

شہر ونا کو دیکھے بنا بولا تھا۔ شہر ونا نے اپنے بندھے بالوں کو دیکھا اور پھر واش روم کے بند دروازے کو دیکھا۔ وہ مسکرائی۔ آج اسے دل سے خوشی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے بالوں کو جھوڑے سے آزاد کیا اور شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ اس کے لبوں سے مسکان جاری تھی۔ اس نے برش پکڑا اور اپنے خیالات میں کھوئی بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔ بالوں کو کھلا چھوڑا اور پھر ہلکا سا میک اپ کیا۔ بلال شاہ کے واش روم کے باہر نکلنے تک وہ ہلکا میک اپ کیے مسکراتی ہوئی تیار کھڑی تھی

www.kitabnagri.com

بلال شاہ نے واش روم سے نکلنے کے بعد اس کی تیاری کو ایک جانب دیکھا اور دل سے مسکرایا۔ وہ شرماتی ہوئی بیڈ کی درست چادر کو دوبارہ سے بچھانے لگی۔ بلال شاہ اسے دیکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھا اور ٹھنڈی چائے کا گھونٹ لیا۔ وہ اپنی بیوی کو دیکھنے میں اتنا مگن تھا کہ وہ چائے کے گرم یا ٹھنڈی ہونے کا بھی اندازہ نہ لگا سکا۔ شہر ونا نے حیرانی سے اسے دیکھا اور اس کی طرف بڑھی اور بولی

Posted On Kitab Nagri

"آپ ٹھنڈی چائے کیوں پی رہے ہیں؟ میں آپ کو گرم کر کے لادیتی ہوں

بلال شاہ نے سر کو ہلکا سا کھجایا اور بولا

"نہیں رہنے دوں۔ دل نہیں کر رہا چائے پینے کو۔ تم ایسا کروں میرے کپڑے استری کر دوں "

شہر و نانا چاہتے ہوئے بھی یہ نہ کہہ سکی کہ وہ اس کے سارے کپڑے استری کر چکی ہے۔ بلال کا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ اس کی نظروں سے دور جائے۔ شہر و نانا نے سر کو اثبات میں ہلایا اور اس کے استری شدہ کپڑے الماری سے نکالنے لگی۔

بلال شاہ نے اپنی جیب سے مخمل سی ڈبیہ نکالی اور اپنے سامنے موجود ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا

"یہ تمہاری منہ دکھائی۔ وہ میں اس دن کچھ مسائل کی وجہ سے دے نہیں پایا تھا"

شہر و نانا نے اس ڈبیہ کو نہ اٹھایا اور اپنے کام میں مصروف رہی۔ بلال شاہ نے اس کی خاموشی کو بھانپ لیا وہ چاہتی تھی کہ وہ اسے خود پہنائے۔ بلال نے وہ ڈبیہ اٹھائی اور جیب میں رکھ لی۔ شہر و نانا نے دیکھا اور منہ کا زانو یہ بگاڑا۔ اس شخص کو رومینس بھی نہیں آتا تھا

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پریشے سفید کرتا پہنے، سفید ہی چادر اوڑھے اور سر پر حجاب اور چہرے پر نقاب پہنے۔ وہ اپنے گھوڑے کو درخت کے نیچے باندھ کر خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ اس دن کے بعد اس کی ٹائیگر سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔ موسم کافی خوشگوار تھا۔ بارش برسنے کے لیے بے تاب تھی ایسے میں ایک شخص ہڈ سے اپنا چہرہ چھپائے اس کے سامنے کھڑا ہوا۔ پریشے نے نظریں اٹھا کر اسے ایک نظر دیکھا اور دل ہی دل میں مسکرائی۔ وہ اپنے بھائی کی طرح انا والی تھی اس لیے اپنی جگہ سے کھڑی نہیں ہوئی۔

ٹائیگر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے لا پرواہی سے بولا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

پریشے نے اس کی طرف دیکھے بنا کہا

"تمہیں بتاتی چلو یہ تم نے زمین نہیں خریدی"

اگر سے بولی۔ ٹائیگر مسکرایا دل سے

"ہممم لیکن تم یہاں کیا لینے آئی ہو؟"

پریشے نے آنکھیں چھوٹی کر کے تعجب سے اسے دیکھا اور بولی

"تمہیں جواب دینے کی پابند ہوں؟"

ٹائیگر اج اس کی ہر بات پر مسکرا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"تم میں کافی اکڑ ہے"

"کیا تم میں نہیں ہے اکڑ؟"

اکڑ لفظ کو زور سے کہا تھا۔ ٹائیگر مسکرایا اور مسکراتا رہا

وہ دونوں آج ایک دوسرے کو "آپ" کی بجائے "تم" کہہ کر بلا رہے تھے

اس کے ساتھ تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھا اور بولا

"تمہارا نام کیا ہے؟"

شاید وہ واقفیت چاہ رہا تھا

"کیا تم نے اپنا نام بتایا؟"

ٹائیگر اس کے جواب پر اپنے قہقہہ کو دبایا۔ اس لڑکی سے ایسے ہی جوابات کی توقع کی جاسکتی تھی

میرا نام (وہ رک۔ ٹھنڈی آہ بھری اور پھر بولا) ٹائیگر ہے

پریشے نے رخ موڑ کر اسے دیکھا اور مسکرائی۔ اس نے رک کر سوچ کر اپنا نام بتایا اس کا صاف مطلب ہے اس کا

"نام اصل یہ نہیں ہے

"میں دہشت گرد نہیں ہوں"

وہ توقف سے بولا۔ پریشے دوبارہ مسکرائی۔ وہ اسے یقین دلارہا تھا لیکن کیوں

Posted On Kitab Nagri

"اب تم بتاؤ اپنے بارے میں"

ٹائیگر نے اس کی طرف رخ موڑ کر ہو چھا۔ پریشہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی، اس نے اپنے کپڑے جھاڑے اور اس کی طرف دیکھ کر بولی

"کیا میں تمہیں جانتی ہوں؟"

وہ معصومیت سے بولی تھی۔ ٹائیگر کا منہ کھلا رہ گیا۔ انتہائی شاطر تھی

"میں انجان لوگوں سے کم بات کرتی ہوں اور میرے نزدیک تم میرے لیے ابھی انجان ہو"

پریشہ نے اب کی بار انجان لفظ پر زور دیا اور اپنے گھوڑے کو پکڑ کر چل پڑی۔ پیچھے بیٹھا ٹائیگر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ "یہ بھی اپنے بھائی کی طرح ہے"

وہ منہ میں بڑبڑایا۔ آج اس کا موڈ کافی اچھا تھا لیکن اب اچھا نہیں رہا تھا

پریشہ سست روی سے چلتی جا رہی تھی۔ وہ آج خوش اور مطمئن تھی۔ اس کے دل میں سکون بھر گیا تھا۔ اسے اطمینان تھا جس شخص سے وہ پیار کرتی ہے وہ غدار نہیں ہے

"کیا مجھے اس کی بات ہر یقین کر لینا چاہیے؟"

اس کے دماغ نے ایک نئی سوچ اس کے ذہن میں ڈالی

"ہاں مجھے یقین کر لینا چاہیے۔ وہ سچ بول رہا تھا اس کی آنکھیں سچ بیان کر رہی تھی"

Posted On Kitab Nagri

اس کے دل نے ٹائیگر کی حمایت کی تھی

ناشتے کی میز پر شہر و ناشاویز کو سامان لکھ کر دے رہی تھی اور وہ انکار میں سر ہلا رہا تھا

"میں نہیں لا رہا بھابھی"

وہ منہ کو بسورتے ہوئے بولا

میری بات سنو۔ (شہر و نانے میز پر کمئیاں جمائیں، دلنشین اور شاویز دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے) میں "

۔ "بنا کر کھلاؤ گی pizza تمہیں مزیدار سا پڑہ

دلنشین دل کھول کر ہنسی۔ شاویز منہ بسور کر بولا

۔ "مجھے لگا بھابھی کوئی معلومات دینے لگی ہیں"

شہر و نانے پانی کا جگ میز پر رکھتے ہوئے کہا

"ہاں تو یہ معلومات ہی تو ہیں"

شاویز نے ہاں میں سر ہلایا اور ناشتے کی طرف متوجہ ہوا۔ بلال شاہ آسمانی رنگ کا کرتا شلوار پہنے ہوئے کھانے کی

میز پر آیا۔ شہر و نانے جلدی سے اس کے سامنے ناشتہ رکھا

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ نے اسے ایک نظر دیکھا وہ جو پہلے کھلکھلا رہی تھی اب بلال شاہ کے آتے ہی وہ خفا خفا سی کام کر رہی تھی۔
بلال شاہ دل کھول کر مسکرایا

"بھابھی آپ کو سب کچھ بنانا آتا ہے؟"

اپنے سامنے پڑے وائٹ چکن کو دیکھتے ہوئے شاویر نے تجسس سے پوچھا

ہاں میری امی نے مجھے سب کچھ سکھایا۔ وہ کہتی تھی کہ سسرال جانے سے پہلے سب کچھ آنا ضروری ہے۔ ان کے "
"نزدیک ساس ظالم ہوتی ہے لیکن میری ساس تو بہت اچھی ہے

وہ اپنے ہی دھیان میں بولتی جا رہی تھی۔ اس کے آخری جملے پر جہاں شاویر نے اپنا قہقہہ دبایا وہاں دلنشین نے منہ
پر ہاتھ رکھا اور بلال شاہ نے مسکراتے ہوئے پانی کے گلاس کو لبوں سے لگا لیا۔ شہر و نا نے محسوس نہ کیا۔ بلال شاہ
نے دلنشین کی طرف دیکھے بنا کہا

"ناشتہ کرنے کے بعد میرے کمرے میں آنا"

دلنشین کا کھانا کھاتا ہاتھ رک گیا۔ اس نے بلال کی طرف دیکھا لیکن وہ کھانا کھانے میں ہی مصروف تھا

Posted On Kitab Nagri

پریشے اپنے ہی دھیان میں، خود میں کھوئی حویلی میں داخل ہوئی۔ آج توقع کے برخلاف سردار ہاشم حویلی میں موجود تھا۔ اپنا موبائل فون لاؤنج میں موجود سوئچ بورڈ میں چارج کے لیے لگا رہے تھے۔ پریشے اندر داخل ہوئی تو اس کی سماعت سے یہ الفاظ ٹکرائے

کیا آپ کو نہیں لگتا مورے یہ بات غلط ہے کہ آپ شرعی پردہ کرو لیکن آپ کی آواز ایک نامحرم کے لیے میٹھی "۔ اور دل کو چھو جانے والی آواز ہو۔ کیا قرآن نہیں بتاتا کہ جب نامحرم سے بات کرو تو اپنی آواز کو سخت رکھو

اپنے موبائل فون کو چار جنک پر لگا کر وہ وہی کھڑا اپنے موبائل فون میں مصروف سے بول رہا تھا۔ مورے کچن میں تھی ان تک آواز نہیں پہنچی۔ پریشے کو لگا کہ وہ اب بول نہیں سکے گی، اس کے قدم منجمد ہو گئے۔ اس کا بھائی سب جانتا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھاما۔ اسے لگا کہ وہ اپنے بھائی کے سامنے اب کبھی سر نہیں اٹھا سکے گی۔ اس کا بھائی اس کے لیے ماں باپ سب تھا اور آج وہ اپنے بھائی کی نظروں میں گر چکی تھی

وہ کانپتے ہاتھوں اور دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ اس کی اپنی نظروں میں ہی کوئی اوقات نہیں رہی

www.kitabnagri.com

اس نے اپنے بھائی کا بھروسہ توڑا تھا

"ہائے یہ پریشے کدھر چلی گئی ہے؟"

مورے نے کچن سے نکل کر لاؤنج کے دروازے میں کھڑے سردار ہاشم سے پوچھا

"اپنے کمرے میں گئی ہے"

Posted On Kitab Nagri

نارمل انداز میں کہا

"لو بھی کل کہہ رہی تھی تیل لگا دوں اس کے سر میں اور اب خود غائب ہے"

مورے نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا

"رہنے دے ابھی آرام کر لے وہ"

سنجیدگی سے کہا سردار ہاشم شاہ نے اور خود باہر کی طرف نکلا۔ مورے نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور کچن کی طرف چلی گئی۔

"شہر و نا تم کچن میں کام کر لوں اور دلنشین تم میرے ساتھ کمرے میں آؤں"

بلال شاہ نے شہر و نا کی طرف دیکھ کر حکم نامہ جاری کیا اور خود اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ شہر و نا نے منہ بسورا۔ اس کا بات کا صاف مطلب تھا کہ وہ کمرے میں نہ آئے

www.kitabnagri.com

دلنشین بو جھل قدموں کے ساتھ بلال شاہ کے پیچھے پیچھے چلتی اس کے کمرے کے باہر جا کر کھڑی ہو گئی

"آ جاؤ دلنشین"

بلال شاہ نے اندر سے آواز دی۔ دلنشین نے خشک لبوں پر زبان پھیری اور سست روی سے اندر کی جانب قدم

بڑھایا

Posted On Kitab Nagri

"بیٹھ جاؤ ادھر"

بلال شاہ نے اسے اپنے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھایا

"جو میں تم سے پوچھو گا سچ سچ بتانا"

اس نے ڈائریکٹ ہی بات کرنی۔ دلنشین کا دل زور سے دھڑکا

بلال شاہ نے ٹھنڈی آہ بھری اور گویا اپنے دل پر پتھر رکھ کر پوچھا

"کس سے پیار کرتی ہو؟"

دلنشین کا گود میں رکھے ہاتھ کانپا۔ اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اسے اس بات کا ڈر نہیں تھا کہ اس کا بھائی اسے ڈانٹے گا بلکہ اسے اس بات کا دکھ تھا کہ اس کا بھائی آج اپنی غیرت کو ایک جانب رکھے۔ اس سے اس کے محبوب کا نام پوچھ رہا تھا

کوئی دلنشین سے پوچھے اس وقت کیسا محسوس ہوتا ہے جب اپنے بھائی کے سامنے اپنی محبت کا نام لینا

اس کی آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔ اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا

"بھائی وہ..... سردار ہاشم شاہ"

".....کیا سردار ہاشم شاہ"

بلال شاہ حیرانی سے بولا۔ اسے بالکل توقع نہیں تھی

Posted On Kitab Nagri

"کیا وہ بھی...؟"

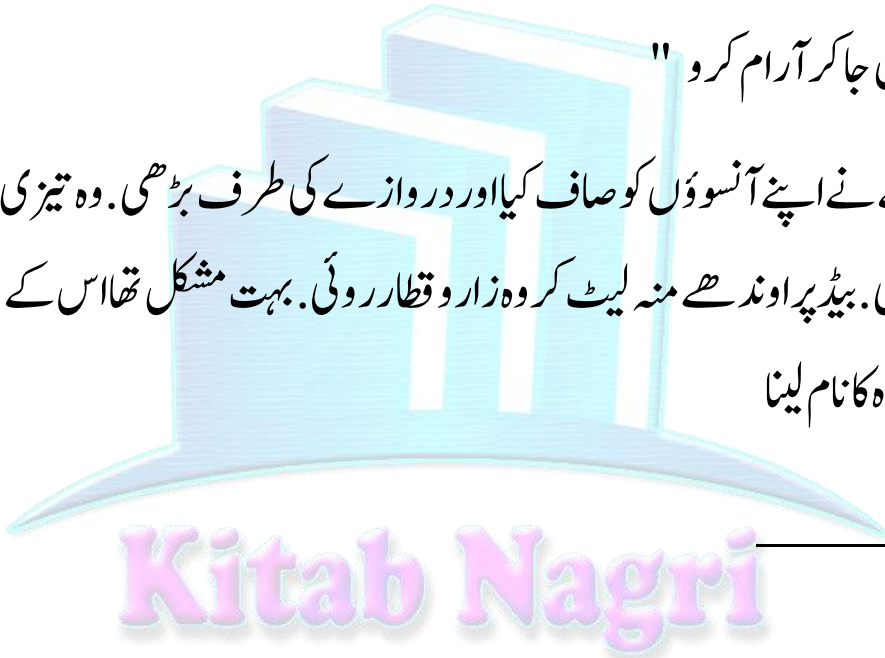
"نہیں"

پریشہ نے انکار میں سر ہلایا۔ وہ ابھی تک رو رہی تھی

بلال شاہ نے اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکرایا۔ وہ تھک چکا تھا ہر چیز سے تھک چکا تھا

"جاؤ اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو"

وہ تھکے تھکے بولا۔ پریشہ نے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا اور دروازے کی طرف بڑھی۔ وہ تیزی سے باہر نکلی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر وہ زار و قطار روئی۔ بہت مشکل تھا اس کے لیے اپنے بھائی کے سامنے سردار ہاشم شاہ کا نام لینا



ماضی

www.kitabnagri.com

زمر پارک میں بیٹھی، ارد گرد لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے ساتھ بہرام شاہ کندھوں پر چادر رکھے اس سے کم فاصلے پر بیٹھ گیا۔ آج ان دونوں میں فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

زمر اونچی آواز میں بولی۔ بہرام شاہ مسکرایا اور سر کو خم کرتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ کیسی ہیں آپ؟"

بہرام شاہ نے مسکرا کر پوچھا۔ زمر ہلکے سے مسکرائی اور بولی

"ٹھیک اور آپ"

"الحمد للہ"

زمر خاموش رہی اور دھیمے سے بولی

۔ "کیا آپ مجھے قرآن مجید کو سمجھنا اور پڑھنا سکھائے گے؟"

بہرام شاہ نے اس کے جھکے سر کو دیکھا اور پیار سے بولا

"جی جی کیوں نہیں۔ میں آپ کو سب کچھ سکھاؤں گا"

"کیا مجھے بزرگ بابا کی طرح عربی بولنا سکھائے گے؟"

وہ تیزی سے بولی تھی۔ بہرام شاہ اس کی تیزی پر مسکرایا

"ہاں ضرور"

زمر نے پہلے اسے مسکرا کر دیکھا اور پھر آنکھوں کو چھوٹا کرتے ہوئے بولی

"کیا آپ کو عربی آتی ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

بہرام شاہ نے نا سمجھی سے "ہاں" میں سر ہلایا۔ اسے زمر کی سوال کی سمجھ نہیں آئی تھی

"تو پھر آپ عربی کیوں نہیں بولتے؟"

وہ معصومیت سے بولی تھی۔ بہرام شاہ کا قہقہہ بلند تھا

"تو پھر آپ عربی کیوں نہیں بولتے؟"

وہ معصومیت سے بولی تھی۔ بہرام شاہ کا قہقہہ بلند تھا

۔ "کیا آپ کو میرے منہ سے عربی سننا اچھا لگتا ہے"

وہ بھی اتنی ہی معصومیت سے ہی بولا تھا

"جی"

زمر تھوڑا شرمناک ہو کر بولی۔ بہرام شاہ نے مسکان چہرے پر سجائے کہا

"مجھے آتی ہے لیکن زیادہ نہیں"

تھوڑی دیر تک دونوں میں خاموشی رہی۔ بہرام شاہ نے زمر کی طرف دیکھا وہ منہ سے اپنے ناخن کاٹ رہی تھی۔

توقف سے اور دھیمے سے بولی

Posted On Kitab Nagri

"بوانا راض ہے میرے سے"

بہرام شاہ نے ہلکے سے سر کو خم کیا اور سنجیدگی سے بولا

"آپ مسلمان کیسے ہوئی؟"

زمر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور دھیمے سے بولی

"کیا؟ مجھے سمجھ نہیں آئی"

بہرام شاہ مسکرایا اور بولا

"میرا مطلب کہ جب آپ نے مجھے بتایا کہ آپ عیسائی ہیں تو میں نے آپ کو ڈانٹا؟"

"نہیں بالکل نہیں"

زمر فوراً بولی۔ بہرام شاہ نے اسے بالکل نہ ہی ڈانٹا بلکہ بہت نرمی سے ہینڈل کیا تھا

"میں نے آپ سے نرمی سے بات کی؟" www.kitabnagri.com

وہ پوچھ رہا تھا۔ زمر نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا اور بولی

"جی آپ نرمی سے پیش آئے"

بہرام شاہ نے سر کو اثبات میں ہلایا اور بولا

Posted On Kitab Nagri

"جو میں نے آپ کو کتاب دی تھی وہ آپ نے پڑھی؟"

زمر کو اس کی باتوں کی سمجھ نہیں آرہی تھی لیکن پھر بھی جواب دے رہی تھی

"جی پڑھی"

وہ دھیمے سے بولی۔ بہرام شاہ تھوڑا سا آگے ہو کر بولا

اس میں آپ نے پڑھا کہ بہت سے مشرکین صرف ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن "

"سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے

زمر مسکرا کر اور کھوئی کھوئی بولی

"جی وہ بہت پیارا منظر ہوتا ہوگا"

بہرام شاہ نے مسکرا کر اس کی تائید کی اور بولا

"بلکل۔ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"

"اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔"

(صحیح بخاری)

زمر بہت غور سے سن رہی تھی۔ ارد گرد کے لوگ اب اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ بہرام شاہ نے ارد گرد کے مناظر سے بے نیاز اپنی بات جاری رکھی

Posted On Kitab Nagri

"قرآن مجید میں آتا ہے "

اور اپنے والدین کو جھڑک مت اور ان سے نرمی سے پیش آؤ"

(بنی اسرائیل. 25)

زمر نے سر جھکا لیا اسے سمجھ آگئی تھی کہ وہ اسے کیا سمجھانا چاہ رہا ہے۔ اس کی آنکھوں میں نمی آئی۔ بہرام شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا

: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے۔ چنانچہ تمہیں اختیار ہے خواہ (اس کی نافرمانی کر کے اور " دل دکھا کے) اس دروازہ کو ضائع کر دو یا (اس کی فرمانبرداری اور اس کو راضی رکھ کر) اس دروازہ کی حفاظت کرو۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(جامع ترمذی)

" . میں بچپن سے ہی والدین کے بغیر پرورش پائی۔ بس بواہی میرا سب کچھ ہیں "

میرے حسن سلوک سے متاثر ہو کر آپ نے اسلام قبول کیا۔ اپنی بواہی سے بھی اچھے سے پیش آئے۔ نرمی سے " انہیں ہینڈل کریں اور (بہرام شاہ تھوڑا رکا۔ زمر نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر اس کی بات کا " . مطلب سمجھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی) اپنے بابا کو بھی

Posted On Kitab Nagri

"انہیں میرے سے پیار نہیں ہے"

وہ ارد گرد کے مناظر کو دیکھتے ہوئے ہی بولی

"ایسا نہیں ہے۔ آپ انہیں ایک موقع دے"

زمر نے بہرام شاہ کی بات پر بس ہلکے سے سرکواشات میں ہلایا

"گڈ۔ اب مجھے چلنا چاہیے"

وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا تھا

"آپ نے کہاں جانا ہے؟"

زمر نے سوال کیا۔ بہرام شاہ نے مسکرا کر جواب دیا

"اپنے کام پر"

وہ اب سوال و جواب بھی کرنے لگی تھی۔ زمر نے تجسس سے پوچھا

"آپ کام بھی کرتے ہیں؟"

بہرام شاہ کے لیے وہ سوال حیران کن تھا۔ وہ حیرانی سے بولا

"کیوں آپ کو نہیں لگتا؟"



Posted On Kitab Nagri

زمر تھوڑا جھجک کر بولی

۔ "وہ میرا مطلب آپ نے کبھی اس بات کا ذکر نہیں کیا"

بہرام شاہ مسکرا کر بولا

"پہلے ہم میں کوئی رشتہ بھی تو نہیں تھا"

زمر مسکرائی۔ اس کے لب پوری طرح مسکرائے

"جی۔ آپ کیا کام کرتے ہیں؟"

زمر نے موضوع بدلنا چاہا تھا۔ اس لیے سوال ہو چھ بیٹھی

"گاڑیوں کا شوروم ہے"

وہ اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا لیکن زمر کے سوال نے اسے دوبارہ سے مسکرانے پر مجبور کر دیا

"میں نے آپ کے پاس کبھی گاڑی نہیں دیکھی؟" www.kitabnagri.com

وہ آنکھیں پھیلائے پوچھ رہی تھی۔ بہرام شاہ نے اپنا ہتھکہہ دبایا اور بولا

"کیا حلوائی مٹھائی کھاتا ہے؟"

"نہیں"

Posted On Kitab Nagri

زمر نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔ وہ دونوں اب محرم تھے، اب کھلی ہوا میں سانس لے سکتے تھے۔ بہرام شاہ آگے بڑھے اور زمر کا ہاتھ تھام لیا۔ زمر سکتے میں آگئی۔ وہ اس کے اتنے قریب کبھی نہیں آیا تھا۔ زمر کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ بہرام شاہ نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اپنے دائیں ہاتھ سے اس کا نقاب ٹھیک کیا

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مسز"

وہ مسکراتے ہوئے بولا اور اس سے جدا ہوا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے ہی وہاں سے چلا گیا۔ زمر ساکت تھی اس کا دل چاہ رہا تھا وہ کھکھلا کر ہنسنے۔ وہ شخص اسے چاہتا تھا اور زمر کے لیے اس سے زیادہ حسین بات کوئی نہیں تھی

وہ کھوئی کھوئی بولی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تم جسے نور صبح کہتے ہو"

"میں اسے گردشام بھی نہ کہوں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سونیا کو غائب ہوئے کافی عرصہ ہو گیا تھا۔ سبحان شاہ اپنی کھوئی بیوی کے غم میں گھلتا رہتا تھا اور شاہینہ بی سبحان شاہ سے نفرت کرنے میں مصروف۔ سونیا کا گھر سے بھاگنا سردار عالمگیر کو اندر تک ہلا گیا تھا۔ سردار اور نگزیب ابھی . بھی اسے ڈھونڈ رہا تھا لیکن وہ مل نہیں رہی تھی

حال

وہ آئیں تو سر مقتل تماشا ہم بھی دیکھیں گے "
"یہ شب کی آخری ساعت گراں کیسی بھی ہو ہمد

رات کا اندھیرہ ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوا تھا۔ ایسے میں بلال شاہ صبح والے حلیے میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب شاہینہ بی کچن سے نکلتی اسے دکھائی دی۔ بلال شاہ رکا، وہ بھی رک چکی تھی۔ بلال شاہ نے اپنے ماتھے کو مسلا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ پیچھے کھڑی شاہینہ بی کا دل خون کے آنسو رویا۔ ان کا بیٹا اب ان کا نہیں رہا تھا۔

بلال شاہ کمرے میں داخل ہوا تو شیشے کے سامنے بال کھلے چھوڑے وہ کنگھی کر رہی تھی۔ بلال شاہ نے اپنا موبائل اور چابیاں میز پر رکھی اور اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ وہ اس طرح کھڑا تھا کہ وہ دونوں شیشے میں دکھائی دے رہے

Posted On Kitab Nagri

تھے۔ شہر و ناکا برش کرتا ہاتھ رک گیا، وہ ساکت کھڑی ہو گئی۔ بلال شاہ نے اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپا لیا۔
شہر و ناکا کے لب مسکرائے لیکن اس کا جسم کانپ رہا تھا۔ اس نے دھیمے سے برش کو نیچے رکھا۔

چاند بھی بادلوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ کبھی بادلوں میں چھپ جاتا اور کبھی نکل آتا۔ ٹائیگر اپنے سامنے میز پر فائلز
پھیلائے کسی اور سوچ میں گم تھا۔

"تم آج کل کچھ زیادہ ہی سوچوں میں گم رہنے لگے ہو"

حیدر نے اس کے سامنے چائے کا گک رکھتے ہوئے کہا

"نہیں تو"

ٹائیگر نے گک کو پکڑتے ہوئے کہا

"تم آج پھر وادی زمر گئے تھے"

یہ نہ سوال تھا اور نہ ہی معلومات۔ حیدر نے بہت مطمئن انداز میں پوچھا تھا۔ ٹائیگر نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی اور

آرام سے بولا

"کیا تمہیں نہیں لگتا تمہیں اپنے گھر کے مسئلے حل کرنے چاہیے؟"

Posted On Kitab Nagri

ابرواچکا کرٹائیگر نے طنزیہ سوال کیا۔ حیدر نے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑایا۔ اس کے سامنے وہ بڑبڑا نہیں سکتا تھا

"چلو اب کام کرتے ہیں"

حیدر نے اس کو اصل موضوع کی طرف متوجہ کیا



کب سے ہیں ایک حرف پہ نظریں جمی ہوئی"

"وہ پڑھ رہا ہوں جو نہیں لکھا کتاب میں"

سردار ہاشم شاہ ڈیرے پر موجود چارپائی پر بیٹھا ہوا لوگوں کے مسائل سن رہا تھا۔ خان نے اس کے کان میں چھپکے سے کچھ کہا۔ سردار ہاشم شاہ نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوا لیکن اب اس کے چہرے پر پہلے کی طرح تروتازگی نہیں تھی۔ اب وہ بے چین لگ رہا تھا

وقت کے کتنے دھاروں سے گزرنا ہے ابھی"

Posted On Kitab Nagri

"زندگی ہے تو کی رنگ سے مرنا ہے ابھی

ہادیہ نے سرخ پٹیا لہ شلوار کے ساتھ سبز رنگ کا کرتا پہن رکھا تھا۔ وہ اماں بی کے پاس چولہے کے پاس کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر بے چینی تھی۔ آنکھیں کسی کے انتظار میں تھی۔ آخر کار وہ پوچھ ہی بیٹھی

"اماں بی کیا سکندر نہیں آیا؟"

آواز میں بے چینی ہی بے چینی تھی۔ اماں بی نے اسے دیکھے بغیر کہا

"نہیں"

ہادیہ نے ہاتھ میں پکڑا ڈونگا پاس رکھی چار پائی پر رکھا اور کمرے میں گئی۔ اس نے چار جنگ سے موبائل فون اتارا اور موبائل فون میں موجود شناسا نمبر کو کال ملائی۔ باہر بیٹھی اماں بی نے سر کو دائیں بائیں ہلایا۔ گویا وہ اسے اس کام سے باز رہنے کا کہہ رہی تھی۔ ہادیہ نے اماں بی کو نظر انداز کیا اور کال ملا کر موبائل فون کو کان سے لگا لیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی کال پک کر لی گئی۔

"سکندر تم کہاں ہو؟"

وہ منہ سے ناخن کاٹ رہی تھی

"نہیں نہیں اماں بی ٹھیک ہیں۔ وہ مجھے تم سے بات کرنی تھی"

Posted On Kitab Nagri

سکندر کے سوال پر اس نے اسے فٹ سے جواب دیا

۔ "آج میرے رشتے والے آرہے ہیں"

وہ بے چین سی بولی۔ آخری امید تھی اسے سکندر سے

"مجھے تنگ نہ کرو ہادیہ"

سکندر کی رعب دار آواز گونجی

"میں تنگ نہیں کر رہی۔ بتا رہی ہوں تمہیں"

آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے تھے

"میں کیا کروں اگر تمہارے رشتے والے آرہے ہیں"

سکندر نے درشتگی سے کہا تھا۔ یہ وہ سکندر نہیں تھا جو معصوم اور بیوقوف تھا وہ سکندر کہیں کھو گیا تھا۔ ہادیہ نے منہ

www.kitabnagri.com

پر ہاتھ رکھ کر اپنی آواز دبائی

۔ "سکندر میں تم سے پیار کرتی ہوں"

اس جملے کو بولتے ہوئے ہادیہ کا دل سو بار ٹوٹا اور جوڑا تھا

"میں نہیں کرتا تم سے پیار۔ اور اب مجھے کال مت کرنا۔ مصروف ہوں میں"

Posted On Kitab Nagri

شیشہ گروں نے اس کی بصیرت بھی چھین لی "

"آنکھیں تھیں اس کے پاس مگر دیکھتا نہ تھا

."

سکندر نے کال کاٹ دی تھی۔ ہادیہ نے موبائل فون والا ہاتھ اپنے پہلو میں گرایا۔ وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ اس سے دردناک لمحہ اس کے لیے کیا ہو سکتا ہے

"میں تمہیں بددعا نہیں دے سکتی سکندر۔ محبت کرنے والے بددعا نہیں دیا کرتے "

وہ بی آواز میں چیختی تھی۔ اس کی آواز میں درد تھا۔ اماں بی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ ہادیہ نے ان کا ہاتھ تھاما اور پھر چھوڑ دیا۔ اماں بی کا اس میں کوئی قصور نہیں تھا یہ بات ہادیہ بھی جانتی تھی۔ انہوں نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔ وہ سکندر کا جواب جانتی تھی اس لیے اسے کال کرنے سے منع کر رہی تھی

www.kitabnagri.com

ہادیہ کمرے سے باہر نکلی اور اپنے گھر کی طرف بھاگی

کچھ بھی کہوں سب اپنی اناؤں پر آڑے ہیں "

"سب لوگ یہاں صورت اصنام کھڑے ہیں

Posted On Kitab Nagri

ماضی

زمر کھوئی کھوئی اپنے گھر کو واپس آئی۔ اس کے فلیٹ کے سامنے کاظم صاحب بوا سے کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔ بوانے زمر کو دیکھا وہ اس چہرے کے ساتھ واپس نہیں آئی تھی جس چہرے کے ساتھ وہ گھر سے نکلی تھی

"بابا آپ؟"

زمر نے کاظم صاحب کے قریب کھڑے ہو کر حیرانی سے کہا۔ کاظم صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ان کے چہرے پر رونق تھی۔ آج ان کا حلیہ قدرے بہتر تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جو لیا تم تم مسلمان ہو گئی ہو؟"

چہرے پر مسکراہٹ پھیلائے وہ کنفرم کر رہے تھے۔ زمر نے بوا کی طرف دیکھا۔ بوانے منہ پھیر لیا۔ زمر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"جی اور میرا نام زمر ہے"

Posted On Kitab Nagri

زمر کی نظریں ابھی تک بواپر ٹکی ہوئی تھی۔ کاظم صاحب کے چہرے پر سکون کا سایہ لہرا رہا تھا۔ زمر فلیٹ کے اندر گئی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے واپس پلٹی۔ بوا اب کچن کی طرف بڑھ چکی تھی

"بابا اندر آجائے چائے پی لیں"

بوانے کچن سے سر نکال کر اسے دیکھا۔ اس کا اپنے باپ کے ساتھ لہجہ ہمیشہ سخت رہا تھا لیکن آج لہجہ نرم تھا۔ حیران تو اس کا باپ بھی ہوا تھا۔ کاظم صاحب نے جو لیا کے چہرے کو دیکھا وہ چمک رہا تھا۔ کاظم صاحب نے نفی میں سر ہلایا اور بولا

نہیں بیٹا میں پی کر آیا ہوں (بوانے کچن کی طرف دوبارہ رخ کر لیا۔ کاظم صاحب نے اپنی جیب سے کچھ پیسے نکالے اور زمر کی طرف بڑھائے) لو بیٹا یہ رکھ لو

وہ جھجھکتے ہوئے بولے تھے۔ شاید اس دن کا جو لیا رو یہ یاد تھا۔ زمر نے بہت سکون اور مطمئن انداز میں کہا

"نہیں بابا آپ اس کی اپنے لیے دوائی لے لینا۔ میرے پاس پیسے ہیں"

بوانے دوبارہ سے کچن سے نکل کر دیکھا۔ وہ بدل گئی تھی۔ کاظم صاحب کے پاس الفاظ ختم ہو گئے تھے۔ جو لیا نے طنزیہ نہیں کہا تھا۔ زمر اندر کی جانب بڑھی۔ بوا اسے بغور دیکھے جارہی تھی۔ بوا کی اس کے ساتھ بات چیت بند تھی۔ لیکن وہ حیران ہوئے بنانہ رہ پائی۔ زمر کچن کی طرف بڑھی۔ اس نے اب دوپٹہ کندھوں پر رکھا ہوا تھا

"بوا کیا بنایا ہے کھانے میں آج؟"

Posted On Kitab Nagri

بوانے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ برتن کو دھور ہی تھی۔ زمر ابھی کچھ بولتی اس سے پہلے ان کی فلیٹ کی گھنٹی بجی۔ زمر ابھی دروازے کھولنے جانے ہی لگی تھی کہ بوا چلی گئی۔ زمر نے برتن جو سنک میں پڑے ہوئے تھے انہیں دھونا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ بوا ہاتھ میں ایک ڈبہ پکڑے آئی اور باہر لاؤنج میں رکھ دیا۔ وہ خود دوبارہ سے کچن میں آگئی۔ زمر نے اپنے گیلے ہاتھ دوپٹہ سے صاف کیے اور لاؤنج میں گئی۔ لاؤنج میں موجود میز پر سے ڈبہ اٹھایا اور اسے کھولا

۔ اسے اس میں سے ایک موبائل فون ملا۔ باہر چٹ پر نام بہرام شاہ تھا۔
کا موبائل oppo زمر مسکرائی۔ بہرام شاہ نے اس کے لیے موبائل فون بھیجا تھا۔ زمر نے موبائل آن کیا۔ وہ تھا اس کے اندر ہی سم کارڈ تھا۔ موبائل کے اندر صرف ایک نمبر ہی تھا اور اس پر بڑے حروف میں بہرام شاہ لکھا ہوا تھا۔ زمر نے بہرام شاہ کے نام پر انگلی پھیری۔ وہ شخص اس کی رگ رگ میں بس چکا تھا۔ وہ دم سادھے بس بہرام شاہ کے نام کو چھو رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کتنی عجیب بات ہے جو نہ چاہتا تھا میں

قسمت سے اس طرح کا مقدر ملا مجھے

زمر ہوش کی دنیا میں لوٹی۔ اس نے موبائل اور ریپر پکڑے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ کمرے کا دروازہ بند نہیں کیا تھا ایسے ہی موبائل کو لیے وہ بیڈ پر بیٹھی۔ اس نے ڈیٹا آن کیا۔ اسے یقین تھا اس شخص نے اسے بیلنس بھی کروا کر دیا ہوگا۔ زمر نے واٹس اپ آن کی۔ بہرام شاہ کا نام واٹس اپ پر دکھائی دے رہا تھا۔ زمر نے دھڑکتے دل

Posted On Kitab Nagri

کے ساتھ اس پر ٹچ کیا۔ وہ آن لائن تھا۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس نے کانپتی انگلیوں کے ساتھ میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

زمر نے سلام لکھا۔ اس کا کی بورڈ انگلش، اردو اور عربی میں تھا۔ اس نے میسج ٹائپ کر کے چھوڑ دیا۔ موبائل ہاتھ میں پکڑے وہ بیٹھی رہی۔ بوانے ایک دفعہ جھانک کر دیکھا اور پھر واپس چلی گئی۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اسے میسج موصول ہوا

"جی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

ساتھ ایک ہنستی ہوئی امیج تھی۔ زمر کے ہاتھ کانپے، اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اس کے پاس پہلے موبائل تھا لیکن وہ بٹنوں والا تھا اور اس نے کبھی کسی کے ساتھ اس طرح بات نہیں کی تھی

"وہ مجھے خدیجہ کا نمبر چاہیے تھا"

بہرام شاہ کے لبوں پر مسکان پھیلی۔ وہ دور بیٹھا بھی اس کے کانپتے ہاتھوں کو محسوس کر سکتا تھا۔ زمر کو تھوڑی دیر میں پھر پیغام موصول ہوا

"جی میں بھیجتا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

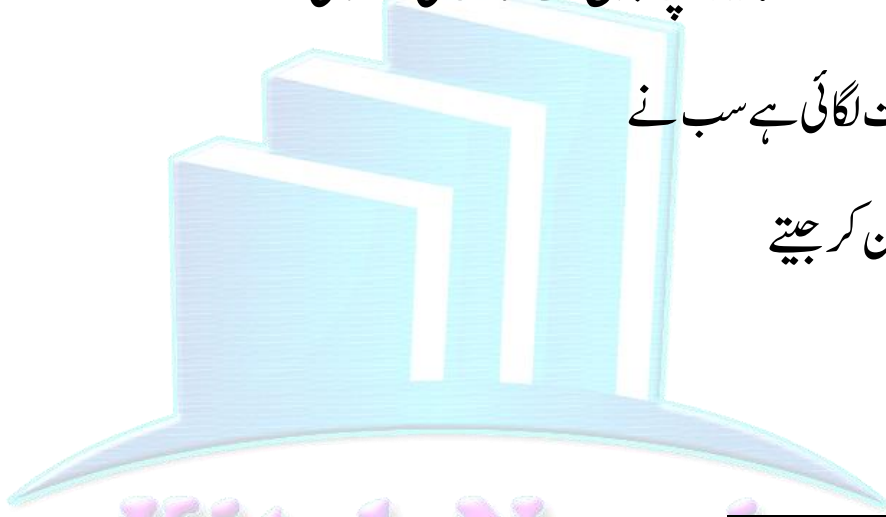
زمر نے کوئی جواب نہ دیا تو تھوڑی دیر بعد خود ہی ایک نمبر بہرام شاہ نے بھیجا۔ زمر نے جلدی سے ڈیٹا آف کیا۔ اس نے موبائل کو بیڈ پر رکھ دیا اور خود اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔ یہ اس کا پہلا تجربہ تھا کسی شخص سے بات کرنے کا۔ اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا

"وہ تمہارا شوہر ہے زمر۔ محرم ہے وہ تمہارا"

اس کے دل نے اسے جھنجھوڑا۔ وہ کانپتے لبوں کے ساتھ ہی مسکرائی

انمول پتھروں کی قیمت لگائی ہے سب نے

دیوار جو نہ بنتے، بازار بن کر جیتے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حال

سردار ہاشم شاہ خان کے ساتھ چلتے ہوئے مہمان خانے کی طرف بڑھے۔ خان باہر ہی کھڑا رہا۔ سردار ہاشم شاہ رعب کے ساتھ چلتے ہوئے مہمان خانے میں داخل ہوئے۔ سامنے رکھی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بلال شاہ

Posted On Kitab Nagri

اپنے داہنے ہاتھ میں موجود گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا۔ سردار ہاشم شاہ کو دیکھ کر کھڑا ہوا۔ سردار ہاشم شاہ نے اس سے دائیں ہاتھ ملایا اور سلام کیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل رکھی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے

"سردار عالمگیر کا پوتا آج وادی زمر میں؟"

سردار ہاشم شاہ نے بظاہر مسکراتے ہوئے کہا تھا لیکن دل میں شک کا بیج تھا

"میری آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے"

بلال شاہ نے بات صاف اور واضح کہی۔ سردار ہاشم شاہ نے سر کو اثبات میں ہلایا اور بولے

"یہ بات تو صحیح کہی۔ ہم آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟"

بلال شاہ مسکرایا۔ سردار ہاشم شاہ عقل مند اور سمجھدار تھا وہ جانتا تھا کہ سردار عالمگیر کے قبیلے سے کوئی بھی بغیر

مطلب کے نہیں آئے گا اس لیے ڈائریکٹ بات کہہ دی

"جی میرا دو دن بعد ولیمہ ہے اور میں چاہتا ہوں اس خوشی کے موقع پر آپ ہمارے ساتھ ہوں"

ہاشم شاہ نے سر کو اثبات میں ہلایا اور بولے

"ہم تو آجائے گے آپ اپنے دادا سے پوچھ لیجیے گا۔ کیا وہ ہمیں بلانا چاہتے ہیں؟"

بات طنز سے محروم تھی

"ولیمہ میرا ہے اور میں آپ کو خود مدعو کرنے آیا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ نے خوش دلی سے کہا۔ سردار ہاشم شاہ نے بھی خوش دلی سے ہامی بھری۔ خان اندر داخل ہوا اور اس کے پیچھے پیچھے دو شناسا وجود داخل ہوئے۔ سردار ہاشم شاہ اور بلال شاہ دونوں اپنی جگہوں سے کھڑے ہو چکے تھے

دائین کی نظریں سردار ہاشم شاہ سے ٹکرائی

جہنم ہو کہ جنت، جو بھی ہوگا، فیصلہ ہوگا"

"یہ کیا کم ہے کہ ہمارا اور اس کا سامنا ہوگا

سردار ہاشم شاہ نے جھٹ سے نظروں کا زاویہ بدلا۔ بلال شاہ ابھی تک حیران کھڑا تھا۔ کیا یہ دونوں بہن بھائی ابھی تک شہر واپس نہیں گئے تھے۔ سبتین بلال شاہ کو دیکھ کر مسکرایا لیکن دائین کا چہرہ ہر احساس سے پاک تھا

"کیا آپ اب متفق ہیں ہمیں انٹرویو دینے کے لیے؟"

www.kitabnagri.com

دائین نے سردار ہاشم شاہ کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا

"جی ہم آپ کو انٹرویو دینے کے لیے راضی ہیں"

اسی سنجیدگی سے سردار ہاشم شاہ نے جواب دیا تھا۔ سردار ہاشم شاہ نے بلال شاہ کی طرف دیکھا اور بولے

"یہ شہر سے آئے ہیں انٹرویو لینا چاہتے ہیں میرا"

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ نے سنجیدگی سے سر ہلادیا۔ وہ دانیل کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ سکتا تھا۔ گھٹنوں تک آتی فراک پہنے وہ ناک چڑھانے میں ماہر تھی۔ دوپٹہ کو سر پر آج پنز کے ساتھ ڈکایا ہوا تھا اور سبتین کا حلیہ اور اس کی مردانگی بلال شاہ کو کبھی نہیں بھاتی تھی۔ اس کے نزدیک مرد کو رعب دار ہونا چاہیے اور اس کی پر سنیلٹی ہونی چاہیے لیکن سبتین ہمیشہ اپنی بہن کے ساتھ ہی پایا جاتا تھا

آجائے بلال شاہ میں آپ کو کھیتوں کی سیر کرواؤ اور آپ (اب وہ دانیل اور سبتین کی طرف متوجہ ہوا) تھک "

"گئے ہوں گے آرام کیجئے۔ ہم بعد میں انٹرویو پر تفصیل سے بات کرتے ہیں

سردار ہاشم شاہ اپنی بات مکمل کرنے کے بعد خان کو لے کر باہر کی طرف نکلا۔ بلال شاہ بھی ان کے پیچھے باہر نکلا لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے واپس آیا اور سبتین کی طرف دیکھ کر دانیل سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا

"ہمیں بھی کبھی بابا کا پیار نہیں ملا۔ وہ ہمارے پاس تھے لیکن قریب نہیں تھے "

وہ دانیل اور سبتین کو حیران چھوڑ کر چلا گیا۔ دانیل نے دوبارہ سے ناک چڑھایا اور سبتین کو بازو پر چٹکی کاٹتے ہوئے بولی

www.kitabnagri.com

"تمہیں کیا ضرورت تھی اسے دیکھ کر ہنسنے کی؟"

اشارہ بلال شاہ کی طرف کیا تھا

"وہ بھائی ہے ہمارا "

سبتین نے اپنے بازو کو مسلا اور خفا سا بولا تھا۔ اس کے جواب پر دانیل نے ناک چڑھایا اور منہ بسور کر بولی

Posted On Kitab Nagri

"تو اس کے ساتھ چلے جانا تھا"

سبتین نے اس کی بات پر منہ میں کچھ بڑبڑایا

"سامنے بولو جو بولنا ہے۔ منہ میں کیا بڑبڑا رہے ہو؟"

وہ طیش میں بولی تھی۔ سبتین نے اپنا سر پیٹا۔ اس سے پیچھا چھڑانا مشکل تھا

"میں سوچ رہا تھا کہ سردار ہاشم شاہ انٹرویو دے گے بھی یا نہیں"

سبتین نے موضوع بدلا۔ دانیل صوفے پر بیٹھتے ہوئے سکون سے بولی

"سوچنے کے لیے دماغ کی ضرورت ہوتی ہے جو تمہارے پاس نہیں ہے"

سبتین کو اس کی بات پر گویا آگ لگ گئی اور وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا

"دانیل تم مجھے بیوقوف سمجھتی ہو؟"

"جب جواب پتا ہے تو سوال کیوں پوچھ رہے ہو"

دانیل نے موبائل میں مصروف کہا۔ دانیل نے اپنا موبائل نکالا اور اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر منہ میں بڑبڑانے لگا۔ دانیل نے آنکھیں نکال کر اسے دیکھا تو موبائل میں مصروف ہو گیا لیکن ہونٹ ابھی بھی ہل رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

دلنشین کچن میں آئی تو شہر ونا مسکراتے ہوئے آٹا گوند رہی تھی۔ شہر ونا کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ سجی رہتی تھی لیکن آج اس کا چہرہ کچھ زیادہ ہی چمک رہا تھا

"بھابھی آج آپ کافی خوش لگ رہی ہیں؟"

دلنشین نے فریج سے سیب نکالتے ہوئے کہا

"ہاں وہ بس ایسے ہی"

وہ شرماتے ہوئے بولی۔ دلنشین دل سے مسکرائی۔ اس کا بھائی اب خوش تھا اور یہ بات دلنشین کے لیے خوشی کا باعث تھی

"دلنشین

رعب دار آواز کچن میں گونجی۔ دلنشین نے گھوم کر دیکھا تو شاہینہ بی چادر کو کاندھوں پر پھیلانے آج پہلے جیسی لگ رہی تھی

www.kitabnagri.com

دلنشین نے سیب کو دھویا اور کھاتے ہوئے بولی

"جی اماں"

دلنشین بظاہر تو بے پرواہ لگ رہی تھی لیکن اسے خطرے کی بو آ رہی تھی۔ شہر ونا نے آٹا گوندھ لیا تھا وہ حیران سی کھڑی تھی

Posted On Kitab Nagri

"بلال کدھر ہے؟"

شہر ونا کو دیکھتے ہوئے سوال د لنشین سے کیا تھا

"ڈیرے پر ہوں گے"

د لنشین نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔ شہر ونا کو چپ سادھ گئی اس نے کبھی شاہینہ بی کی ایسی آواز نہیں سنی تھی۔

شاہینہ بی اسی سنجیدگی سے واپس لوٹ گئی۔ د لنشین نے شہر ونا کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور بولی

"بھابھی کیا ہوا؟"

"امی اتنے غصے میں کیوں تھی؟"

شہر ونا کھوئی کھوئی بولی۔ د لنشین نے سب کو پلیٹ میں رکھا اور بولی

۔ "بھابھی آپ ٹینشن نہ لے۔ وہ ان کا اور ان کے بیٹے کا معاملہ ہے"

شہر ونا نے اثبات میں سر ہلایا لیکن وہ اب بے چین لگ رہی تھی۔

"سکندر ہادیہ کا رشتہ ہو گیا ہے"

اماں بی نے پیپل کے درخت کے نیچے چار پائی بچھائی ہوئی تھی اور تکیے سے ٹیک لگائے وہ بے چین سی موبائل کان سے لگائے سکندر کو بتا رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"اچھا ہوا"

موبائل سے آواز گونجی۔ اماں بی کے ماتھے پر بل پڑے اور بولی

"تجھے شرم نہیں آتی تو نے اسے رلا دیا تھا"

"اور کیا کرتا۔ اگر نرمی سے بات کرتا تو وہ کبھی نہ مانتی۔ اس کی وجہ سے میں گھر بھی نہیں آ سکا"

سکندر نے خفا سا شکوہ کیا

"اس میں اس کا کیا قصور؟"

اماں بی آنکھوں کو چھوٹا کرتے ہوئے بولی

"رہنے دے آپ۔ جیسے کچھ جانتی نہیں ہیں"

سکندر کی خفا سی آواز آئی۔ اماں بی نے موبائل کو دوسرے کان سے لگایا اور بولی

"پتر تو گھر آ جا۔ ہادیہ کی جلد منگنی ہو جانی ہے اس کے باپ کے ساتھ آ کر ہاتھ بٹا دے"

"اچھا.....!"

سکندر نے اچھا کو لمبا کیا۔ اماں بی جان چکی تھی وہ آنا نہیں چاہ رہا تھا

فی امان اللہ "کہتے ہوئے سکندر نے کال بند کر دی"

Posted On Kitab Nagri

"لو بھی اسکا بیلنس ختم ہو جانا تھا اگر میرے سے بات کر لیتا۔ جھٹ سے کال بند کر دی"

اماں بی خفاسی موبائل کو دیکھتے ہوئے بولی

ماضی



!! ہر غلط بات پہ میں کہہ دوں لہیک "
"اس طرح خون صداقت نہیں کر سکتے

زمر روز کی طرح وہی موجود ہوتی تھی۔ آج دوپٹے کو پینز کے ساتھ لٹایا ہوا تھا۔ لوگ اب بہت کم پارک میں تھے۔
پرندے خوراک کی تلاش میں ادھر ادھر گھوم رہے تھے

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

وہ اپنے ہی دھیان میں مصروف تھی کہ اسے اپنے پاس بہرام شاہ کی میٹھی آواز سنائی دی۔ وہ مسکرائی اور بولی

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

Posted On Kitab Nagri

بہرام شاہ چہرے پر مسکان سجائے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک شاپر تھا جسے اس نے بیچ پر اپنے ساتھ ہی رکھ لیا۔

"کیسی ہیں آپ؟"

وہی شوخ اور میٹھا لہجہ

"الحمد للہ"

وہ دھیمے سے بولی۔ اس شخص سے بات کرتے ہوئے وہ بہت دھیمہ بولتی تھی

"کیا آپ نے کتاب پوری پڑھی؟"

بہرام شاہ نے سامنے موجود درخت پر بیٹھی چڑیا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ زمر نے نفی میں سر ہلایا اور بولی

مکمل نہیں پڑھی لیکن میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں پڑھا۔ وہ مجھے سب صحابہ سے زیادہ اچھے لگے، ان کا رعب و دبدبہ، ان کا سلام لانے کے بعد کھلم کھلا کعبہ کے اندر عبادت کرنا اس کا طواف کرنا۔
"مجھے وہ سب سے زیادہ اچھے لگے"

وہ جوش میں بولے جا رہی تھی۔ بہرام شاہ مسکرایا اور اس کی طرف دیکھ کر میٹھے لہجے میں بولا

نہیں زمر صحابہ سبھی بہت اچھے ہیں لیکن آپ نے زیادہ تر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں علم حاصل کیا۔ اگر آپ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اتنا زیادہ ہی پڑھتی تو وہ بھی آپ کو اچھے لگتے

Posted On Kitab Nagri

زمر نے سر اثبات میں ہلایا۔ ایسا ہی تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے صحفہ پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہوا تھا لیکن زمر نے وہ صحفہ چھوڑ دیا تھا۔ بہرام شاہ نے ٹھنڈی آہ بھری اور بولے

زمر صحابہ رضی اللہ عنہ نے بہت سی قربانیاں دیں۔ کیا آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ "

کے بارے میں پڑھا (زمر نے نفی میں سر ہلایا۔ بہرام شاہ نے دوبارہ سے بات جوڑی) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت مال خرچ کیا۔ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی امہات المؤمنین کی مدد کیے کرتے تھے۔ انہیں یہ فضیلت حاصل تھی کہ غزوہ تبوک میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ (بہرام شاہ تھوڑی دیر ٹھہرے۔ زمر ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکے دم سادھے اسے سن رہی تھی) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی غزوہ تبوک میں اپنے گھر کا سارا سامان لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت اور مزاج کو سمجھ جاتے تھے یعنی کہ وہ آپ کے چہرے انوار کو دیکھ کر اندازہ لگا لیتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہیں یا خوش

www.kitabnagri.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"میرے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں سے بہتر ہیں"

(زمر کھوئی کھوئی سن رہی تھی) "اگر میں اب بات کروں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی (بہرام شاہ اس کی توجہ پر مسکرایا تھا) تو ان کے حق میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود دعا کی تھی کہ

Posted On Kitab Nagri

"الہی اس کے تیر کو نشانے پر بٹھا اور اس کی دعا قبول فرما"

".وہ عرب میں پہلے شخص تھے جس نے راہ خدا میں پہلا تیر پھینکا

بہرام شاہ ٹھہرا اور پھر سے بولا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہیں ذوالنورین کا لقب دیا گیا تھا۔ انہوں نے کبھی راگ نہیں گایا تھا۔ انہوں نے "جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی انہوں نے اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ کبھی شرمگاہ کو نہیں لگایا۔ وہ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے اگر کسی جمعے غلام پاس نہ ہوتا تو اس کی قضا ادا کر دیتے۔ انہوں نے نہ کبھی زنا کیا اور نہ چوری کی۔ انہوں نے کبھی برائی کی خواہش نہیں کی تھی۔ انہوں نے مدینہ میں بنیر رومہ (میٹھے پانی کا "کنواں) کا نصف بارہ ہزار میں اور پھر باقی نصف اٹھارہ ہزار میں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا

وہر کے اور زمر کی طرف دیکھتے ہوئے بولے

زمر سب صحابہ اچھے ہیں بس آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں زیادہ علم حاصل کیا تو وہ آپ کو "زیادہ اچھے لگے۔ اگر اب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات کروں تو آپ کو وہ بھی اچھے لگے گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر قاضی (حج) ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے

"اب علی کرم وجہہ سے بڑھ کر سنت کا عالم باقی نہیں رہا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا

Posted On Kitab Nagri

تمہارا اور میرا تعلق وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کے درمیان میں تھا مگر فرق یہ ہے " کہ میرے بعد نبی نہیں ہے

۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد بھی رہے

زمر نے غور کیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب بھی نام لیتے تو پورا لیتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا بھی مکمل نام لیتے۔ زمر کو واقعی ہی محسوس ہوا اسے سب صحابہ کو پڑھنا چاہیے۔ اس نے صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پڑھا تو اسے وہ سب سے اچھے لگے۔ اگر وہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے احوال کو پڑھے تو اس کے لیے ان سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے درمیان فرق کرنا مشکل ہو جائے گا

بہرام شاہ نے زمر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کیا آپ کو پتہ ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھائی کا واقعہ۔ (زمر نے نفی میں سر ہلایا) چلیے میں " بتاتا ہوں۔ وہ ابھی نابالغ تھے اور غزوہ بدر میں سب مسلمانوں کے ساتھ شریک ہونا چاہتے تھے۔ معرکہ سے پہلے جب مسلمانوں کا لشکر پیش کیا جانے لگا تو عمیر چھپنے لگے اس خوف سے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر انہیں دیکھ لیا تو انہیں چھوٹی عمر کی وجہ سے روک دیں گے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ لیا اور انہیں منع کر دیا لیکن وہ رونے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں

Posted On Kitab Nagri

اجازت دے دی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ان کے گلے میں تلوار لٹکائی اور پھر چھوٹے ہونے کی وجہ سے ان کی پٹی میں گرہ لگا دی

کیا آپ کو ان کا واقعہ اچھا لگا (زمر نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔ زمر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔ وہ سب بہت نیک اور صالح بندے تھے اور آج ہم لوگ کیا ہیں؟)

یاد رکھیے زمر آپ صحابہ رضی اللہ عنہ کی قربانیوں کے بارے میں جتنا علم حاصل کرتی رہے گی وہ آپ کو اتنے ہی "اچھے لگے گے۔ پھر آپ ان کے درمیان فرق نہیں کر پائے گی

زمر سر جھکائے سن رہی تھی

زمر حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ۲۴ (24) زخم آئے اور کل بدن پر نیزہ، تلوار اور تیر کے ۷۵ (75) زخم تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں فرمایا

"سب سے زیادہ نیک اور سخی طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں"

میں آپ کو سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاتا ہوں انہوں نے 15 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا اور ان کے چچا انہیں کجھور کی صف میں لپیٹ کر دھواں دیا کرتے تھے۔ ان کی شرمگاہ تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں زخمی ہوئی

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے

"زبیر ارکان دین میں سے ایک رکن ہے"

Posted On Kitab Nagri

(حیات الصحابہ کے چند پہلو سے یہ لیا گیا ہے)

بہرام شاہ نے سانس خارج کیا۔ زمر کا سرا بھی تک جھکا ہوا تھا

زمر میں بس آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں سب صحابہ نیک، صالح اور اللہ تعالیٰ کے قریب رہے ہیں۔ ان کے "درمیان فرق نہیں کیا جاسکتا۔ کیا آپ ان میں اب فرق کر سکتی ہیں؟

زمر نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ کیسے فرق کر سکتی ہے ان میں۔ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑے

بہرام شاہ نے اپنے پاس پڑا شاپرا اٹھایا اور زمر کی طرف بڑھایا

"یہ آپ کے لیے"

بہرام شاہ نے بہت مٹھاس سے کہا۔ زمر نے شاپر پکڑا اور اسے کھولا۔ اس میں عبایا تھا۔ کالے رنگ کا عبایا اور ساتھ سکارف بھی۔ زمر نے اسے چھوا۔ اسے خدیجہ کا عبایا بہت پسند تھا اور آج اسے مل گیا۔ وہ مسکرائی کھلکھلا کر مسکرائی۔ بہرام شاہ اس کی حرکت کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ اس کے نزدیک اس کی بیوی کے لیے اس سے پیارا تحفہ کوئی نہیں ہو سکتا تھا

"بہت بہت شکریہ۔ جزاک اللہ خیر اکثیر (اللہ تعالیٰ آپ کو بہت زیادہ اجر دے)"

اس کی بات پر بہرام شاہ کی آنکھیں بھی مسکرائی تھیں۔ وہ اسلام کے آداب سیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"وایاک خیر اکثیرا (اور آپ کو بھی)"

زمر نے اپنے نقاب کو ٹھیک کیا اور بہرام شاہ کی طرف دیکھ کر کہا

"میں خدیجہ سے نماز سیکھنا چاہتی ہوں"

بہرام شاہ نے اس کے داہنے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور بولا

"بلکل ضرور۔ نماز دین کا ستون ہے"

زمر کا دل بہرام شاہ کا ہاتھ پکڑنے پر زور سے دھڑکا

میں نے آپ کو یہ بھی بتانا تھا کہ خدیجہ کا اس جمعہ کو نکاح ہے۔ میں نے اسے آپ کا نمبر دے دیا ہے وہ آپ سے
"رابطہ کر لے گی"

بہرام شاہ نے بات مکمل کر کے زمر کی طرف دیکھا۔ وہ خوش ہوتے ہوئے بولی

"خدیجہ کا نکاح۔ میں ضرور آؤں گی اور آج ہی اس سے بات کروں گی"

بہرام شاہ نے بھی مسکرا کر سر ہلایا اور پھر اپنی جیب سے بریسلٹ نکالی۔ وہ پرپل اور سرخ رنگ کے امتزاج سے
بنی ہوئی تھی۔ اس کے اوپر موٹے حروف میں عربی میں کچھ لکھا ہوا تھا جو زمر کو سمجھ نہیں آیا۔ بہرام شاہ نے اس
کے داہنی بازو میں اسے ڈالا۔ زمر مدہوش سی بہرام شاہ کے ہاتھوں کی حرکت دیکھ رہی تھی۔ اس نے زندگی میں
پہلی بار کسی مرد سے محبت کی تھی اور اس کی محبت اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

بہرام شاہ نے ان حروف کے اوپر انگلی پھیری اور بولے

"اللھم فقھنی فی الدین"

"اے اللہ مجھے دین کی سمجھ عطا فرما دے"

(صحیح بخاری کتاب الوضو 143)

زمر نے کانپتا اپنا بائیں ہاتھ بہرام شاہ کے ہاتھ کے اوپر رکھا اور بولی

"آمین"

وہ خود کو دنیا کی خوش قسمت لڑکی سمجھ رہی تھی کہ اس نے جسے چاہا وہ اس کے سامنے تھا اور سب سے بڑی بات وہ جب بھی اس شخص سے ملتی وہ اسے دین کی باتیں تھا۔ وہ اس کے لیے بہت اہمیت رکھتا تھا

وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ رکھے مسکرا رہے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب جو چاہیں بھی تو اس طرح نہیں مل سکتے "

"پیڑ اکھڑے تو کہاں بادد گر لگتا ہے

Posted On Kitab Nagri

زمر مسکراتی اور کھکھلاتی ہوئی ہاتھ میں شاپر پکڑے اور اپنے بازو میں موجود بریسلٹیٹ پر ہاتھ پھیرتی ہوئی اپنے فلیٹ کے باہر کھڑی ہوئی۔ اس نے دائیں پاؤں اندر رکھا اور اندر داخل ہوئی۔ بوالاؤنچ میں بیٹھی ٹی وی کو دیکھ رہی تھی۔ زمر نے انہیں دیکھا اور اونچی آواز میں بولی

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

۔ بوا کو وہ آج بیت خوش لگی

بوانے اسے دیکھ کر منہ پھیرا۔ زمر مسکرائی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔ اس نے دروازہ بند کیا اور شاپر سے عبایا نکالا۔ اس عبایے کو چھو اور پھر اس خوش ہوتے ہوئے پہن لیا۔ سکارف سے اچھے سے حجاب کیا۔ اس نے شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا۔ اس کا چہرہ حجاب میں چمک رہا تھا۔ وہ کمرے سے باہر نکلی اور بوا کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی

"بوا میں کیسی لگ رہی ہوں؟"

وہ خوشی خوشی بولی۔ اس کا عبایا بالکل بھی تنگ نہیں تھا۔ وہ کشادہ تھا۔ بوا اسے ڈانٹنے والی تھی لیکن اس کی خوشی کو دیکھ کر بولی

"اچھا لگ رہا ہے"

۔ یہ بات انہوں نے دل سے کہی تھی وہ واقعی میں ہی خوبصورت لگ رہی تھی

"۔ بوا یہ دیکھے"

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنا سکارف انہیں دیکھا رہی تھی۔ بوا کو وہ بہت خوش لگی۔ بوانے اس سے پہلے اسے اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔ وہ بچوں کی طرح اپنا سکارف بوا کو دیکھاتی تو کبھی اپنے عبا یا کو پکڑ لیتی

"جو لیا یہ تمہیں کس نے دیا ہے؟"

بوا جانتی تھی اس نے خود اسے نہیں خریدا ہے۔ اس لیے بوانے تجسس سے پوچھا تھا۔۔ زمر نے اپنے ہونٹوں کو دانتوں میں دبایا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی

"میرے دوست نے"

بوانے ابرو اچکائے۔ وہ دوست بہت کم بناتی تھی اور جو دوست بناتی وہ بس سکول یا ادارے تک محدود رہتے تھوڑی دیر بوا کے کانوں میں کچھ پڑھنے کی آواز گونجی۔ بوانے اس کے کمرے کے دروازے کے قریب جا کر سنا تو وہ اردو کی کوئی کتاب کھولے اس میں سے کوئی واقعہ پڑھ رہی تھی اور اس پر نشان لگا رہی تھی۔ اس نے عبا یا نہیں اتارا تھا۔ بوا جلدی سے کچن میں گئی

تم جو چاہتی ہو جو لیا وہ میں کبھی نہیں ہونے دوں گی۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم اونچی آواز میں یہ سب پڑھو گی تو "میں مسلمان ہو جاؤں گی۔ کبھی نہیں

وہ شیلف پر پڑے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے خود ہی بولے جارہی تھی

Posted On Kitab Nagri

حال

اب ٹوٹ گریں گی زنجیریں، اب زندانوں کی خیر نہیں "

"جو دریا جھوم کر اٹھے ہیں، تنکوں سے نہ ٹالے جائیں گے

بلال شاہ جب کمرے میں داخل ہوا تو شہر و ناسر پر دوپٹہ لیے میز سے فائلز اٹھا رہی تھی۔ بلال نے اپنی گھڑی اور چابی کو میز پر رکھا اور خود اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکا کر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اسے اپنی پیشانی پر نرم ہاتھوں کی حرکت محسوس ہوئی۔ اس کے لب مسکرائے۔ آج آپ کافی تھک گئے ہیں۔ کسی خاص کام گئے تھے

شہر و نا کی میٹھی سی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔ بلال شاہ نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہاں ضروری کام سے ہی گیا تھا

www.kitabnagri.com

کیا ہو گیا کام؟

شہر و نا نے اس کی پیشانی کو دباتے ہوئے کہا

نہیں دعا مانگو ہو جائے

بات کرتے ہوئے بلال شاہ کی آنکھوں کے سامنے دلنشین کے الفاظ اور اس کے آنسو تھے

Posted On Kitab Nagri

ان شاء اللہ

بلال شاہ آنکھیں بند کیے بھی اس کے لبوں کی حرکت کو محسوس کر سکتا تھا

آج امی آپ کا پوچھ رہی تھی

شہر و نانے اسے اطلاع دی تھی۔ بلال شاہ کے چہرے پر سنجیدگی طاری ہو گئی

کچھ کہا تمہیں؟

نہیں وہ تو دلنشین سے پوچھ رہی تھی۔ آج کافی غصے میں لگ رہی تھی۔ پہلے انہیں کبھی غصے میں نہیں دیکھا

وہ سرد بات ہوئی بول رہی تھی

تم نے ابھی ان کا غصہ دیکھا ہی کب ہے

بلال شاہ منہ میں بڑ بڑایا۔ شہر و ناتک آواز نہیں پہنچی تھی۔ البتہ اب بلال شاہ کا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا

www.kitabnagri.com

شوق اپنے بھی کیا نرالے ہیں

"آستین میں سانپ پالے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

ہاتھوں میں گھڑی لیے، چہرے پر سنجیدگی سجائے سکندر گھر میں داخل ہوا۔ صحن میں کوئی نہیں تھا۔ اس نے صحن میں موجود دیوار سے اس پار دیکھا تو ہادیہ کے والد لائٹس لگوار ہے تھے۔ ان کی سکندر پر نظریٰ تو جھٹ سے اونچی آواز میں بولے

سکندر شکر ہے تم آگئے۔ اب یار ہمارا بھی کوئی کام کر دو۔ کل ہادیہ کی منگنی ہے لیکن ابھی تک کوئی کام نہیں نیٹا۔ کم بخت لائٹس لگوانے کے لیے جن لڑکوں کو لایا ہوں وہ سارے کے سارے نکلے ہیں کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرتے۔ تھوڑا سا اونچے ہوں تو یہ بیٹھ جاتے ہیں جیسے اپنے ابا کے ولیمے پر آئے ہوں۔ سکندر ان کی بات پر ہلکا سا مسکرایا۔ چھت پر لائٹس لگانے والے لڑکوں نے منہ پھیرا۔ اندر کمرے میں بیٹھی ہادیہ کا دل سکندر کے نام پر دھڑکا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غم کی حدت سے کوہسار پگھلتے دیکھے "

"انسان تو پھر انسان ہوا کرتے ہیں

وہ لڑکیوں کے جھرمٹ میں بیٹھی مہندی لگوار ہی تھی

Posted On Kitab Nagri

ماضی

کچھ میں ہی جانتا ہوں جو مجھ پر گزر گئی

"دنیا تو لطف لے گئی میرے واقعات میں

زمر چائے کے لیے پانی ابال رہی تھی۔ بوا پکن میں داخل ہوئی۔ زمر نے بوا کو دیکھا اور بولی

۔"بوا"آپ کے لیے بھی چائے بنا رہی ہوں آپ اپنے لیے مت بنائیے گا

۔ بوانے کوئی جواب نہ دیا۔ زمر نے بوا کو غور سے دیکھا۔ وہ کسی کشمکش میں تھی۔ بوا پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی

www.kitabnagri.com

۔"جو لیا آج تمہاری ماں کا فون آیا تھا"

انہوں نے اپنے دوپٹے کے پلو کو دائیں ہاتھ کی انگلی پر لپیٹتے ہوئے کہا تھا۔ زمر کے چہرے پر سنجیدگی کے اثرات

تھے۔ اس نے اب پانی کے اندر دودھ اور پتی ڈالی

۔"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

بوادی دھیمے دھیمے سے بول رہی تھی۔ زمر کے کام کرتے ہاتھ نہ رکے لیکن اس کے چہرے کے احساسات ضرور بدلے تھے۔

"جولیا"

بوانے اسے نرمی سے پکارا۔ ان کی پکار میں کچھ تھامز مرنے فوراً مڑ کر دیکھا۔ اس نے بوا کا ہاتھ تھام لیا۔

"جولیا تمہاری ماں چاہتی ہے کہ میں اس کے پاس ایران چلی جاؤں"

زمر کا دل رکا۔ بوا ہی تو اس کا سب کچھ تھی۔ زمر نے بے یقینی سے بوا کا ہاتھ چھوڑا لیکن پھر جھٹ سے بوا کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

"بوا نہیں آپ نہیں جائے گی۔ بوا میں اکیلی رہ جاؤ گی"

اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہو چکا تھا۔ بوانے اس کے ہاتھوں کو چوما۔ ان کی آنکھوں میں بھی نمی تھی

"جولیا مجھے جانے دوں۔ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے"

www.kitabnagri.com

بوانے اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا

"بوا میرا کیا بنے گا"

زمر کی آنکھ سے بولتے ہوئے آنسو گرا تھا۔ بوانے اسے اپنے پاس پڑی کر سی پر بیٹھایا اور بولی

"جولیا تمہارے پاس اب سب کچھ ہے۔ وہ شخص ہو تمہیں تحفے بھیجتا ہے اسے کہوں کہ وہ تم سے شادی کر لیں"

Posted On Kitab Nagri

زمر کچھ نہ بولی۔ وہ بس روئے جا رہی تھی۔ فون کی گھنٹی بجی تو بوانے اسے وہاں چھوڑ کر فون اٹھایا۔ زمر بھی ان کے پیچھے چلی۔ بوانے فون کو کان سے لگایا۔ جولیا نے ان سے فون لے کر آواز اوپن کی

"آپ کب آرہی ہے؟ جلدی آجائے اور ہاں جولیا کو ساتھ مت لائیے گا"

زمر نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔ وہ اپنے آنسوؤں کو قابو کر رہی تھی۔ بوانے جلدی سے فون اس کے ہاتھ سے پکڑا اور کان سے لگالیا

کافی عرصے بعد اسے اپنی ماں کی آواز سنی اور اس نے اپنے ہی خلاف سنا۔ بوا اب فون پر کچھ کہہ رہی تھی لیکن جولیا کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا

کیا مائیں ایسی ہوتی ہیں؟ "اس کا دل خون کے آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا۔ بوانے جلدی سے فون بند کر کے اس کے ہاتھ سے پکڑے اور اسے گلے سے لگایا۔ وہ خاموشی سے روئے جا رہی تھی۔ آنسو قطار میں اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔ بوانے اسے کرسی پر بیٹھا کر کچن سے پانی کا گلاس لا کر اس کے منہ کو لگایا

تمہاری زندگی تو سدھر چکی ہے۔ تم مسلمان ہو چکی ہو جولیا۔ مجھے خود اب تمہارے ساتھ رہنا پسند نہیں۔ ایک "گھر میں دو مذہب کے لوگ نہیں رہ سکتے جولیا

وہ آہستگی سے جولیا کو اپنے دل کا حال آج بتا چکی تھی۔ زمر نے سراٹھایا اور بوا کو دیکھا۔ بوانے اب اپنی نظریں ادھر ادھر گھمانا شروع کر دی تھی۔ وہ زمر کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی

Posted On Kitab Nagri

زمر نے پانی کے گلاس کو ہاتھ مارا اور وہ نیچے گر گیا۔ وہ بھاگ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ بوا کو کمرے کا دروازہ بند کرنے کی آواز آئی تھی۔ بوا زمر کی چھوڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی

"میری بیٹیا میں خود کشمکش میں مبتلا ہوں۔ میرے بس میں کچھ نہیں ہے"

ان کی آنکھوں سے بھی لگاتار آنسو گر رہے تھے۔ اندر کمرے میں قالین پر بیٹھی وہ زار و قطار رو رہی تھی۔ زندگی اب اس سے اور کیا امتحان لے گی

آج تم جس دکھ کے مقام پر ہو"

میں اس جگہ سے گزر چکا ہوں

"یقین کرو میں اس سے گزر چکا ہوں



حال

بلال شاہ لاؤنج میں بیٹھا سامنے دیوار میں نصب ایل ڈی پر نیوز دیکھ رہا تھا۔ شہر و ناچکن میں کھڑی دلنشین کوروٹی بنانا سیکھا رہی تھی۔ شاہینہ بی کندھوں پر روز کی طرح چادر رکھے سیڑھیوں سے اتری اور بلال شاہ کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی

"یہ کیا ہے بلال شاہ؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ غصے سے چلائی۔ کچن میں روٹی بناتی د لشنین اور شہر ونا جلدی سے باہر نکل کر آگئی۔ بلال شاہ کے آرام میں کوئی خلل نہ آیا۔ وہ مطمئن سا بولا

"اب کیا ہو گیا؟"

"تم نے اپنے ولیمے کا دن ڈیسا نیڈ بھی کر لیا اور مجھے بتایا بھی نہیں"

غصے سے بولتے ہوئے ان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ شہر ونا حیران سی سن رہی تھی

"میں بتانے ہی والا تھا"

بلال شاہ نے ٹانگ سے ٹانگ اتاری اور اطمینان سے بولا تھا۔ شاہینہ بی نے میز پر پڑا ریموٹ اٹھایا اور اسے نیچے پھینکا۔ شہر ونا نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ د لشنین نے سر کو بے چینی سے جھٹکا دیا

میں تمہاری ماں ہوں بلال شاہ۔ وہی ماں جس سے پوچھے بغیر تم پہلے کوئی کام نہیں کرتے تھے اور اب بیوی کے "آتے ہی ماتھے پر آنکھیں رکھ لیں"

www.kitabnagri.com

شہر ونا نے ان کی بات پر سر کو دائیں اور بائیں ہلایا۔ د لشنین نے شہر ونا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ بلال شاہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا

"اماں اس میں شہر ونا کا کیا قصور ہے۔ سب کچھ کیا میں نے ہے"

"ہاں ہاں بیوی کو آئے جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے اور اپنی ماں کو غلط سمجھنے لگے ہوں"

Posted On Kitab Nagri

شاہینہ بی کابس نہیں چل رہا تھا کہ شہر و نا کے ساتھ کچھ کر بیٹھتی

"بس کرو شاہینہ بس۔ اب تو اپنے بچوں کا ساتھ دے لوں"

شاہینہ بی کی چلتی زبان کو بریک سبحان شاہ کی آواز پر لگی تھی۔ سبحان شاہ اونچی آواز میں بولے تھے

میں تو اپنے بچوں کا ساتھ دیتی آئی ہوں۔ آپ کون ہوتے ہیں مجھے بتانے والے۔ خود تو اس شہر والی کے بچوں کو "

"ڈھونڈنے میں مصروف تھے۔ آپ کو کیا خبر میں نے انہیں کس طرح پالا

شاہینہ بی تو آج طیش میں آئی سب کچھ بولے جارہی تھی۔ شہر و نا اپنی ساس کے زبان کے جوہر دیکھ رہی تھی۔
دلنشین کی آنکھوں میں نمی جمع ہو گئی۔ بلال شاہ نے اپنے سر کو ہلکا سا جھٹکا دیا جیسے وہ اس موضوع پر بات کرنا پسند نہ کرتا ہوں

"بھابھی اب چھوڑ دے اس بات کو۔ اب تو انہیں احساس ہو گیا ہے "

خانم بی کی آواز پر بھی سبحان شاہ نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔ شاہینہ بی تلخ مسکرائی اور بولی

www.kitabnagri.com

تمہارے اندر اتنا حوصلہ ہے کہ تم اپنے شوہر کو معاف کر سکو۔ میرے اندر اتنا حوصلہ نہیں ہے۔ تمہارا شوہر تم "

سے 20 سال سے ناراض ہے لیکن اگر آج بھی وہ تم سے معافی مانگے تو تم اسے معاف کر سکتی ہوں لیکن میں

"نہیں

Posted On Kitab Nagri

شاہینہ بی نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ سبحان شاہ نے زندگی میں پہلی دفعہ شاہینہ بی کے چہرے کو غور سے دیکھا۔ آنکھوں میں حلقے واضح تھے۔ چہرہ ویسا ہشاش بشاش نہیں تھا جیسا شادی پر تھا۔ وہ بہت بدل گئی تھی یا حالات نے اسے بدل دیا تھا۔

خانم بی کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا۔ یہ بات بالکل سچ تھی کہ اگر آج بھی سردار اور نگزیب اس سے معافی مانگتا تو وہ معاف کر دیتی لیکن اس کے لیے سردار اور نگزیب کا معافی مانگنا بھی معافی رکھتا ہے۔ ٹی وی کے لاؤنج کے باہر کھڑے سردار اور نگزیب حیران ساسب کچھ سن رہا تھا۔ آج سے پہلے ان کے ضمیر نے انہیں کبھی نہیں جھنجھوڑا تھا۔ جتنا آج اسے جھنجھوڑ دیا تھا۔

بلال شاہ نے میز پر پڑا اپنا موبائل فون اٹھایا اور وہاں سے باہر نکلا۔ لاؤنج کے باہر کھڑے سردار اور نگزیب کو دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں بولا

آج آپ سب کے حساب کا دن ہے۔ آج آپ سب ایک دوسرے کو معاف کر دیں گے لیکن (شاہینہ بی سمیت) سب کی نظریں اس پر ٹھہری) یہ کبھی مت بھولنے گا آپ سو نیا پھوپھو اور ان کے شوہر کی زندگیوں کے قاتل ہیں۔"

وہ اپنی بات مکمل کر کے جاچکا تھا۔ سردار اور نگزیب نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔ شاہینہ بی صوفے پر بے بسی سے بیٹھ گئی۔ دلنشین نے اپنے کمرے کا رخ کیا اس میں اب اور اب کچھ سننے کی ہمت نہیں تھی

Posted On Kitab Nagri

سبحان شاہ نے شاہینہ بی کی طرف دیکھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ خانم بی کی آنکھوں سے آنسو اب تک جاری تھے۔

حشر کے دن کا غلغلہ 'شہر کے بام و در میں تھا'

"نگے ہوئے سوال تھے 'اگلے ہوئے جواب تھے

دلوں کی روشنی بجھنے نہ دینا"

"وجود تیرگی محکم نہیں

پرنندوں کے چہچہانے کی آوازیں صبح و شام بہت پر سکون ماحول مہیا کرتی ہیں۔ پریشے جہاں زیب لان میں کھڑی
اوپر آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ آج وہ کہیں بھی نہیں گئی تھی

www.kitabnagri.com

"پریشے بیٹا اندر چلی جاؤں"

مورے کی آواز نے بھی اس کی سوچوں کا تسلسل نہیں توڑا تھا۔ وہ کھوئی کھوئی اوپر دیکھ رہی تھی

"میرا نام ٹائیگر ہے"

پریشے کے کانوں میں ٹائیگر کی آوازیں گونج رہی تھی۔ اس کا مسکرانا، وہ سب کچھ یاد کر رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"میں دہشت گرد نہیں ہوں"

پریشے کے لب مسکرائے۔ وہ یقین سے بتا رہا تھا شاید اسے اس بات کا بھی یقین تھا کہ وہ اس کی بات پر یقین کر لے گی۔

مورے نے اسے بازوؤں سے جھجھوڑا

"چلو اندر۔ شام ہو گئی۔ اس وقت باہر نہیں نکلتے"

مورے نے اسے بازوؤں سے کھینچا اور اندر کی جانب لے گئی

بوا کیا یہ غلط نہیں کہ آپ شرعی پردہ کرو لیکن آپ کی آواز ایک نامحرم کے لیے میٹھی اور دل کو چھو جانے والی "

"آواز ہو۔ کیا قرآن نہیں بتاتا کہ جب نامحرم سے بات کرو تو اپنی آواز کو سخت رکھو

زمر کے کانوں میں سردار ہاشم شاہ کی آوازیں گونج رہی تھی

"کیا محبت کرنا غلط ہے؟"

www.kitabnagri.com

وہ مورے کے ساتھ کھینچی کھینچی لاؤنج میں آگئی لیکن وہ ابھی تک کھوئی ہوئی تھی

سوچ کا آئندہ دھندلا ہو تو پھر وقت کے ساتھ "

"اندر چہروں کے خدو خال بگڑ جاتے ہیں

Posted On Kitab Nagri

جب ڈوبنا ہی ٹھہرا تو پھر ساحلوں پہ کیوں "

" اس کے لیے تو بیچ بھنور جانا چاہیے

ٹائیگر آج پھر اسی درخت کے نیچے بیٹھا تھا لیکن وہ نہیں آئی تھی۔ آج اسے پریشے جہانزیب کے دیدار کا شوق تھا اور آج وہ اسے انتظار کروا رہی تھی



میرے ہاتھوں کی لکیروں میں لکھا تھا جو شخص "

" ایسا بچھڑا کہ دلاسوں نے بھی دم توڑ دیا

۔ شام کا اندھیرہ پھیل چکا تھا۔ صبح دانین کو سردار ہاشم شاہ کا انٹرویو لینا تھا اور پھر اس کے بعد واپس چلے جانا تھا

زندگی بھی انسان کو کس کس درد و داہے سے گزارتی ہے۔ وہ یہاں اپنے پروجیکٹ کے لیے آئی تھی لیکن سردار ہاشم شاہ کی محبت میں پھنس گئی۔ ان دونوں بہن بھائیوں کی زندگی طوفان ہی طوفان تھے۔ ان کی ماں ان کے باپ کے بچھڑنے کے غم میں چل بسی اور وہ اپنے باپ سے نفرت کرنے لگی۔ سبتین بہت معصوم اور حساس تھا۔ اس نے سبتین کو بڑی بہن کم ماں بن کر زیادہ پالا تھا اور آج اتنے سالوں بعد سبحان شاہ انہیں اولاد مان رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

میں چاہتا ہوں دل بھی حقیقت پسند ہوں "

"سو کچھ دنوں سے میں اسے بہلا نہیں رہا

کچھ اب سنبھلنے لگی ہے جاں 'بدل چلا دور آسمان بھی "
"جورات بھاری تھی ٹل گئی ہے 'جو دن کڑا تھا گزر گیا

دائیں اپنے ہی خیالات میں مگن تھی کہ اسے اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا سردار ہاشم
شاہ کندھوں پر چادر لٹکائے، ہاتھوں کو پیچھے کی طرف باندھے سنجیدہ کھڑا تھا۔ دائیں نے اوپر آسمان کی طرف
دیکھا اور بولی

"کیا آپ کو آسمان پر چاند کو دیکھنا اچھا لگتا ہے؟"

سردار ہاشم شاہ مسکرائے۔ دھم سے بولا

Posted On Kitab Nagri

مورے کہتی ہے چاند کی طرف بس دو ہی اشخاص دیکھتے ہیں ایک تو وہ جو باؤلا ہو اور دوسرا (دائین اس کی طرف " اب مکمل متوجہ تھی، اس نے دائین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا) وہ جو کسی کے عشق میں گرفتار ہو اور مجھے (وہ دونوں ایک دوسرے سے فاصلے پر تھے لیکن اب ایک دوسرے میں مکمل ڈوبے ہوئے تھے۔ چاند کبھی چھپتا اور "۔ کبھی بادلوں سے نکل کر ان دونوں کو دیکھتا) مجھے چاند کو دیکھنا بہت اچھا لگتا ہے

دائین کے لب مسکرائے۔ صاف انداز میں بتا دیا تھا وہ کسی کے عشق میں گرفتار ہے

"... اب آپ خود اندازہ لگا لیجیے کہ میں باؤلا ہوں یا "

سردار ہاشم شاہ نے جملے کو آدھا چھوڑ دیا۔ دائین کے لبوں کے ساتھ اس کی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی۔ اس کے گنگھریالے بال پونی میں مقید تھے اور وہ خود بھی تو مقید تھی کسی کے عشق میں

سردار ہاشم شاہ نے اب کی بار چاند کو غور سے دیکھا اور کہا

"کیا آپ کو بھی چاند دیکھنا پسند ہے؟"

www.kitabnagri.com

"ہاں لیکن میں باؤلی نہیں ہوں"

وہ دونوں کھلکھلا کر مسکرائے

"کیا محبت مل جاتی ہے محترمہ؟"

ہاشم نے چاند کو تکتے ہوئے کہا تھا۔ دائین نے ہاشم کی طرف دیکھا اور کہا

Posted On Kitab Nagri

ہاں بالکل قسمت میں ہو تو مل جاتی ہے.. جس طرح (اس نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔ جیسے وہ کوئی گہری بات " کرنے لگی ہو۔ ہاشم کی نظریں بھی اسی پر ٹکی تھی) مجھے آپ قسمت سے ملے۔
دائین نے بات مکمل کر کے نظریں جھکا لیں۔ وہ آج اظہار محبت کر چکی تھی
"مجھے بھی"

دھیمے سے کہے گئے الفاظ تھے لیکن دائین کے کانوں میں ان کی مٹھاس پہنچ چکی تھی۔ وہ دونوں اب مسکراتے ہوئے چاند کو تک رہے تھے۔ زندگی اس وقت زیادہ خوبصورت ہوتی ہے جس وقت ہمیں اپنی خواہش کے مطابق سب کچھ مل جائے لیکن یاد رہے زندگی مکمل کبھی خوبصورت نہیں ہوتی کمی تو رہ ہی جاتی ہے۔
ان سے دور سردار عالمگیر کے قبیلے میں کھڑکی میں کھڑا وہ وجود چاند اور ستاروں کو دیکھ رہا تھا۔ دلنشین کی زندگی کیا رنگ لانے والی تھی وہ یہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ یہ جانتی تھی یک طرفہ محبت میں طاقت کم اور جدائی زیادہ ہوتی ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماضی

عقل ہر بار دکھاتی تھی جلے ہاتھ اپنے"

"دل نے ہر بار کہا آگ پر اپنی لے لے

Posted On Kitab Nagri

زمر نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل۔ فون اٹھایا اور بہرام شاہ کے نمبر کو ٹیچ کیا۔ اسے کال ملائی جو دوسری بیل پر ہی اٹھالی گئی۔

"السلام علیکم"

زمر نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے سلام کرتے ہوئے کہا تھا۔ بہرام شاہ کے ماتھے پر بل پڑے۔ وہ تیزی سے بولا

"میں ویڈیو کال کرتا ہوں"

زمر ابھی تک رو رہی تھی۔ آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ اس نے بہرام شاہ کی طرف سے کی گئی کال وصول کی۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

www.kitabnagri.com

بہرام شاہ نے بھاری لہجے میں کہا۔ زمر کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے تھا وہ رو رہی تھی۔ آنکھیں سو جی ہوئی تھی اور ناک سرخ تھا۔ زمر نے بس سر کو ہلایا اور بہت دھیمے سے سلام کا جواب دیا تھا

"کیا کسی نے دل دکھایا ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

بہرام شاہ نے بہت نرمی سے پوچھا۔ جیسے ایک ماں بچے سے پوچھتی ہے کیا گلی کے بچوں نے مارا ہے تمہیں؟ وہ نہایت نرمی سے پوچھ رہا تھا

"بوا..... چلی... گئی ایران"

اس نے روتے ہوئے جملہ مکمل کیا تھا

"کیا ناراض تھی آپ سے؟"

اس کے لہجے میں مٹھاس تھی شہد جیسی مٹھاس

"انہوں نے کہا (رونے کی وجہ سے آواز بھاری ہو گئی تھی) ایک چھت تلے دو مذہب کے لوگ نہیں رہ سکتے"

بہرام شاہ نے ہلکا سا سر ہلایا اور بولے

زمر میں آپکو سعد بن ابی وقاص کا قصہ بتاتا ہوں۔ وہ اپنی ماں سے بہت پیار کرتے تھے، یہاں تک کہ اپنی ماں کا " کوئی حکم نہیں ٹالتے تھے (زمر اب اپنے آنسو صاف کر چکی تھی) جب وہ مسلمان ہو گئے اور ان کی ماں کو اس بات کی خبر ہوئی تو پتہ انہوں نے کیا کیا۔ (وہ زمر کی توجہ کو خود پر مرکوز کر چکا تھا) ان کی ماں نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ وہ کہتی جب تک وہ اسلام کو نہیں چھوڑے گے وہ نہ کچھ کھائے گی اور نہ پیئے گی۔ سعد بن ابی وقاص بہت پریشان رہتے تھے لیکن (زمر بہت غور سے اسے ان رہی تھی، اس شخص کی آواز اس کے دل میں گہرا گوشہ رکھتی تھی) انہوں نے اسلام کو نہ چھوڑا۔ وہ اسلام پر پختہ ہو گئے اور ان کی ماں پھر خود ہی باز آ گئی۔ زمر آپ نے اسلام قبول کیا ہے۔ تھوڑی بہت تو مشکلات کا سامنا آپ کو کرنا پڑے گا۔ میں آپ کے ساتھ ہوں

Posted On Kitab Nagri

وہ روتی آنکھوں سے مسکرائی۔ اس شخص کی باتیں ہی اسے حوصلہ دیتی تھی۔ بہرام شاہ اس کی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے بولا

"بہت اچھے۔ کیا آپ نے خدیجہ سے نماز سیکھ لیں؟"

"نہیں.. اب سیکھو گی"

زمر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"گڈ۔ خدیجہ کا کل نکاح بھی ہے"

۔ بہرام شاہ کی بات پر زمر دل سے مسکرائی

".. اور شاید رخصتی بھی ہو جائے۔ اور"

۔ بہرام شاہ بات کرتے ہوئے رکا۔ زمر نے اسے متلاشی نظروں سے دیکھا

"۔ اور میں چاہتا ہوں ہماری بھی رخصتی ہو جائے"

۔ بہرام شاہ نے نرمی سے اپنی بات مکمل کی۔ زمر نے سر کو اثبات میں ہلایا اور مسکرا دی

"آپ ہنستی ہوئی بہت پیاری لگتی ہیں"

بہرام شاہ کی بات پر زمر اور کھکھلا کر مسکرائی۔ یہ حقیقت ہے کہ جب کسی لڑکی سے کہا جائے آپ مسکراتے

ہوئے خوبصورت لگتی ہیں وہ نہ چاہتے ہوئے بھی دوبارہ سے مسکرا دیتی ہے

Posted On Kitab Nagri

"ان شاء اللہ کل میں آپ کو لینے آؤں گا"

بہرام شاہ نے اسے مسکراتے دیکھ کر کہا تھا۔ زمر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ ویسے بھی اب اس کا اس گھر میں کوئی کام نہیں تھا۔



یوں بھی رہا ہوں کانچ کا پیکر لئے ہوئے"
"عافل کو یہ گمان ہے کہ پتھر نہ آئے گا"

بہرام شاہ سے بات کرنے کے بعد وہ بہت اچھا محسوس کر رہی تھی۔ اس نے خدیجہ کے نمبر پر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کا میسج بھیجا۔ تھوڑی دیر بعد ہی خدیجہ کے سلام کا جواب موصول ہوا۔

"کیسی ہو؟"

زمر نے میسج ٹائپ کر کے چھوڑا۔ فوراً سے میسج آیا

"الحمد للہ اور آپ کیسی ہیں بھابھی؟"

Posted On Kitab Nagri

بھابھی لفظ پر زمر کے لب مسکرائے۔ اس نے بھی میسج ٹائپ کیا

۔ "الحمد للہ۔ تھوڑی دیر پہلے ٹھیک نہیں تھی لیکن اب ٹھیک ہو گئی ہوں "

"بھائی سے بات کرنے کے بعد ٹھیک ہو گئی ہے۔ ویری گڈ"

خدیجہ کے میسج میں ساتھ ہنستی ہوئی امیجز بھی تھی۔ زمر کھکھلا کر ہنسی اور میسج ٹائپ کیا

"۔ یہی سمجھ لوں۔ ویسے مجھے ایک بات کرنی تھی بلکہ مدد چاہیے تھی"

زمر کو انج خدیجہ سے بات کرتے ہوئے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ وہ بول نہیں سکتی تھی لیکن خدیجہ کے لفظوں سے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خود یہ سب کچھ بول رہی ہوں

جی بھابھی میں جانتی ہوں آپ نے کیا بات کرنی ہے۔ میں آپ کو نماز کا طریقہ بھیجتی ہوں۔ آپ اسے ایک دفعہ "

۔ "پڑھ لیں پھر میں ویڈیو کال پر آپ جو سکھاتی ہوں

خدیجہ کا میسج اسے سوچوں سے نکال لایا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی خدیجہ نے اسے نماز کا طریقہ سینڈ کیا۔ زمر نے

ساری سوچوں کو پس پشت ڈال کر اسے پڑھا۔ اسے کچھ خاص سمجھ نہیں آرہی تھی۔ خدیجہ نے اسے ویڈیو کال کی تو

اس نے جھٹ ریسو کی۔ خدیجہ نے بلیک سکارف سے حجاب کیا ہوا تھا۔ وہ اسے اب ہر چیز تفصیل سے سمجھا رہی

تھی۔ وہ بول نہیں سکتی تھی لیکن وہ ہر چیز اچھے سے اشاروں میں بتا سکتی تھی

Posted On Kitab Nagri

حال

خفا گرچہ ہمیشہ ہوئے مگر اب سے "

"وہ برہمی ہے کہ ہم سے انہیں گلے بھی نہیں

صبح کا سورج طلوع ہوا۔ مہمان خانے میں سورج کی روشنی ہر شخص کو بیدار کرنے کے لیے کافی تھی۔ دانیل نے بالوں کو ہونی سے مقید کیا ہوا تھا۔ اس نے لان میں آتے ہی اپنی نظروں کو ادھر ادھر گھمایا اور مطلوبہ شخص کو دیکھنے کے بعد اسے سکون میسر ہوا۔ دانیل نے دوپٹے کو سر پر اچھے سے لپیٹا اور چلتی ہوئی سبتین کے قریب پہنچی۔ سبتین کی اس کی طرف پشت تھی لیکن سبتین کے سامنے کھڑی ہستی کو وہ اچھے سے پہچان گئی تھی۔ سبحان شاہ کی نظر دانیل پر پڑی تو ٹھہر سی گئی۔ وہ اپنی ماں کی طرح خوبصورت اور ناک چڑھانے میں ماہر تھی۔

"دانیل دیکھو۔ بابا ہمیں لینے آئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں ہم بلال بھائی کے ولیمہ میں شرکت کریں"

سبتین کی چلتی زبان کو دانیل کے گھورنے پر بند ہوئی۔ دانیل نے آنکھیں نکال کر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا بلال بھائی

"سبتین ان سے یہ پوچھو۔ تمہارے بلال بھائی کی شادی پر ہمیں کیوں نہیں بلایا؟"

Posted On Kitab Nagri

بھائی "لفظ اس نے دانت پیس کر کہا تھا۔ سبتین اس کا تلخ لہجہ سمجھ گیا تھا۔ اس لیے اسے آنکھوں سے چپ " ہونے کا اشارہ کیا۔

۔ "میں نے واقع ہی تمہیں ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی"

سبحان شاہ کی تھکی تھکی آنکھیں ان کے سچ کج گواہی دے رہی تھی۔ دانیل نے ہلکا سا رخ موڑا اور بولی

"ہم نے آج سردار ہاشم شاہ کا انٹرویو لے کر شہر واپس جانا ہے"

نہیں نہیں سردار ہاشم شاہ نے خود بدلا بھائی کے ولیمے پر جانا ہے۔ ہم بھی ان کے ساتھ چلے جائے گے اور جب " وہ واپس آئے گے ہم ان سے انٹرویو لے کر واپس چلے جائے گے

سبتین بہت مسکرا کر تفصیل بیان کر رہا تھا۔ دانیل نے دانت پیسے اور اس کے بازو پر چٹکی کاٹی۔ جس سے اس کی چلتی زبان کو بریک لگی۔

"ہاں ٹھیک بیٹا۔ سبتین ٹھیک کہہ رہا ہے۔ دو تین گھنٹوں کی ہی تو بات ہے"

www.kitabnagri.com

سبحان شاہ نے بھی سبتین کی بات کی تائید کی اور امید سے دانیل کو دیکھا۔ دانیل نے منہ بسور کر کہا

"ٹھیک ہے آجائے گے"

Posted On Kitab Nagri

سبحان شاہ دل سے مسکرائے اور انگوٹھے سے سبتین کی طرف اشارہ کیا۔ وہ چلنے کے لیے آگے بڑھے تو سبتین جلدی سے بولا

۔ "می... میں بابا کو باہر تک چھوڑ کر آتا ہوں"

وہ جانتا تھا داینین بھی اس کا برا حال بنائے گی۔ داینین نے دانت پیسے

۔ "تم واپس تو آؤں۔ پوچھوں گی تم سے"

۔ داینین نے اسے دور جاتے دیکھ کر ہاتھ کا مکنا کر کہا



چلے جو ذکر تو فرشتوں کی پارسائی کا"

"تو زیر بحث مقام بشر بھی آتا ہے"

www.kitabnagri.com

سردار عالمگیر کے قبیلے میں نیچے لان میں ولیمے کی تقریب منعقد کی جا رہی تھی۔ ایسے میں اپنے کمرے میں بیٹھا بلال شاہ اپنے موبائل فون میں مصروف ساٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا ہوا تھا۔ شہر و ناکیڑے استری کر رہی تھی

۔ "تم رات کو ہی کیڑے استری کر لیتی"

Posted On Kitab Nagri

بلال نے شہر ونا کو دیکھتے ہوئے کہا

"بس ہو گئے ہیں۔ آپ کو کوئی کام ہے کیا؟"

شہر ونا نے مصروف سا کہا

"نہیں تو۔ وہ بیوٹی پارلروالی سے کہنا زیادہ میک اپ نہ کریں تمہیں"

آواز میں حکم نہیں تھا اور نہ ہی التجا تھی

"میں کہوں گی میرا میک اپ نہ ہی کریں۔ ٹھیک اب؟"

وہ شہر ونا کو رات کا دو دفعہ کہہ چکا تھا۔ شہر ونا نے چڑ کر جواب دیا۔ بلال نے اس کی بات پر سر پر ہلکا سا تھپڑ مارا اور مسکراتے ہوئے بولا

"یہ ٹھیک ہے۔ میک اپ نہ ہی کرواؤ"

شہر ونا نے اس کی بات پر ابرؤاچکائے اور دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی

ہم کو اس عہد میں تعمیر کا سودا ہے جہاں

"لوگ معمار کو چن دیتے ہیں دیوار کے ساتھ،

Posted On Kitab Nagri

سبتین نے سجان شاہ کو گلے سے لگایا اور بولا

"بابا آپ بات کریں گے نا؟"

"ہاں میں آج ہی سردار ہاشم شاہ سے بات کروں گا"

سجان شاہ نے مسکراتے ہوئے سبتین کے گالوں کو چھوا۔ سبتین نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولا

بابا دانیل سردار ہاشم شاہ سے بہت پیار کرتی ہے اور اگر آپ اس کے رشتے کی بات کریں گے تو میں یقین سے "

"کہہ سکتا ہوں وہ آپ کو معاف کر دیں گی

۔ سبتین نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے سجان شاہ کو دوبارہ سے گلے سے لگایا

"میں ضرور بات کروں گا۔ میں اب اپنے بچوں کی خوشیوں کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہمارے لفظوں سے نطق چھینا ہے اپنی محرومیوں نے ورنہ "

"سخن دروہم بھی اپنی بستی کے پتھروں کو زباں دیتے

بلال شاہ نے لاؤنج میں داخل ہوا اور شاہینہ بی کو دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"میں آج سردار ہاشم شاہ سے بات کروں گا "

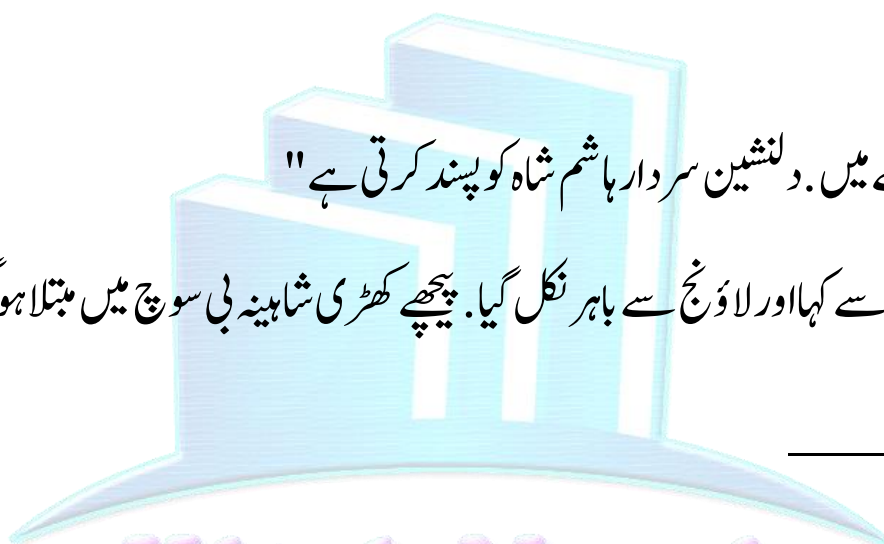
شاہینہ بی جو جو س کا گلاس منہ کو لگائے بیٹھی تھی۔ اس کی بات پر گلاس کو میز پر رکھا اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"کس بارے میں بات کروں گے "

تشویش سے پوچھا

"دلنشین کے بارے میں۔ دلنشین سردار ہاشم شاہ کو پسند کرتی ہے "

بلال شاہ نے سنجیدگی سے کہا اور لاؤنج سے باہر نکل گیا۔ پیچھے کھڑی شاہینہ بی سوچ میں مبتلا ہو گئی تھی



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مرا یہ خون مرے دشمنوں کے سر ہوگا "

"میں دوستوں کی حراست میں مارا جاؤں گا

Posted On Kitab Nagri

پریشے سفید چادر لیے اور سفید کپڑے پہنے زمر حویلی سے باہر نکلی۔ وہ سست روی سے چلتی ہوئی اسی درخت کے نیچے پہنچی۔ پریشے کو اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ مڑی نہیں۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کون ہوگا۔ وہ دونوں اب عشق میں مبتلا ہو چکے تھے اور وہ دونوں ایک دوسرے کے دیدار کے لیے بے تاب تھے

موبائل فون کی گھنٹی نے ان کے درمیان خلل ڈالا

موبائل فون کی گھنٹی نے ان کے درمیان خلل ڈالا۔ ٹائیگر کو اس وقت موبائل فون کی گھنٹی اپنے کسی دشمن سے کم نہیں لگی تھی۔ اس نے اپنا سارا غصہ اندر اتارا اور تحمل سے تھوڑا سا ٹیڈ پر ہو کر کال پک کر کے چلایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیدر نے کان سے موبائل فون اتارا اور موبائل فون کو گھورا

"اسے کیا ہوا ہے؟"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

"تو مصروف تھا کہیں"

Posted On Kitab Nagri

حیدر نے اطمینان سے پوچھا۔ اس کے اطمینان پر تو ٹائیگر کو آگ لگ گئی

"تو نے یہ پوچھنے کے لیے مجھے فون کیا ہے؟"

حیدر نے دوبارہ سے موبائل فون کو کان سے اتارا اور اس کی اسکرین کو دیکھا۔ گویا وہ بار بار اس بات پر خود کو تسلی دے رہا تھا کہ کوئی بات نہیں ٹائیگر ہے۔ تھوڑی بہت بے عزتی ہو جائے تو کوئی بات نہیں

"نہیں وہ مجھے تیرے سے ضروری بات کرنی تھی"

حیدر نے پھر سے ایک دفعہ اپنے گلے کی گلی کو حلق میں دبایا اور مسکراتے ہوئے کہا

تجھے میں نے دو منٹ دیے تھے بات کرنے کے لیے۔ جو تو ضائع کر چکا ہے اور اب جو تیری اہم ترین بات ہے " اسے شام کو سنتے ہیں

ٹائیگر نے دانت پیسے ہوئے کہا اور فون کو بند کر دیا۔ حیدر نے موبائل فون کی اسکرین کو دیکھا اور منہ ہی منہ میں ٹائیگر کو نئے القابات سے نوازا

www.kitabnagri.com

"توبہ اتنی بے عزتی کر دی اس نے تو میری"

سر کو کھجاتے ہوئے حیدر منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔ پھر خود کو تسلی دیتے ہوئے بولا

"چل کوئی نہیں دوست ہے"

Posted On Kitab Nagri

ٹائیگر نے موبائل فون آف کر کے واپس مڑا تو وہ اس کے بالکل قریب کھڑی تھی۔ ٹائیگر نے موبائل فون کو جیب میں اڑیسا

۔ "دوستوں سے اس طرح بات کرتے ہوں"

نہایت اطمینان سے پریشے نے کہا۔ ٹائیگر نے اس کی بات پر سنجیدگی سے کہا

۔ "مجھے اپنے کام میں مداخلت کرنے والے پسند نہیں"

پریشے نے اس کی بات پر سر کو زور سے ہلایا۔ اور مسکرا دی۔ مطلب آج وہ کسی خاص کام سے ہی اس کے پاس آیا تھا۔

ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا اور بولا

"کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟"

بہت اطمینان سے اس نے بات کہی۔ پریشے ہکی بکی رہ گئی اسے امید نہیں تھی کہ وہ ڈائریکٹ ہی بات کریں گا۔
www.kitabnagri.com
پریشے اس کے سامنے نرم نہیں پڑنا چاہتی تھی اس لیے تھوڑا سنبھل کر بولی

"اگر میرے لالہ اجازت دیں گے تو"

ٹائیگر کے عنابی لب مسکرائے۔ وہ اس سے اسی بات کی توقع رکھتا تھا

"یعنی آپ کو منظور ہے"

Posted On Kitab Nagri

جواب پتہ ہونے کے باوجود سوال کیا گیا تھا۔ پریشے نے کوئی جواب نہ دیا اور آگے کو چل پڑی۔ وہ اپنے قدم آگے کو بڑھاتی جا رہی تھی اور پیچھے کھڑا ٹائیگر مسکرا رہا تھا۔ ٹائیگر نے کسی خیال کے تحت مڑ کر دیکھا تو اس سے تھوڑے سے فاصلے پر گل خان کمر پر ہاتھ رکھے سنجیدہ سا کھڑا تھا۔ ٹائیگر نے اطمینان سے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔ گل خان اس کے قریب آ کر بولا

۔ "ہم جانتے ہیں تم یہاں کیا کرنے آیا تھا"

ٹائیگر نے ابرو اچکائے اور گھنٹوں کے بل نیچے بیٹھ گیا اور گل خان کی گال پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے بولا

۔ "بچے تم ابھی چھوٹے ہو۔ ان باتوں پر دھیان نہ دو"

گل خان کی آنکھیں پھیل گئی۔ وہ ابھی کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اس نے ٹائیگر کا ہاتھ دیکھا جو ایک ہاتھ اپنی پشت پر لے گیا اور بہت مطمئن انداز میں پستول نکالا اور اس کی نالی صاف کرنے لگا۔ گل خان نے گلے میں موجود گلی کو اندر اتارا۔ وہ جو تھوڑی دیر پہلے تک ٹائیگر پر غصہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اب اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

ٹائیگر نے پستول کو صاف کیا اور اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔ اپنے کپڑے جھاڑے اور گل خان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا

۔ "گھر سے باہر مت نکلا کرو بچے"

Posted On Kitab Nagri

اس نے بچے لفظ پر زیادہ زور دیا۔ گل خان کی ٹانگیں کانپ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں واضح نظر آرہی تھی۔ ٹائیگر نے اس کے گال پر ہلکا سا تھپڑ مارا اور اپنے قدم آگے کی طرف بڑھائے۔ پیچھے کھڑا گل خان اب بھی ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا۔

ماضی



وہ بھی کیا لوگ ہیں محسن جو وفا کی خاطر "

"خود تراشیدہ اصولوں پہ بھی اڑ جاتے ہیں

www.kitabnagri.com

وقت کا پہیہ چلتا ہے اور چلتا جاتا ہے۔ وقت کسی کے لیے رکتا نہیں بلکہ انسان ہی رک جاتا ہے۔ زمر اپنے فلیٹ کو لاک لگا کر بہرام شاہ کی طرف مڑی۔ بہرام شاہ نے دیکھا اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔ اپنا گھر چھوڑ کر جانا آسان نہیں ہوتا۔ جب ہندوستان سے مسلمان پاکستان ہجرت کر کے آئے تو کچھ مسلمانوں کو پاکستان آنے کی خوشی سے زیادہ اپنا گھر چھوڑ کر آنے کا غم تھا۔ زمر نے اپنا بچپن سب کچھ یہاں گزارا تھا۔ بہرام شاہ نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کے ہاتھ میں موجود چھوٹا سا سوٹ کیس پکڑا جس میں سوٹ کم اور باقی اشیاء زیادہ تھیں۔ زمر اس کے ساتھ کھینچتی

Posted On Kitab Nagri

ہوئی باہر نکلی۔ عبائے پہنے اور نقاب کئے اس کی آنکھیں خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اس وقت اسے اپنے گھر کو چھوڑنے کا غم تھا۔

بہرام شاہ نے ٹیکسی روکی اور وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھے۔ خاموشی سے راستہ طے ہو رہا تھا۔ بہرام شاہ گاہے بگاہے اس پر نظر ڈال لیتا جو آنکھوں میں ڈیر سار اپنی لیے شیشے کے پار دیکھ رہی تھی۔

زمر کو سب سے زیادہ دکھ بوا کے چلے جانے کا تھا۔ اس کی زندگی میں ابھی تو خوشیوں نے پہل کی تھی اور پھر سے غموں کا ڈیرا بس گیا۔

"کیا بوا کبھی مسلمان نہیں ہوگی؟"

زمر نے خود سے ہی سوال کیا۔ ابھی اس میں بہرام شاہ سے بات کرنے کی بالکل سکت نہیں تھی۔ ٹیکسی منزل پر پہنچی۔ زمر اس سی ٹیکسی سے باہر نکلی۔ بہرام شاہ نے اسے جانے کا اشارہ کیا اور خود سوٹ کیس پکڑے ڈرائیور کو اس کا کرایہ دینے لگا۔ زمر دھیمی سی چال چلتی ہوئی لکڑی کے دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ صحن خالی تھا اور کچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔ زمر سامنے کمرے کی طرف بڑھی۔ کمرے میں موجود کرسی پر خدیجہ بیٹھی خود ہی مہندی لگا رہی تھی۔ وہ زمر کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور اسے اپنے پاس بٹھا کر خود کچن میں چلی گئی۔

زمر نے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکایا۔ تھوڑی دیر بعد ہی خدیجہ ہاتھ میں جوس کا گلاس لائی اور اس کا نقاب اتار کر خود ہی اس کے منہ کو لگا دیا۔ زمر ہلکے سے مسکرائی اور گلاس کو پکڑ لیا۔ زمر کی نظر اس کے بازو پر پڑی جس پر اس

Posted On Kitab Nagri

نے مہندی کے ساتھ "شاہ" لکھا ہوا تھا۔ زمر نے اس کا بازو پکڑ کر اس کے سامنے کیا اور ابرو اچکا کر پوچھا۔ خدیجہ اس کا سوال سمجھ کر مسکرا دی۔ اس نے اپنا سر نیچے جھکا لیا اور اس کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ کر مہندی پکڑ لی۔ زمر دل سے مسکرائی۔

حال

سوچ کا آئینہ دھندلا ہو تو پھر وقت کے ساتھ "

"اندر چہروں کے خدو خال بگڑ جاتے ہیں



سردار عالمگیر کے قبیلے میں آج بہار تھی لیکن خزاں کے موسم میں کبھی بہار نہیں ہوا کرتی۔ کبھی انسان مکمل خوش نہیں رہ پاتا اور ایسا ہی حال سردار عالمگیر کے خاندان کا تھا۔ لان کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ ہر طرف خوشی کو بکھیرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اپنے نفس کو وہ ابھی بھی خوش نہیں کر پائے تھے۔ شاہینہ بی بی بے چین بے چین سی بار بار مین گیٹ کو دیکھتی۔ سردار عالمگیر کل رات سے گھر نہیں تھے اور سردار اور نگزیب کا دل بلال شاہ کی باتوں نے چیر دیا تھا۔ وہ اپنے کمرے کی لائٹس بند کیے اندھیرے میں اپنے گناہوں کو یاد کرنے میں مصروف تھے۔

Posted On Kitab Nagri

دلنشین گلابی رنگ کی سادہ سی فراک پہنے لان کے بیچ و بیچ کھڑی شاویز کو ڈھونڈ رہی تھی۔ ایسے میں اس کی نظر مین گیٹ سے داخل ہونے والے شخص پر پڑی اور اس کی سانسیں تھم گئی۔ سفید شلوار قمیض پہنے کندھوں ہر کالی چادر رکھے وہ شخص دلنشین کے دل کی دھڑکن کو تیز کر رہا تھا۔ سردار ہاشم شاہ کے ساتھ کھڑا خان اس کے کان میں کچھ بتا رہا تھا اور سردار ہاشم شاہ کے چہرے کے زاویوں سے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے خان کی باتیں پسند نہیں آرہی تھی۔ بلال شاہ اب اسے گلے سے لگا کر مہمانوں کے پاس لے جا رہا تھا۔ دلنشین کی سانس ساکت اور اس کی آواز بند ہو گئی۔ انسان جس سے محبت کریں اور اسے اپنے سامنے پالے اس سے زیادہ حسین لمحہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ دلنشین کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تو اس نے مڑ کر دیکھا شاہینہ بی اسے آنکھوں سے گھور رہی تھی۔ دلنشین نے اپنی فراک سنبھالی اور سیٹیج کی طرف بڑھی۔

سیٹیج پر اب شہر و نا کو بیٹھا جا رہا تھا۔ وہ سبز اور سفید رنگ کے امتزاج کی میکسی پہنے اور ہلکا سا میک اپ کیے دلکش لگ رہی تھی۔ بلال شاہ تھری پیس پہنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے لیکن دل میں ایک خیال کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ وہ ہر انسان سے بے نیاز بس سردار ہاشم شاہ کو اپنی نظروں کا مرکز بنائے بیٹھا تھا۔

شاہینہ بی مین گیٹ پر نظریں سجائے بیٹھی تھی اور ان کا انتظار ختم ہوا اور سبحان شاہ سلجھے حلیے میں داخل ہوئے۔ وہ ادھر ادھر کسی کو تلاش کرتے ہوئے دائیں جانب رکھے کے میزوں میں سے ایک میز پر بیٹھے سردار ہاشم شاہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ شاہینہ بی انہی پر نظریں جمائے کھڑی تھی۔ عین اسی وقت بلال شاہ کالے رنگ کی پینٹ شرٹ پہنے وہ باہر سے ہی تیار ہو کر گھر میں داخل ہوا تھا۔ وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ شاہینہ بی کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

تیرگی نے کمال سنبھالی ہے"

"چاند اور کہکشاں کدھر جائیں

نیلے رنگ کی پاؤں تک چھوٹی فراک پہنے اور گنگھریالے بالوں کو جھوڑے کی شکل میں باندھے دامن سنجیدہ سی مین گیٹ سے داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ہی پینٹ شرٹ پہنے گنگھریالے بالوں والا لڑکا بھی داخل ہوا۔ شاہینہ بی کی سیٹج سے نیچے اترتے ہوئے ان دونوں پر نظر پڑی اور چہرے پر سنجیدگی سجالی۔ وہ سنجیدہ سی مہمانوں سے ملاقات کرنے لگی لیکن ان کی توجہ کامرکز وہ دونوں بہن بھائی ہی تھے جو اب بلال شاہ سے بات کر رہے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ ویسے کی تمام رسومات ہو چکی تھی اور اب آخری رسم تھی لڑکی کو اس کے میکے بھیجنا

شہر ونا کو پوری تقریب میں بلال شاہ سے اسی بات کا شکوہ تھا کہ بلال شاہ نے اسے دیکھا بھی نہیں۔ شہر ونا کو اس کے باپ کے حوالے کر کے بلال شاہ جلدی سے سردار ہاشم شاہ کی طرف بڑھا

Posted On Kitab Nagri

۔ "میں نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"

بلال شاہ نے سردار ہاشم شاہ سے سنجیدگی سے کہا۔ سردار ہاشم شاہ جو کہ حویلی جانے کے لیے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے

۔ "ہم کل بات کر لیں گے بلال شاہ۔ مجھے حویلی میں ضروری کام ہے"

سردار ہاشم شاہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔ کافی مہمان جا چکے تھے اور جو رہ گئے تھے وہ ابھی تک کھانے کے ساتھ انصاف کر رہے تھے

سردار ہاشم شاہ آگے بڑھنے لگے تو بلال شاہ نے ان کا ہاتھ تھام لیا اور بولا

۔ "ابھی بات کرنی ہے"

سردار ہاشم شاہ کو اس کا لہجہ تشویشناک لگا۔ وہ اس سے بات کرنے کے لیے اتنا زور کیوں لگا رہا تھا۔ سردار ہاشم شاہ نے سرکواشات میں ہلایا اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ جب وہ دونوں لاؤنج میں پہنچے تو سامنے رکھے صوفے پر شاہینہ بی اور ان کے دائیں جانب رکھے صوفے پر خانم بی بیٹھی ہوئی تھیں۔ بلال شاہ نے سردار ہاشم شاہ کو بائیں جانب رکھے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ سردار ہاشم شاہ کے چہرے پر تجسس کے اثرات تھے

۔ "میں آپ سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

بلال شاہ نے اپنی ماں کے پاس جگہ سنبھالتے ہوئے کہا۔ سردار ہاشم شاہ ابھی کچھ بولنے ہی والے تھے کہ سبحان شاہ لاؤنج میں داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ہی وہ دونوں بہن بھائی بھی داخل ہوئے۔ خانم بی کے ساتھ دانیل اور اس کے ساتھ والے صوفے پر سبتین اور سبحان شاہ بیٹھ گئے۔

سردار ہاشم شاہ نے ان سب کو دیکھا اور اطمینان سے بولا

"جی کیجئے۔ کیا ضروری بات ہے"

سبحان شاہ نے بلال کی طرف شک سے دیکھا کہ وہ کیا بات کرنا چاہ رہا ہے۔ بلال شاہ نے سکون کا سانس لیا کہ اس کی بہن کی زندگی کے فیصلے میں اس کا باپ بھی شریک ہے۔ شاہینہ بی نے اطمینان سے پہلو بدلا چلو دیر سے ہی سہی لیکن اسے دلنشین کا خیال تو آیا۔ سبتین باپ کے پاس بیٹھا مسکرا رہا تھا کہ اس کا باپ آج دانیل کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دینے والا تھا۔ سردار ہاشم شاہ کی نظر دانیل پر ٹھہری اور ٹھہری گئی۔ وہ فراک میں بہت پیاری لگ رہی تھی، میک اپ سے پاک چہرہ اس کے حسن کو چار چاند لگا رہا تھا۔ دانیل بھی گاہے بگاہے سردار ہاشم شاہ پر نظر ڈال لیتی۔

www.kitabnagri.com

بلال شاہ نے وہاں بیٹھے سب نفوس کو دیکھا اور لاؤنج کے دروازے کے باہر دلنشین کو دیکھتے ہوئے کہا

"ہم آپ سے رشتہ جوڑنا چاہتے ہیں سردار ہاشم شاہ"

سبتین نے مسکراتے ہوئے اپنے باپ کو دیکھا یعنی کہ وہ بلال شاہ کو بتا چکے تھے۔ سبتین نے دل میں سوچا چلو اچھا ہو گیا۔ بلال شاہ بھی دانیل کے ساتھ ہے۔ دانیل نے سبتین کی طرف تشویش سے دیکھا۔ سبتین نے اسے

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں کے اشارے سے مطمئن ہونے کا کہا۔ البتہ اب تک سبحان شاہ کشکش میں مبتلا تھے۔ سردار ہاشم شاہ کو بات سمجھ آچکی تھی۔ اس نے دانیں کی طرف دیکھا جو سر نیچے جھکائے بیٹھی تھی۔ وہ دل سے بہت خوش ہوا چلو اس اچھا ہوا کہ اس نے اپنے گھر والوں کو خود ہی بتا دیا۔ پھر بھی سردار ہاشم شاہ نے سنجیدگی سے پوچھا

"کیا مطلب؟"

دروازے کے باہر کھڑی دلنشین کا دل کسی نے مٹھی میں لیا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر مسکان اور دل میں خوف تھا۔ کچھ چھن جانے کا خوف۔

بلال شاہ نے اپنی ماں کی طرف دیکھا اور اونچی آواز میں بولا

۔ "ہم چاہتے ہیں کہ آپ میری بہن دلنشین کو اپنا ہمسفر بنالیں"

دانیں کی آنکھیں پھیل گئی۔ اس نے گردن کو اوپر اٹھایا۔ سبتین نے بے یقینی سے پہلے بلال شاہ کو اور پھر اپنے باپ کو دیکھا۔ سردار ہاشم شاہ کے ماتھے پر بل پڑے۔ سبتین نے دانیں کا ہاتھ پکڑ لیا۔ دانیں کا ہاتھ سبتین کے ہاتھ میں۔ تیخ ٹھنڈا تھا۔ اس کی سانس تھم گئی تھی

مجھے سے پوچھتے ہو شہر وفا کیسا ہے"

"ایسے لگتا ہے صلیبوں سے اتر کر آیا"

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک دم اٹھی اور اس کے پیچھے ہی سبستین باہر نکلا۔ سبحان شاہ ابھی تک بے یقینی سے بلال شاہ کو دیکھ رہا تھا۔ شاہینہ بی نے ناگواری سے ان دونوں بہن بھائیوں کا جانا محسوس کیا۔ بلال شاہ کی سمجھ سے سب کچھ باہر ہو گیا تھا۔

"مجھے حویلی جانا ہے۔ اس بارے میں بعد میں بات کریں گے"

سردار ہاشم شاہ نے سنجیدگی سے کہا اور باہر نکل گیا۔ لاؤنج کے دروازے میں کھڑی دلنشین پر اس نے ایک نظر ڈالی۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔ سردار ہاشم شاہ نے رخ موڑا اور باہر کو نکلا۔ اس نے لان میں کھڑے ہو کر نمبر ملا یا اور بولا

"خان شہر سے آنے والے ان دونوں بہن بھائیوں کا پتہ کرواؤ۔ وہ کہاں گئے ہیں"

وہ بے چینی سے بولا تھا۔ خان کو اس کی پریشانی سمجھ آ گئی۔ اس لیے اس نے بھی جلدی سے بات ختم کی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سبحان شاہ ابھی تک خاموش اور حیران بیٹھے تھے۔ وہ بلال شاہ کی طرف دیکھ کر بولے

"کیا..... کیا بلال تم دلنشین کے لیے ہاشم شاہ کا رشتہ مانگ رہے تھے"

وہ بے یقینی سے پوچھ رہے تھے۔ بلال شاہ نے اپنے میز سے موبائل فون پکڑا اور نا سمجھی سے ہاں میں سر ہلایا

"اوو میرے خدایا"

Posted On Kitab Nagri

سبحان شاہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ دلنشین جلدی سے آگے ہوئی اور ان کا ہاتھ تھام کر بولی

"کیا ہوا بابا؟"

وہ پریشان لگ رہی تھی۔ بلال شاہ نے گلاس میں پانی ڈال کر انہیں دیا۔ سبحان شاہ نے پانی کا گلاس نہ تھاما اور شاہینہ بی کی طرف دیکھ کر بولا

"دائین سردار ہاشم شاہ سے محبت کرتی ہے اور سردار ہاشم شاہ بھی اس سے محبت کرتا ہے"

بلال شاہ کے ماتھے پر پسینہ آیا۔ اس کے دماغ کی رگیں پھڑک رہی تھی۔ شاہینہ بی نے درشتی سے سر جھٹکا۔ دلنشین کا اپنے باپ کے ہاتھ پر رکھا ہوا ہاتھ ڈھیلا ہو گیا۔ خانم بی نے اپنے سر کو پکڑا اور دل میں سوچا کہ اس گھر کو خوشیاں نصیب نہیں ہو سکتی

بلال شاہ کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل چکی تھی۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کو کس نے بتایا؟"

"سبتین نے"

دو لفظی جواب دے کر پھر سے سر اپنا ہاتھوں میں رکھا۔ بلال شاہ نے دلنشین کی طرف اشارہ کیا اور بولا

"تم کمرے میں جاؤ دلنشین"

Posted On Kitab Nagri

دلنشین ٹس سے مس نہ ہوئی۔ بلال شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور نرمی سے اسے لاؤنج کے دروازے کے باہر لے گیا۔ اس کے کمرے کی طرف اشارہ کیا اور اسے جانے کا بولا۔ وہ سست روی سے کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔ بلال شاہ لاؤنج میں دوبارہ داخل ہوا اور بے چین سے وہاں چکر کاٹنے لگا۔ شاہینہ بی غصہ ضبط کیے بیٹھی تھی

بلال شاہ نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

۔ "اسی لیے سردار ہاشم شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور وہ چلے گئے۔ وہ بھی دانیں سے محبت کرتے ہیں"

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سردار ہاشم شاہ دانیں سے محبت نہ کرتا ہو"

شاہینہ بی نے تلخی سے کہا۔ بلال شاہ نے ماں کی بات کو نظر انداز کیا اور اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"آپ کیا کہتے ہیں اب؟"

بلال کو امید تھی کہ وہ دانیں کا ہی ساتھ دیں گے۔ شاہینہ بی نے تلخی سے سر جھٹکا۔ سبحان شاہ کے بولنے سے پہلے ہی

خانم بی بولی

www.kitabnagri.com

کچھ بھی بولنے سے پہلے یہ یاد رکھنا سبحان شاہ۔ تم 20 سال تک ان دونوں بچوں کو ڈھونڈتے رہے ہو اور ان " 20 سالوں میں تم نے آج تک دلنشین کو پیار نہیں دیا۔ آج وہ تم سے کچھ مانگ رہی ہے تو اس کا دل مت توڑو

خانم بی کی آنکھوں میں نمی آ بسی تھی

Posted On Kitab Nagri

آپ 20 سال تک ان دونوں بہن بھائیوں کو تلاش کرتے ہوئے ان سے پیار کا ثبوت دے چکے ہیں اب اپنی " اس بد بخت بیٹی کو بھی پیار کا ثبوت دے دیجئے "

شاہینہ بی کی آواز نے ماحول میں تراش پیدا کر دیا تھا۔ سبحان شاہ ابھی تک سر جھکائے بیٹھے تھے۔ بلال شاہ نے نرمی سے کہا

آپ کو جو ٹھیک لگے بابا آپ وہ کریں۔ میں نہ چاہتے ہوئے بھی دانیں کا ساتھ نہیں دے پارہا۔ مجھے اس بات کا " افسوس رہے گا "

بلال شاہ نے اپنا موبائل فون اٹھایا اور لاؤنچ سے باہر نکل گیا۔ خانم بی بھی اس کے پیچھے نکل گئی۔ اب اس ماحول میں . شاہینہ بی اور سبحان شاہ ہی موجود تھے

بہت انتظار کیا میں نے (سبحان شاہ شاہینہ بی کی طرف متوجہ ہوئے جو کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بول رہی " تھی)

بہت زیادہ انتظار۔ میں نے سوچا شاید اب لوٹے گئے شاید اب لیکن دن گزرتے گئے اور میری امید تو ٹوٹی گئی۔ جب پہلے دن بیاہ کر اس گھر میں آئی (وہ اب کھڑکی سے باہر لان میں لگے پھولوں کو دیکھ رہی تھی جنہیں ہوا گھمار ہی تھی) تو آپ نے اسی دن بتلادیا کہ آپ کے دل میں کوئی اور ہے۔ (سبحان شاہ نے گردن جھکالی) میں نے سوچا شاید کچھ دنوں میں سب ٹھیک ہو جائے لیکن (وہ اب اپنے آنسو صاف کر رہی تھی) کچھ بہتر نہیں ہوا۔ وقت گزرا

Posted On Kitab Nagri

اور گزرتا گیا اور آپ آج بھی صرف اسی کو دل میں لیے بیٹھے ہیں۔ میری اور میرے بچوں کو جگہ کبھی آپ کے دل میں بنی ہی نہیں۔ ہم تو آپ کے دل کے مسافر بھی نہ بن سکے

۔ شاہینہ بی اب سبحان شاہ کے سامنے کھڑی ہو گئی

آپ کو اور سب کو لگتا ہے میں غلط ہوں (شاہینہ بی نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا) نہیں سب شاہ جی میں نہیں آپ " غلط ہیں۔ میرے ہر رویے اور میری سوچ میرے ہر برے کام کے ذمہ دار آپ ہیں۔ صرف آپ۔ آپ خود غرض ہونے کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔ اپنی محبت کو پانے کے لئے سب کچھ بھول گئے آپ

آنسوؤں کا سیلاب شاہینہ بی کی آنکھوں سے نکل رہا تھا۔ وہ سخت اور مضبوط عورت تھی لیکن آج پرزوں میں بکھر چکی تھی۔ صبح لکھا ہے کسی نے شوہر کا رویہ عورت پر بہت اثر رکھتا ہے

میرے ہر روپے کے پیچھے آپ کا ہاتھ ہے۔ میں نے سونیا کا براچا ہا۔ اس کی وجہ آپ ہیں شاہ جی آپ۔ (سبحان " شاہ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ شاہینہ بی کی آنکھوں سے آنکھیں ملا

سکتے) سونیا کے ساتھ میں نے برا کیا۔ میں تو پرانے گھر سے آئی تھی میں اس کی بھابھی تھی۔ آپ تو اس کے بھائی تھے لیکن ایک دفعہ بھی آپ نے اپنے باپ یا سردار اور نگزیب کو اس بات کا یاد دلایا کہ انہوں نے سونیا کے ساتھ غلط کیا۔ اس کے قتل پر بھی آپ نے صرف اپنے بھائیوں سے منہ موڑا۔ آپ اس کے لیے تب بھی کھڑے نہ ہوئے۔ بلال شاہ کی جگہ بلال شاہ کو قبیلے کا سردار بنادیا گیا اور آپ اس وقت بھی نہ بولے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ "دلنشین بلال شاہ سے شادی نہیں کرنا چاہتی آپ تب بھی نہ بولے

Posted On Kitab Nagri

شاہینہ بی زور زور سے چلا رہی تھی۔ ان کی چیخنے کی آوازیں پوری حویلی میں سنائی دے رہی تھی

"اس گھر کو کبھی کوئی خوشی نصیب نہ ہوئی کیونکہ یہاں دو انسانوں کے قاتل رہتے ہیں"

اس جملے کو شاہینہ بی نے اتنا چلا کر کہا کہ اپنے کمرے میں موجود سردار اور نگزیب کی ریڑھ کی ہڈی میں درد اٹھا۔
انہیں لگا کہ دماغ کی نسیں پھٹ جائے گی، مردہ دل اب زندہ ہو رہا تھا

"میرے ہر رویے، میرے ہر برے کام کے پیچھے آپ صرف آپ ہیں سبحان شاہ"

آواز میں درد تھا ایسا درد جو سبحان شاہ کے دل کو چیر گیا۔ شاہینہ بی تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ پیچھے
سبحان شاہ کی دنیا ہل گئی۔ اپنے کمرے میں دلنشین سینے کے بل لیٹی زار و قطار رو رہی تھی۔ اسے دکھ اس بات کا
نہیں تھا کہ جس سے وہ پیار کرتی ہے اسی اس کی بہن پیار کرتی ہے اسے دکھ اس بات کا تھا کہ سردار ہاشم شاہ بھی
دانین سے محبت کرتا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میری کشتی کو بھلا موج ڈبو سکتی تھی؟"

"میں اگر خود نہ شریک کف دریا ہوتا

Posted On Kitab Nagri

سردار ہاشم شاہ اپنے کمرے میں موجود صوفے پر سر اپنے ہاتھوں میں لیے بے چین سے بیٹھے تھے

۔ "ہم چاہتے ہیں کہ آپ میری بہن دلنشین کو اپنا ہمسفر بنالیں"

بلال شاہ کی کہی گئی بات سردار ہاشم شاہ کے دل اور دماغ کو ہلا گئی تھی۔ عین اسی وقت موبائل فون کی گھنٹی بجی اور

سردار ہاشم شاہ نے بغیر تاخیر کے کال پک کی اور تیزی سے بولے

"کیا پتہ چلا ان کا؟"

"خان ڈھونڈوا نہیں۔ شہر جانے والی سڑک پر دیکھو"

سردار ہاشم شاہ کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کسی طرح انہیں ڈھونڈ لیں۔ اسے دانیں کی ہر بات یاد آرہی تھی۔ ابھی کل ہی تو

ان دونوں نے ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کیا تھا اور آج وہ جدا ہو گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کون لوگ ہیں ان کا پتہ تو کرنا تھا"

"مرے لہو میں نہا کر جنہیں نکھرنا تھا

Posted On Kitab Nagri

واش روم سے پانی گرنے کی آوازیں آرہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واش روم سے باہر نکلا۔ اس کا منہ دھلا ہوا تھا۔ حیدر دیوار میں نصب ایل ڈی کو سن کم اور دیکھ زیادہ رہا تھا۔ ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے بولا

"تو ماسک اس طرح اپنے چہرے پر لگاتا ہے کوئی بھی تجھے پہچان نہیں سکتا۔"

ٹائیگر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا۔ حیدر کی بات پر اس نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔ بالوں کو اچھے سے بنا کر اس نے اپنی گھڑی پکڑی اور اسے پہنتے ہوئے بولا

"تو کیوں کال کر رہا تھا مجھے؟"

حیدر نے ہاتھ میں پکڑا ریموٹ سامنے میز پر رکھا اور بولا

یار یہی پوچھنا تھا تیرے سے کہ بیگم صاحبہ کو گھر لے جاؤں۔ تو نے تو بے عزتی کر دی تھی میری۔ اسی لیے پھر "

"میں نے باس سے پوچھ لیا تھا انہوں نے مجھے اچھا سا مشورہ دیا اور میں نے اس پر عمل کیا

حیدر نے بات مکمل کر کے کندھے اچکائے۔ تھوڑا توقف سے بولا

www.kitabnagri.com

"یار باس تیرے سے ناراض ہے"

ٹائیگر کے لب مسکرائے

ہممم معلومات کے لیے شکریہ۔ آئندہ جب میں کسی ضروری کام کے لیے جاؤں مجھے کال مت کرنا اور خاص "

"طور پر اپنے گھر کے مسائل کے لیے

Posted On Kitab Nagri

حیدر نے اس کی بات پر ناک چڑھایا اور دوبارہ سے ایل ڈی کو دیکھنے لگا۔ ٹائیگر کمرے سے باہر نکلنے لگا ہی تھا کہ حیدر

چلایا

"سن ٹائیگر"

"بکو اس کر"

ٹائیگر نے تنک کر کہا۔ حیدر نے منہ بسورا اور بولا

باس نے بتایا دشمن ہوشیار ہو گئے ہیں اور انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ان کا آدمی تم نے قتل کیا ہے اور فائل "تمہارے پاس ہے۔ اسی لیے تھوڑا ہوشیار رہنے کا تجھے بولا ہے۔ انہیں تیرے نقلی بھیس کا بھی پتا چل گیا

"ٹھیک ہے احتیاط کروں گا"

ٹائیگر لا پرواہی سے بولا۔ اپنی بات مکمل کر کے وہ کمرے سے باہر نکل گیا

"احتیاط ضرور کرنا"

www.kitabnagri.com

حیدر کے الفاظ اسے اپنے پیچھے سنائی دیے لیکن اس نے دھیان نہ دیا

کس طرح لوگ اٹھ کر چلے جاتے ہیں چپ چاپ"

"ہم تو یہ دھیان میں لاتے ہوئے مر جاتے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

اماں بی چار پائی پر بیٹھی پیاز کاٹ رہی تھی ان کے ساتھ بیٹھی ہادیہ بھی اماں بی کے ساتھ کام کروا رہی تھی

"اماں بی سکندر کب سے آپ کے پاس ہے؟"

اپنے کام میں مصروف ہادیہ نے پوچھا تھا۔ اماں بی نے نظریں اٹھا کر اسے حیرانی سے دیکھا اور ہنر مطمئن سی بولی

"تجھے کس نے بتایا؟"

"ابانے"

ہادیہ مصروف سی بولی

سکندر مجھے شہر سے ملا تھا۔ میں اور میرا شوہر جب شہر سے واپس آ رہے تھے تو سکندر ہمیں سڑک کے دائیں ۔"

جانب بنے پارک سے ملا تھا۔ وہ رو رہا تھا۔ ہم نے ادھر ادھر دیکھا تو پاس ہی اس کی ماں تھی۔ اس کے سر سے خون

نکل رہا تھا۔ شاید کسی نے اسے گولی ماری تھی۔ وہ بہت اندھیری رات تھی۔ چاند بادلوں میں مکمل چھپا ہوا تھا (ہادیہ

ہر کام چھوڑ کر بس اماں بی کو سن رہی تھی) اس کی ماں نے ایک شخص کا نام بتایا اور کہا اس بچے کو اس شخص کے

پاس چھوڑ دینا۔ تیرا چاچا بڑا ڈر گیا تھا۔ ہم نے اس شخص کا نام ذہن میں ترتیب دے لیا اور رات کے اس اندھیرے

میں اس بچے کو لے کر وہاں سے نکل آئے۔ اللہ جنت نصیب کرے تیرے چاچے کو۔ وہ بہت پیار کرتا تھا سکندر

۔"

"کیا سکندر کا نام آپ نے رکھا تھا؟"

Posted On Kitab Nagri

ہادیہ نے اماں بی سے پوچھا۔ اماں بی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

" . نہیں اسی عورت نے اس کا نام بتایا تھا "

" تو اماں بی اس عورت نے جس شخص کا نام بتایا آپ نے اس شخص کو سکندر نہیں دیا؟ "

ہادیہ پورے تجسس سے پوچھ رہی تھی۔ اماں بی نے ہاتھ میں پکڑا چاقو نیچے رکھا اور بولی

سال کی عمر میں میں سکندر کو لے کر گئی تھی اس عورت کے بتائے ہوئے شخص کے پاس لے۔ ہم نے 11 . " اس شخص کو تلاش تو کیا لیکن جب تک ہم اس شخص تک پہنچے وہ اللہ کو پیارا ہو گیا تھا۔ ہم نے اس کے بیٹے کو سکندر دینا چاہا تو اس نے کہا کہ ہم اسے اپنے پاس رکھے اور وہ خود اس کی دیکھ بال کریں گا۔ میں سکندر کو لے آئی اور پھر " اس کی پرورش کرنے لگی۔ سکندر کو میں نے سب بتا دیا تھا

ہادیہ بولنے ہی لگی تھی لیکن دروازہ کھلنے کی آواز پر خاموش ہو گئی۔ سکندر ہاتھ میں سبزی پکڑے اندر داخل ہوا۔

اس نے ایک نظر ہادیہ پر ڈالی اور دوسری نظر اماں بی پر۔ اس نے سبزی کو چارپائی پر رکھا اور مصروف سا بولا

" اماں میں چاچا شکور کے کھیتوں میں جا رہا ہوں۔ شام تک آ جاؤں گا "

سکندر اپنی بات مکمل کر کے باہر کو نکل گیا۔ ہادیہ نے چارپائی سے نیچے پاؤں رکھا اور بولی

" اماں بی میں ابا کو دیکھ کر آؤں۔ اگر گھر آ گیا ہو تو اسے کھانا بھی دوس گی "

اماں بی بے بس ہلکا سا سر ہلایا اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

ہادیہ آہستگی سے باہر نکلی اور اس کا رخ چاچا شکور کے کھیتوں کی طرف تھا

ماضی

چلی جو سیل رواں پہ محبت کی کشتی "
"تو اس سفر کو محبت کے نام میں نے کیا

خدیجہ کے نکاح کے ساتھ ہی اس کی رخصتی بھی ہو گئی۔ زمر اب اپنے پرانے غم بھول چکی تھی۔ وہ بوا کو جب بھی فون ملاتی ان کا نمبر بند ہی ہوتا۔ اس کا باپ اب کافی حد تک سدھر گیا تھا اور اس کے پیچھے سب سے بڑا ہاتھ بہرام شاہ کا تھا۔ سونیا اسے بہت پسند تھی۔ وہ اپنی ہر بات بہرام شاہ سے شئیر کرتی اور اپنے مسائل کا حل بھی بہرام شاہ سے نکلاتی۔ غرض اس کی زندگی اب روشنی سے بڑھ چکی تھی لیکن زندگی امتحان کی جگہ ہے یہاں ہر دم روشنی نہیں رہتی۔

حال

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے زعم میں تھا، بے خبر رہا مجھ سے "

"اسے گماں بھی نہیں، میں نہیں رہا ان کا

سکندر درخت کے نیچے بیٹھا اپنی ہی سوچوں میں گم تھا۔ اسے محسوس ہوا جیسے اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے۔ اس نے رخ موڑ کر دیکھا تو ہادیہ ہاتھ میں مکئی کے دانے لیے کھڑی تھی۔ سکندر نے اسے کچھ نہ کہا۔ وہ خود ہی اس کے ساتھ بیٹھ گئی اور بے نیازی سے بولی

"پریشہ بی بی سے ملاقات ہوئی تیری؟"

سکندر نے ہاں میں سر ہلایا

تو خوش ہو گا نا جب تو اس سے ملا؟"

سکندر نے دوبارہ سے ہاں میں سر ہلایا

"وہ بھی تجھے دیکھ کر خوش ہوئی؟"

سکندر نے پھر سے ہاں میں سر ہلایا

"تیرا دل بہت خوش ہوا ہو گا جب تو ان سے ملا "

Posted On Kitab Nagri

سکندر نے سر جھکا کر پھر سے ہاں میں سر ہلایا۔ ہادیہ کی آنکھ سے ایک آنسو گرا لیکن وہ اسے بے دردی سے صاف کر گئی

سکندر نے سر اٹھایا اور بولا ۔

ہادیہ میں تیرا کبھی نہیں بن سکتا۔ اگر آج میں تیرا ہو بھی جاؤں پھر بھی تیرا نہیں ہو سکتا۔ میرا بھی دل دکھتا ہے جب میں تیرا دل دکھاتا ہوں لیکن میں تیرا نہیں بن سکتا۔ محبت ہر کسی سے نہیں ہو جاتی ہادیہ۔ مجھے پریشانی بی بی سے "۔ محبت اس وقت کی بھی تھی جب میں نے ان کا چہرہ بھی نہیں دیکھا تھا اور اب محبت شدت اختیار کر گئی ہے

ہادیہ نے آنسو پونچھا اور بولی

"۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہاری گود میں سر رکھ کر سو جاؤں "

سکندر نے اسے حیران نظروں سے دیکھا۔ ہادیہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اسی وقت فضا میں گولی کی آواز گونجی اور ہادیہ چپختی ہوئی سکندر کی گود میں گری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہادیہ"

سکندر ایک دم چلایا۔ گولی کی آواز سے درختوں پر موجود تمام پرندے اڑ چکے تھے۔ گولی ایک ہی چلی اور زندگی
ساتھ لے گئی۔

"کون ہے؟"

اپنے اندر کی تمام طاقت جمع کر کے سکندر حلق کے بل چلایا۔ ہادیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ گولی اس کی کمر میں لگی
تھی۔ سکندر کے کپڑے خون سے بڑھ چکے تھے۔ ہاتھوں میں خون لگا ہوا تھا اور وہ پاگلوں کی طرح چلا رہا تھا

"سک.. سکندر.... سکندر.... می... میں تمہاری... ہر زیادتی.... کو.. معا... معاف کرت.... کرتی ہوں"

وہ اٹک اٹک کر بولی۔ اس نے ایک ہاتھ سے سکندر کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور دوسرا ہاتھ سکندر کے کندھے پر تھا

"نہیں ہادیہ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا"

بات کرتے ہوئے سکندر کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا اور ہادیہ کے چہرے پر گرا۔ وہ اس کا ہاتھ بار بار چوم رہا تھا، کبھی
اس کے ماتھے کو چومتا اور کبھی اس کے بالوں میں بوسہ دیتا۔ وہ دیوانہ لگ رہا تھا

"کا.. کاش سکن.... سکندر تم جیت... جیتے جی میر..... میرے سے... پیا..... پیار کرتے

Posted On Kitab Nagri

میرے قاتل کو پکارو کہ میں زندہ ہوں ابھی "

". پھر سے مقتل کو سنوارو کہ میں زندہ ہوں ابھی

. ہادیہ کی بات کو وہ مکمل نظر انداز کیے موبائل فون پر بار بار نمبر ملا رہا تھا

". حیدر جلدی سے میرے گاؤں آؤں. ہاں ہادیہ کو گولی لگ گئی ہے "

کانپتے ہاتھوں اور کانپتے لبوں سے وہ الفاظ ادا کر رہا تھا. ہادیہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے لبوں سے لگایا اور دھیمے سے بولی

"عش.... عشق ہے... سکندر... عشق "

بولتے ہوئے وہ ایک دم چپ ہو گئی. سکندر نے اس کی نبض چیک کی اور وہ حلق کے بل چلایا

www.kitabnagri.com

"ہادیہ "

وہ چیخی جا رہا تھا. بہت سے لوگ وہاں اکھٹے ہو چکے تھے. وہ مضبوط تھا لیکن آج ٹوٹ گیا. آنسو اس کی آنکھوں سے جاری تھے. اس کی دماغ کی نسیں پھڑک رہی تھی. حیدر نے ہی سب سنبھالا. ہادیہ کی میت کو اس کے گھر لے جایا گیا. وہ چپ ہو گیا ایک دم چپ جیسے طوفان سے پہلے کی خاموشی ہو. ہادیہ کی میت اس کے گھر کے صحن میں تھی. اس کا بھائی علی دیوار سے ٹیک لگائے زار و قطار رو رہا تھا. محلے کی عورتیں اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتی

Posted On Kitab Nagri

ہوئی جارہی تھی۔ اس کا باپ خاموش مردوں کے درمیان میں کھڑا تھا۔ سکندر اپنے گھر میں صحن کے درمیان میں موجود دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اماں بی ہادیہ کی چارپائی پکڑے رو رہی تھی

سکندر نہیں جانتا تھا کہ حیدر کیسے ہادیہ کی میت کو گھر لایا اسے صرف اس بات کی خبر تھی کہ ہادیہ کی جان اس کی وجہ سے گئی ہے۔ وہ محلے کی جان تھی اور آج وہ سب سے جدا ہو گئی۔ محلے کی عورتیں کبھی اماں بی کو سنبھالتی اور کبھی علی کو

سکندر گم صم سادیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا

"آج میرے رشتے والے آرہے ہیں"

ہادیہ کی آواز اس کے جسم کو جھجھوڑ رہی تھی

"سکندر میں تم سے پیار کرتی ہوں"

اس کی آنکھ سے آنسو نکلا۔ وہ بہادر تھا، مضبوط تھا لیکن وہ آج رو رہا تھا۔ وہ آج بھی اس بات کا دعویدار تھا کہ وہ ہادیہ سے پیار نہیں کرتا لیکن وہ آج ٹوٹ گیا۔ اس کا موبائل فون کہاں تھا اسے خبر نہیں تھی۔ حیدر اس کے پاس کبھی کبھی چکر لگا جاتا۔ کامران صاحب آتے اور اسے زبردستی پانی کا گھونٹ پلا جاتے۔ وہ خاموش تھا بالکل خاموش

Posted On Kitab Nagri

مجھے جو بھی دشمن جاں ملا وہی پختہ کار جفا ملا "
" نہ کسی کی ضرب غلط نہ پڑی نہ کسی کا تیر خطا ہوا

وہ جو پہچان میرے اخلاص کی تھی "
" چھین کر لے گئے احباب وہ چہرہ

سردار ہاشم شاہ بے چینی سے لان میں چکر لگا رہے تھے جب اس کے پاس ایک آدمی آیا اور اس کے کان میں کچھ
کہا اور وہ جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھے۔ ان کے پیچھے بھاگتی پریشہ ہاتھ میں ان کا موبائل فون لیے آئی جس
پر حیدر کالنگ آرہا تھا لیکن وہ اس وقت جاچکے تھے۔ پریشہ نے اپنا ہاتھ پہلو میں گرایا اور اپنے کمرے کی طرف
بڑھی۔

www.kitabnagri.com

برانہ ماں مرے حرف زہر سہی "
" میں کیا کروں کہ یہی زباں کا ذائقہ ہے

Posted On Kitab Nagri

سڑک کے ایک سائیڈ پر گاڑی کھڑے کیے سبتین گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اور فٹ پاتھ پر ایک جانب دانین سر کو ہاتھوں میں لیے بیٹھی تھی۔ سبتین پریشان سادانین پر نظر ڈالتا اور پھر سر کو موڑ لیتا۔
دانین آنکھیں بند کیے سوچ رہی تھی

دانین تیری زندگی کی گتھی کبھی نہیں سلجھ سکتی۔ میں اتنی ظالم نہیں ہوں کہ دلنشین کی زندگی برباد کر دوں لیکن " (اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا) میری خوشی کا کیا۔ " اس کی آنکھ سے آنسو گرا۔ سبتین نے ہمدردی سے اسے دیکھا۔ اس کی بہن کبھی نہیں روئی تھی۔ اس نے اپنی ماں کے مرنے پر بھی خود کو سنبھالا لیکن آج وہ دکھی تھی، وہ ٹوٹ چکی تھی۔ وہ دونوں بہن بھائی اپنی ہی سوچوں میں گم تھے کہ سبتین نے اپنے پاس گاڑی کے رکنے کی آواز سنی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو سردار ہاشم شاہ اور خان باہر نکلے۔ سردار ہاشم شاہ سبتین کے پاس آئے اور اسے اشاروں سے کچھ کہا۔ وہ خاموشی سے دانین کی طرف بڑھا اور اس کے پاس بیٹھ کر بولا
" سردار ہاشم شاہ لینے آئے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ حویلی چلے "۔

دانین نے سر نہیں اٹھایا لیکن نفی میں اسے ہلادیا۔ سبتین نے پیچھے مڑ کر سردار ہاشم شاہ کی طرف دیکھا اور نفی میں سر ہلادیا۔ وہ دھیمی چال چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔ سبتین وہاں سے چکا گیا۔ دانین نے اب بھی سر نہ اٹھایا۔
"اپنے رب پر بھروسہ رکھو دانین وہ کبھی کسی شخص کو اکیلا نہیں چھوڑتا"

سردار ہاشم شاہ نے بہت نرمی سے الفاظ ادا کیے تھے۔ دانین میں کوئی جنبش نہ ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"کس بات کا دکھ ہے؟"

سردار ہاشم شاہ کے سوال پر دانیل نے سراٹھایا۔ آنکھوں میں آنکھیں ملائے وہ ہر چیز سے بے نیاز تھے۔ وہ تلخ مسکرائی۔

"دکھ نہیں سردار ہاشم شاہ تکلیف ہے دل میں "

اس کی آنکھیں اور اس کا ناک سرخ تھا۔ سردار ہاشم شاہ نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا۔ دانیل کافی دیر تک وہ دونوں کھوئے رہے۔ دانیل نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا اور اسے اپنے پیچھے لیے چل پڑا۔ سبتین بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ وہ دونوں بہن بھائی سردار ہاشم شاہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھے اور پھر سے طوفان میں کشتی لیے چلے

ماضی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اتنی قبریں نہ بناؤ میرے اندر محسن "

" میں چراغوں کو جلاتے ہوئے تھک جاتا ہوں

Posted On Kitab Nagri

"زمر کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے"

یہ الفاظ سونیا کے تھے جو خوشی سے اب مٹھائی بانٹنے کی تیاری میں تھی۔ بہرام شاہ نے مسکرا کر آسمان کی طرف دیکھا۔ بہرام شاہ مبارکباد وصول کرنے کے بعد اپنی بیوی کے پاس پہنچا۔ زمر اپنے بیٹے کو گود میں بیٹھائے بس مسکرائے جارہی تھی۔ بہرام شاہ نے آگے بڑھ کر اس سے نرمی سے اپنی اولاد کو پکڑا

"اس کا کیا نام رکھے زمر؟"

بہرام شاہ اس کے چھوٹے ہاتھ چومتے ہوئے بولا

".آپ بتائیں"

زمر نے شرم کر کہا۔ بہرام شاہ مسکرایا اور بولا

"اس کا نام ہاشم شاہ ہوگا۔ اچھا نام ہے نازمر؟"

بہرام شاہ نے زمر کی طرف دیکھ کر کہا

".بہت اچھا نام ہے"

بہرام شاہ نے اس کی گود میں ہاشم کو دیا تو زمر نرمی سے بولی

".اس کی ناک میرے جیسی ہے"

بہرام شاہ کھکھلا کر مسکرایا اور بولا

Posted On Kitab Nagri

"یہ پورے کا پورا تمہارے جیسا ہے"

حال

میں تو مقتل میں بھی قسمت کا سکندر نکلا "

"قرعہ فال مرے نام کا اکثر نکلا

سردار ہاشم شاہ اور اس کے پیچھے دانیل اداس سی اور سبتین حویلی میں داخل ہوئے۔ ان دونوں کو لاؤنچ میں بیٹھا کرا بھی ہاشم شاہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے ہی والا تھا جب اسے ملازم نے بتایا اس سے ملنے کے لیے سبجان شاہ آئے ہیں۔ سردار ہاشم شاہ نے سرکواثبات میں ہلایا اور مہمان خانے کی طرف بڑھا۔ اس کے پیچھے ہی دانیل اور سبتین بھی بڑھے۔ مہمان خانے میں سبجان شاہ بے چینی سے ٹہل رہے تھے۔ ہاشم شاہ کو دیکھ کر ٹھہرے اور بے بسی سے بولے

"سردار ہاشم شاہ آپ نے ہمیں بہت بڑی مصیبت میں پھنسا دیا ہے"

Posted On Kitab Nagri

دائین اور سبستین مہمان خانے سے باہر ہی کھڑے سن رہے تھے۔ سردار ہاشم شاہ نے سبحان شاہ کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور صوفے پر افسردہ سا بیٹھ گئے۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی۔ میں اپنی کس بیٹی کا ساتھ دوں"

ان کا لہجہ بے بسی کی آخری حد بھی پار کر چکا تھا

"میں چکی میں پس رہا ہوں "

سبحان شاہ اب تھک کر صوفے پر بیٹھ گئے

میں دائین سے محبت کرتا ہوں اور اگر آپ دلنشین کو میرے ساتھ زبردستی باندھنا چاہے گے تو آپ میرے " سے بہتر اس کا انجام جانتے ہیں

سردار ہاشم شاہ نے اپنی بات مکمل کی اور صوفے سے اٹھا اور اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا۔ مہمان خانے کے دروازے کے باہر کھڑی دائین نے اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دیا

www.kitabnagri.com

سبحان شاہ اپنا سب کچھ ہارے بیٹھے تھے

میرے قاتل کو پکارو کہ میں زندہ ہوں ابھی "

"پھر سے مقتل کو سنوارو کہ میں زندہ ہوں ابھی

Posted On Kitab Nagri

دلنشین اپنے کمرے میں مکمل اندھیرا کیے خاموشی سے کرسی پر بیٹھے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ اس کا دروازہ ناک ہوا اور بلال شاہ دھیمی چال چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ وہ اس کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے نرمی سے بولا

"دلنشین میں تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوگا"

دلنشین کی توجہ اب مکمل طور پر بلال شاہ کی باتوں پر تھی

"میں اپنے پرانے رویے پر بہت شرمندہ ہوں"

بلال شاہ سر جھکائے دھیماسا بول رہا تھا

میں ہر ممکن کوشش کروں گا کہ تمہیں تمہاری محبت ملے (دلنشین کے لب مسکرائے) لیکن دلنشین (دلنشین)"

"(کے پھیلے لب سکڑ گئے) میں کبھی یہ نہیں چاہوں گا کہ تمہارا حال اماں جیسا ہوں

www.kitabnagri.com

دلنشین کا اپنے بھائی کے ہاتھ میں دیا ہاتھ ڈھیلا ہو گیا

دلنشین تمہاری ایک طرفہ محبت ہے۔ اگر آج میں اپنی ساری کوششیں کر کے بھی اگر تمہیں سردار ہاشم شاہ"

"دے دوں تو میں صرف تمہیں اس کا جسم دے سکتا ہوں اس کی روح نہیں

Posted On Kitab Nagri

دلنشین کی آنکھوں میں نمی در آئی

"اگر اب بھی تم سردار ہاشم شاہ کو پانا چاہتی ہو تو مجھے تم اپنے پاس ہی پاؤں گی"

نرمی سے الفاظ ادا کیے وہ کمرے سے نکل گیا۔ پیچھے بیٹھی دلنشین نے اپنا چہرہ پونچھا۔ وہ بھی یہ بات جانتی تھی کہ محبت زبردستی نہیں ہوتی۔ اسے اپنا حال اپنی ماں جیسا نہیں کرنا تھا

کھڑکی سے باہر کا منظر اب دھندلا ہو گیا تھا

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے"

"کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار بنتا ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

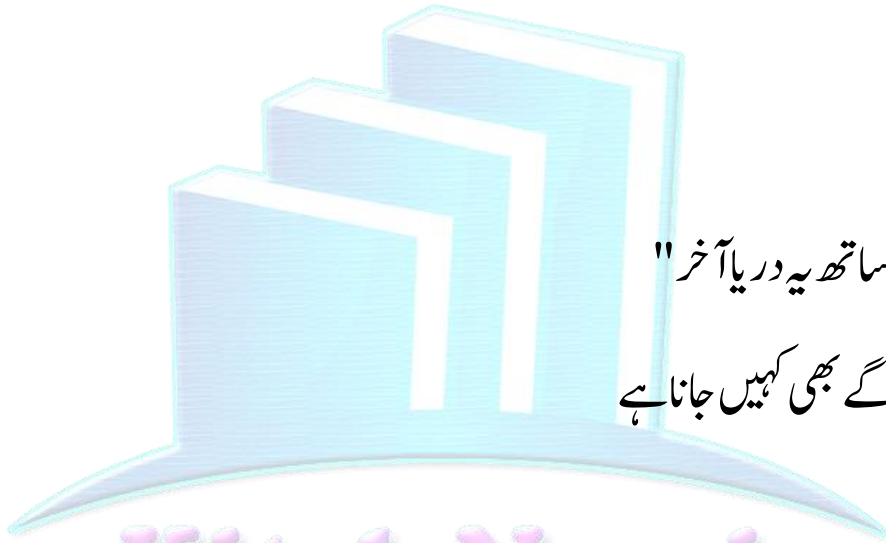
سردار ہاشم شاہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ خان دوڑا دوڑا دوڑا اس کے پاس آیا اور اس کا موبائل فون اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"مجھے پریشہ بی بی نے آپ کا موبائل فون دیا ہے۔ حیدر کے نام سے کافی کالز آئی ہیں"

Posted On Kitab Nagri

خان کے چہرے پر پریشانی کے اثرات تھے۔ سردار ہاشم شاہ نے موبائل فون پکڑا اور حیدر کو بیک کال کی۔ اسے جو خبر سننے کو ملی اس نے اس کا دل دھڑکا دیا۔ سردار ہاشم شاہ جلدی سے باہر کی طرف بڑھے۔ ان کے پیچھے ہی خان بھاگا بھاگا گیا لیکن اس سے پہلے ہی سردار ہاشم شاہ جیپ لے کے جا چکے تھے۔ خان پیچھے پریشان کھڑا رہا۔

ماضی



کیوں پلٹتا ہے میرے ساتھ یہ دریا آخر "
"مجھ کو گرداب سے اگے بھی کہیں جانا ہے"

ہاشم بیڈ پر لیٹا کھیل رہا تھا اور اس کے پاس ہی زمر اس کے کپڑے استری کر رہی تھی۔ بہرام شاہ خوشی خوشی اندر داخل ہوا اور بولا

"زمر اللہ تعالیٰ نے احمد بھائی اور سونیا بھائی کو بیٹے سے نوازا ہے"

زمر جلدی سے بہرام شاہ کے پاس آئی اور خوشی سے بولی

"ماشاء اللہ۔ کیا سونیا بھائی بھی ٹھیک ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں وہ ٹھیک ہے۔ تھوڑی دیر تک ان سے مل لینا"

زمر مسکراتی ہوئی دوبارہ سے کام میں مصروف ہو گئی۔ بہرام شاہ ہاشم کے ساتھ کھیلنے لگا۔ عین اسی وقت موبائل فون کی گھنٹی بجی۔ زمر نے نمبر دیکھا تو وہ انجان نمبر تھا اور پاکستان کا نمبر نہیں تھا۔ زمر نے ہچکچاتے ہوئے کال پک کی۔

"جولیا"

موبائل فون سے آواز ابھری

"بوا"

زمر خوشی سے چلائی

"بوا آپ کیسی ہیں؟ آپ کہاں ہیں؟"

زمر ایک ہی سانس میں پوچھ بیٹھی۔ بہرام شاہ بھی اس کے قریب کھڑا ہو گیا

"میں بالکل ٹھیک ہوں اور میں ایران میں ہی ہوں"

بوانے نرمی سے اس کے سوالوں کے جواب دیے

"بوا میں آپ کو بہت یاد کرتی ہوں"

زمر کا لہجہ نرم ہو گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی تمہیں بہت یاد کرتی ہوں بیٹیا۔ میں نے تمہیں بتانا تھا کہ میں مسلمان ہو گئی ہوں"

بوا کے آخری جملے پر زمر خوشی سے چلائی۔ بیڈ پر لیٹا ہاشم کو اس کا چلانا پسند نہیں آیا تو وہ رونے لگا۔ بہرام شاہ نے مسکراتے ہوئے اسے گود میں اٹھایا اور اسے بہلانے لگا۔

"بوا یہ تو بہت خوشی کی بات ہے"

زمر اونچی آواز میں پر جوش بول رہی تھی

"ہاں میری بیٹی بہت خوشی کی بات ہے۔ میں تم سے بعد میں رابطہ کروں گی"

بوانے نرمی سے کہتے ہوئے کال بند کر دی۔ زمر نے منہ بسور کر موبائل فون کو دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے بولی

"آپ نے سنا بوا مسلمان ہو گئی ہے"

وہ بہت پر جوش سی بول رہی تھی۔ بہرام شاہ بھی اس کے ساتھ مسکرا رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حال

کوئی بھی زعم کوئی بھی دعویٰ نہیں رہا"

"خود پر مجھے کسی کا بھی دھوکہ نہیں رہا"

Posted On Kitab Nagri

ہادیہ کو قبرستان میں دفن کیا جا چکا تھا۔ صحن میں چار پائی پر اماں بی بی بیٹھی اپنے آنسو پونچھ رہی تھی اور انہوں نے سینے سے علی کو لگایا ہوا تھا۔ کامران صاحب چار پائی کے پاس رکھے پیڑے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سکندر چار پائی کے پاس کھڑا اور حیدر سب کو پانی پلا رہا تھا۔ اسی وقت دروازہ کھٹکھٹا۔ حیدر نے دروازہ کھولا تو سامنے سردار ہاشم شاہ کھڑے تھے۔ وہ انہیں اپنے ساتھ اندر لے آیا۔ کامران صاحب نے انہیں گلے سے لگایا اور رو دیے۔

سردار ہاشم شاہ سکندر کی طرف بڑھے اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولے
"جو کچھ بھی ہو اس میں تمہارا قصور نہیں"

سکندر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کامران صاحب نے آگے بڑھ کر اسے تھکی دی اور بھگے لہجے میں بولا
"جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اب سب بھول جاؤ"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سکندر خاموش رہا۔

میں نے اپنے بندے بھیجے ہوئے ہیں۔ گولی چلانے والوں کے اڈے کا پتہ چل گیا ہے اب جلد ہی ہم انہیں پکڑ لیں گے۔"

حیدر نے تفصیل سے بتایا۔ سکندر چپ چاپ کمرے کی جانب بڑھا۔ سردار ہاشم شاہ حیدر کی جانب متوجہ ہوئے اور بولے

Posted On Kitab Nagri

"اس کا دھیان رکھنا۔ اس کی خاموشی کوئی طوفان لائے گی"

حیدر نے اثبات میں سر ہلایا

اندر کمرے میں سکندر نے الماری سے مطلوبہ چیز نکالی اور اسے اپنی پشت میں اڑیسا



ماضی

قاتل میر انشاں مٹانے پہ ہے بضد"

"میں بھی سینے کی نوک پہ سر چھوڑ جاؤں گا"

وقت کا کام ہوتا چلنا اور وہ چلتا ہے۔ اب اس گھر میں دو بچے تھے ایک زمر کا بیٹا اور دوسرا سونیکا

سونیکا نے اپنے بیٹے کا نام سکندر رکھا تھا

زمر کچن میں روٹیاں بنا رہی تھی۔ بہرام شاہ تیزی سے کچن میں آیا اور پریشانی سے اس نے پوچھا

"احمد اور سونیکا بھی کہاں ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

زمر کا ہاتھ رک گیا وہ ٹھہر کر بولی

"کمرے میں ہوں گے لیکن ہوا کیا ہے؟"

بہرام شاہ جواب دیے بغیر ان کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔ زمر بھی اٹھ کر پیچھے گئی لیکن اس وقت تک وہ احمد کو کچھ بتا رہا تھا۔ زمر کو دیکھ کر بولا

خدیجہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بچے دیے ہیں اور وہ دونوں اسلام آباد سے لاہور آرہے تھے کہ راستے میں ایکسڈنٹ ہو گیا ہے ان کا۔ مجھے ابھی ہسپتال سے کال آئی ہے۔ میں ہسپتال جا رہا ہوں احمد تم یہی رہو اور بابا کو ابھی اس بات کی خبر مت دینا

اس کا سانس پھولا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر دکھ، تکلیف کا سایہ تھا۔ زمر نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔ بہرام شاہ جلدی سے باہر کی طرف دوڑا اور دروازے کے پاس پہنچ کر زمر کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں زمر کو امید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دی تھی

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ احمد کا موبائل فون بجا۔ احمد نے جلدی سے کال پک کی۔ زمر اور سونیا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔ احمد نے آنکھیں بند کیں کال بند کر دی۔ زمر کو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ خبر اچھی نہیں ہے۔ احمد نے چارپائی پر بیٹھتے ہوئے کہا

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

زمر کا ہاتھ اس کے سینے تک گیا۔ سونیا نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔ احمد نے ٹھنڈی آہ بھری اور بولا

Posted On Kitab Nagri

خدیجہ بہن اور جہانزیب شاہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کے بچوں میں سے ابھی تک صرف ان کی بیٹی ملی ہے۔ ان " کے بیٹے کو ڈھونڈنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ہسپتال میں ان کے دونوں بچے لائے گئے تھے "۔ لیکن اب ان کا بیٹا نہیں مل رہا

زمر نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔ وہ اپنی بچی بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ سونیا نے اسے جلدی سے چارپائی پر بیٹھایا۔ دروازے کے پاس کھڑے بزرگ بابا نے دروازے کی چوکھٹ کو تھاما۔ حیدر نے جلدی سے انہیں پکڑ کر کرسی پر بیٹھایا

۔ طوفان آیا اور ہر شے کو بہا کر لے گیا



حال

یہ ادا سیوں کے موسم یونہی رائیگاں نہ جائیں "

www.kitabnagri.com

"کسی یاد کو پکارو، کسی درد کو جگاؤ

رات کا کھانا ڈاننگ ٹیبل پر سج چکا تھا۔ شاہینہ بی خاموشی سی بیٹھی ہوئی تھی۔ خانم بی بھی آج خاموش اور کسی سوچ میں گم تھی۔ دلنشین چہرے پر سوگواری سجائے کھانا سرو کر رہی تھی۔ بلال شاہ کل کا گھر نہیں آیا تھا

Posted On Kitab Nagri

سربراہی کرسی پر سردار عالمگیر اور ان کے ساتھ دائیں جانب کرسی پر سردار اور نگزیب اور ان کے سامنے بلال شاہ بیٹھا ہوا تھا۔ بلال شاہ کے ساتھ اس کی ماں شاہینہ بی اور ان کے ساتھ شاویز گم صم سا بیٹھا ہوا تھا۔ سردار اور نگزیب کے ساتھ خانم بی بیٹھی پریشانی سے انگلیاں چٹکھار ہی تھی۔ دلنشین خانم بی کے ساتھ بیٹھ گئی۔ کسی نے بھی ابھی کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا۔ ماحول میں خاموشی کا راج تھا۔ اس خاموشی کو خانم بی کی آواز نے توڑا

"مجھے... آپ.. س.... سب سے ایک بات.... کرنی ہے"

خانم بی ہچکچا کر اور اٹک اٹک کر بولی۔ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ خانم بی نے سانس اندر کھینچا اور بولی

"میں نے یہ سب اپنا گھر بچانے کے لیے کیا تھا"

شاہینہ بی کے ماتھے پر بل پڑے۔ سب کی نظروں اسی کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔ سردار اور نگزیب نے اپنا رخ اس کی طرف کیا۔ وہ سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔ دلنشین کا گود میں رکھا ہاتھ سرد ہو چکا تھا۔ سردار عالمگیر کا دماغ خطرے کی گھنٹی بجا رہا تھا

خانم بی نے سردار اور نگزیب کی طرف دیکھ کر کہا

"بلال شاہ ہماری سگی اولاد نہیں"

نہ زمین پھٹی نہ آسمان پھٹا لیکن سردار اور نگزیب کے دماغ کی نسیں پھٹ جانے کے قریب تھی۔ سردار عالمگیر اپنی جگہ سے کھڑے ہو چکے تھے۔ شاہینہ بی نے حیرانی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔ بلال شاہ اور دلنشین کاری ایکشن نارمل تھا جیسے وہ دونوں یہ بات جانتے تھے۔ شاویز شاہ کے چہرے کا زاویہ بھی بدلا

Posted On Kitab Nagri

"کی... کیا کہا تم نے؟"

سردار اور نگزیب کرسی سے اٹھے اور کرسی کو ٹانگ سے گرا دیا۔ وہ خانم بی کا بازو پکڑ کر چلائے۔ خانم بی کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

بل.... بلانج م.... مجھ... مجھے ہسپتال.... ک... کی نرس نے دیا تھا..... می... میری طرف مردہ.... "بیٹ.... بیٹا پیدا ہوا تھا

اٹک اٹک کر انہوں نے اپنی بات مکمل کی۔ سردار اور نگزیب کا ہاتھ اس کی بازو پر ڈھیلا پڑ گیا۔ بلال شاہ نے آگے بڑھ کر انہیں تھاما اور انہیں کرسی پر بیٹھایا۔

آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر میں اولاد نہ دے سکی تو آپ مجھ..... مجھے طلاق دیں دے گے اس لیے مجھے یہ "سب کرنا پڑا

خانم بی کی بات نے سردار اور نگزیب کو اندر تک ہلا دیا۔ سردار عالمگیر ابھی تک خاموش اور حیران کھڑے تھے۔ دلنشین نے خانم بی کو پکڑا اور انہیں پانی پلایا۔ شاہینہ بی کا ہاتھ ابھی تک ان کے منہ پر تھا گویا انہیں خانم بی سے اس کام کی توقع نہیں تھی۔

سردار اور نگزیب ایک دم کھڑے ہوئے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھے۔ کمرے کا دروازہ بند کرنے کی آواز ڈاننگ ٹیبل پر موجود تمام نفوس کو اندر تک ہلا گئی۔ خانم بی ابھی تک رو رہی تھی۔ سردار عالمگیر کے چہرے پر غصہ اور غضب کا سایہ تھا۔ دلنشین خانم بی کا ہاتھ تھامے انہیں چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ماضی

یہ دکھ ہے اس کا کوئی ایک ڈھب ہوتا نہیں "

"ابھی اٹھ ہی رہا تھا کہ جی ٹھہر گیا

بہرام شاہ کے گھر میں کہرام مچا ہوا تھا۔ زمر روتی اور سو جتی آنکھوں سے چارپائی پر سر پکڑے بیٹھی ہوئی تھی۔
بہرام شاہ نے اس کی گود میں کھنھی سی بچی ڈالی۔ زمر نے گردن اٹھا کر بہرام شاہ کی طرف دیکھا۔ بہرام شاہ نے
اس کا ہاتھ نرمی سے پکڑا اور دھیمے سے بولا

"اس کا نام رکھو زمر "

زمر نے اس سوتی بچی کو سینے سے لگایا اور آنسو آنکھوں سے نکلنے لگے۔ وہ توقف سے بولی

۔ "اس کا نام ہو گا پریشہ جہانزیب شاہ۔ اور آج سے یہ میری بیٹی ہے "

بہرام شاہ نم آنکھوں سے مسکرایا۔ وہ بچی گود میں لیٹی کسمائی

Posted On Kitab Nagri

حال

میں وہ آدم گزیدہ ہوں جو تنہائی کے صحرائیں "

"خود اپنی چاپ سن کے لرزہ بر اندم ہو جائے

سردار ہاشم شاہ لان میں ہاتھ میں مگ پکڑے گم سوچ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ عین اسی وقت اس کا فون رنگ ہوا۔
سردار ہاشم شاہ نے کال اٹھائی اور حیدر کی آواز اسے سنائی دی

"السلام علیکم باس سکندر گھر پر نہیں ہے۔ وہ دیوار پھلانگ کر نکل گیا ہے۔ میں اس کے پیچھے جاؤں؟"

سردار ہاشم شاہ نے اپنا سر مسلا۔ اس لڑکے سے یہی توقع کی جاسکتی تھی

"نہیں تم اماں بی کے پاس ہی رہو۔ انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے"

ہاشم کال بند کرنے ہی والا تھا کہ حیدر کی آواز سنائی دی

"پریشہ کیسی ہے؟"

ہاشم شاہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بولے

"ٹھیک ہے دو دن سے اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ٹائیگر کا بھوت اس کے سر پر چڑھ چکا ہے"

Posted On Kitab Nagri

حیدر ہاشم شاہ کی بات پر مسکرایا۔ ہاشم شاہ نے کال بند کیں اور گاڑی کے پاس ہی کھڑا اسکندر کا نمبر ملانے لگا جو کہ بند جا رہا تھا۔ اس نے کچھ سوچ کر ٹائیگر کا نمبر ملایا رنگ جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد کال کاٹ دی گئی۔ ہاشم شاہ نے گاڑی پر ہاتھ مارا اور پھر کال ملانے لگا۔ اب کی بار کال اٹھالی گئی تھی

"ہاں عاصم ٹائیگر کہاں ہے؟"

"اچھا۔ کہاں لے کر گیا اس آدمی کو؟ پتہ کرواؤں"

ہاشم نے بے چینی سے کال بند کی اور گاڑی پر سوار ہوا۔ گاڑی ابھی زمر حویلی سے باہر ہی گئی تھی کہ سامنے سے گل خان چلا ہوا آیا۔ ہاشم شاہ نے گاڑی روکی اور گل خان کی طرف دیکھا جواب گاڑی کے باہر کھڑا تھا۔ ہاشم شاہ باہر نکلے اور اشاروں سے پوچھا کہاں؟

"آپ ہی کی طرف آ رہا تھا شاہ جی۔ وہ آپ کو ایک بات بتانی تھی"

گل خان ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا۔ جیسے وہ کوئی راز افشاں کرنے آیا ہوں۔ ہاشم شاہ نے جیب سے موبائل فون نکالا اور خان کا نمبر ملایا

www.kitabnagri.com

"یار خان یہ حویلی کے باہر آؤں اور گل خان کو اس کے گھر چھوڑ کر آؤں"

ہاشم شاہ نے کال بند کر کے گل خان کی طرف دیکھا جو منہ بسورے کھڑا تھا

گل خان تمہاری بات میں صبح سنوں گا۔ ابھی مجھے اہم کام سے جانا ہے۔ خان آ رہا ہے اسی کے ساتھ گھر چلے"

"جاؤں"

Posted On Kitab Nagri

ہاشم شاہ کی بات گل خان کو پسند نہیں آئی۔ وہ منہ پھیلانے وہی کھڑا رہا۔ ہاشم شاہ دوبارہ سے گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی بھگادی۔ پیچھے گل خان کو صرف دھول اڑتی ہوئی نظر آئی۔ گل خان نے چہرہ موڑ کر پیچھے دیکھا تو خان اس کی طرف چلتا ہوا آ رہا تھا۔ گل خان نے خفگی سے منہ موڑا۔

میں ایسے جگھٹے میں کھو گیا ہوں "
"جہاں میرے سوا کوئی نہیں

کمرے میں مکمل اندھیرا کیسے ایک وجود قالین پر سر ہاتھوں میں دیے لیٹا ہوا تھا۔ سردار اور نگزیب کی آنکھیں سو جی اور سرخ تھیں۔

"ایک بات یاد رکھیے گا کہ آپ سونیا پھوپھو اور ان کے شوہر کی زندگیوں کے قاتل ہیں "

www.kitabnagri.com

بلال شاہ کی کہی گئی بات ان کے دل کو چیر رہی تھی۔ ہر جانب آوازیں انہیں سنائی دے رہی تھی

"اس گھر کو خوشیاں کیسے نصیب ہو سکتی ہیں۔ اس گھر میں دو انسانوں کے قاتل رہتے ہیں "

شاہینہ بی کی آواز ان کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ انہیں اپنے ہاتھوں میں خون نظر آنے لگا۔ وہ پاگلوں کی طرح ہاتھوں کو قالین پر رگڑ رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

صبح کا سورج طلوع ہوا اور زمر حویلی کے مکینوں کو نئی زندگی ملی۔ پریشے جہانزیب شاہ سکارف کو حجاب کی طرح لپیٹے کچن میں چائے بنا رہی تھی جب مورے نے اسے ایک خط تھمایا اور بولی "یہ دیکھ لیں لڑکی۔ گارڈ کہتا ہے ایک لڑکا دے کر گیا ہے یہ خط تیرے لیے"

مورے اپنی بات مکمل کر کے اب چائے کو کپ میں ڈالنے لگی۔ پریشے نے خط کو پکڑا تو اس کے اوپر جلی حروف میں ٹائٹل لکھا ہوا تھا۔ پریشے نے مورے کو ایک نظر دیکھا وہ اپنے کام میں مصروف تھی۔ پریشے خط کو لے کر کمرے کی جانب بڑھی اور پیچھے مورے اسے آوازیں دے رہی تھی کہ چائے پی لیں۔

اتنی قبریں نہ بناو میرے اندر محسن"

"میں چراغوں کو جلاتے ہوئے تھک جاتا ہوں"

www.kitabnagri.com

سورج کی روشنی آج سردار عالمگیر کے مکینوں کے لیے خوشی نہیں غم لائی تھی۔ دلنشین لاؤنج میں بیٹھی خانم بی کو کھانا دے رہی تھی اور شاہینہ بی سامنے صوفے پر بیٹھی چائے پی رہی تھی۔ بلال شاہ ڈیرے پر جانے کے لیے تیار تھا کہ ایک دم گولی کی آواز سنائی دی اور ماحول کی خاموشی کو چیر گئی۔ خانم بی کا ہاتھ میں پکڑا باول گر گیا۔ شاہینہ بی کا بھی ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ گر گیا۔ بلال شاہ بنانا خیر کیے سردار اور نگزیب کے کمرے کی جانب بڑھا۔ سردار

Posted On Kitab Nagri

عالمگیر بھی اپنے کمرے سے نکل کر جلدی سے بلال شاہ کے پیچھے چلے۔ لاؤنج میں بیٹھے سب نفوس بھی بلال شاہ کے تعاقب میں بھاگے۔ قالین خون سے بھرچکا تھا۔ سردار عالمگیر سے تھوڑی سی دور پستول گرا ہوا تھا۔ بلال شاہ نے دھیان سے رومال سے پستول کو پکڑا۔ صاف ظاہر تھا انہوں نے خود کو گولی مار لی ہے۔ گولی کنپٹی پر چلائی تھی اور سارا خون کمرے میں بکھر گیا۔ خانم بی منہ پر ہاتھ رکھے خود کو چلانے سے باز رکھ رہی تھی۔ شاہینہ بی نا سمجھی سے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔ سردار عالمگیر کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ سردار اور نگزیب کی لاش کے پاس خط ملا۔ بلال شاہ نے دھیان سے خط اٹھایا۔ سب سے زیادہ حوصلہ اس وقت بلال شاہ میں تھا۔ اس نے خط کو پڑا اور کانپتے ہاتھوں سے وہ خط خانم بی کو دیا۔ خانم بی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ خط کو تھام سکے۔ دلنشین نے کانپتے ہاتھوں سے خط کو تھاما اور اسے اونچی آواز میں پڑھاتا کہ خانم بی سن سکے۔

میں ہر شخص کا مجرم ہوں۔ اپنی بیوی اپنے باپ کا، اپنی بھتیجی، بھتیجے اور اپنے بہن، بھائی کا بھی مجرم رہا۔ میں ساری رات یہ سوچتا رہا کہ میری سزا کیا ہو سکتی ہے اور میں اسی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ میں اس درد سے خود کو نجات دے دوں یہ بات جانتے ہوئے بھی کہ یہ میری نجات نہیں ہے۔ میں سوچتا رہا کہ میں اس شہر کی آہوں سے آج اس مقام پر پہنچا ہوں۔ میں ساری رات یہ سوچتا رہا کہ مجھ سے ظالم اور کون ہو سکتا ہے کہ میری بیوی کو میرے رویے سے بچنے کے لیے کسی انجان بچے کو پالنا پڑا۔ میں بلاج شاہ سے معافی مانگتا ہوں، میں اپنی بیوی سے معافی چاہتا ہوں "غرض میں اس دنیا کے ہر شخص سے معافی چاہتا ہوں۔ میں اپنے ہوش و حواس میں خود کشی کر رہا ہوں

" سردار اور نگزیب "

Posted On Kitab Nagri

دلنشین کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ سردار عالمگیر وہاں سے چلے گئے۔ بلال شاہ نے جیب سے موبائل فون نکالا اور دلنشین کو اشارہ کر کے وہاں سے نکلا۔ دلنشین نے خانم بی کو کھینچا اور انہیں باہر لے آئی۔ خانم بی کی آنکھوں سے سیلاب جا رہی تھی۔ وہ اس کا شوہر تھا، اس کی زندگی تھی۔ اسے امید تھی کہ ایک دن وہ سیدھے راستے پر آجائے گے لیکن اب ساری امیدیں ختم

۔ بلال شاہ ملازمین کو ہدایت دے رہا تھا۔ اس نے موبائل نکالا اور بلال شاہ کو کال کی جو پہلی رنگ پر اٹھالی گئی۔
"بلال گھر آؤں۔ تمہارے بابا اب اس دنیا میں نہیں رہے"

آنکھیں بند کیے بلال شاہ نے اپنی بات مکمل کی۔ حیدر نے موبائل فون کو کان سے اتارا اور چارپائی پر ڈھے ہو گیا۔ وہ اس کا سگ باب نہیں تھا لیکن اس نے اسے پالا۔ سب لوگوں سے اختلاف سہی لیکن وہ اس سے پیار کرتا تھا۔ خود کو گھسیٹتے ہوئے اماں بی کے گھر سے باہر نکلا۔ اماں بی پیچھے سے اسے آوازیں دے رہی تھی لیکن وہ گم صم سا چلا جا رہا تھا۔ کامران صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے تھاما اور اس سے صاف لفظوں میں پوچھا

"کیا ہوا؟"

www.kitabnagri.com

حیدران کے سینے سے لگ گیا۔ وہ آنکھوں سے رو نہیں رہا تھا لیکن دل سے رو رہا تھا

"بابا اس دنیا میں نہیں رہے"

نم ہونٹوں سے الفاظ ادا کیے۔ کامران صاحب کو ایک دم دھچکا لگا۔ انہوں نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا

ظالم کا ظلم ختم ہوا تھا

Posted On Kitab Nagri

اوپر بیٹھے والے نے کشتی الٹائی تھی

اتنا بھی صبر و شکر کا قائل نہیں یہ دل "

"کہ ہر کیفیت میں آپ کے گن گائے جائے گا

ماضی

دن گزر رہے تھے۔ سکندر دو سال کا ہو گیا تھا لیکن اس کی طبیعت بہت خراب رہتی تھی۔ بہرام شاہ نے انہیں اس بات کا مشورہ دیا کہ وہ انہیں شہر کے بڑے ہسپتال لے جائے۔ سونیا اور احمد نے ہامی بھری اور وہ دونوں شہر کی طرف گامزن ہو گئے۔ ابھی شہر کے ہسپتال پہنچے والے تھے کہ سامنے گاڑی سے ان کی گاڑی ٹکرائی۔ رانا احمد نیچے اترے اور سامنے والی گاڑی سے سردار اور نگزیب اترے۔ احمد کو دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خون اتر ا۔ رانا احمد نے اپنی گاڑی کی طرف پلٹنا چاہا لیکن اس وقت تک گولی احمد کو چیر گئی تھی۔ گاڑی میں بیٹھی سونیا کی چیخ نکلی۔ سردار اور نگزیب اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سونیا نے اپنے بچے کو بچانا چاہا وہ گاڑی سے نکلی اور اس نے سڑک پر بھاگنا شروع کر دیا۔ سردار اور نگزیب اس کے پیچھے ہی بھاگے۔ سونیا بچے کو لے کر بھاگتے ہوئے پارک میں داخل ہوئی۔ سردار اور نگزیب نے پیچھے سے ہی گولی چلائی اور وہ چلاتے ہوئے نیچے گر گئی۔ لوگوں کے اندر کہرام برپا ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب نے بھاگنا شروع کر دیا۔ ایسے میں پولیس وہاں پہنچی۔ سردار اور نگزیب بھی جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھے اور وہاں سے بھاگ گئے۔

اماں بی اور ان کے شوہر شہر سے واپس گاؤں جانے کی تیاری میں تھے۔ انہوں نے ایک عورت کو کراہتے ہوئے سنا تو جلدی سے اس کے پاس پہنچے۔ سکندر رو رہا تھا۔ سونیا نے انہیں بہرام شاہ کا نام بتایا اور کہا میرے بیٹے کو اس کے پاس پہنچا دینا۔ اس کی بات مکمل ہوئی اور وہاں پر پولیس پہنچ گئی۔ اماں بی بچے کو لے کر وہاں سے چپکے سے چلی گئی۔



لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں"

"تم ترس نہیں کھاتے بستیاں جلانے میں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پریشے خط کو بیڈ پر رکھے اپنی سانسیں درست کرتی ہوئی بیٹھی۔ اس نے دائیں ہاتھ میں خط پکڑا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

السلام علیکم"

Posted On Kitab Nagri

امید ہے تم اچھی ہوگی (اس نے آپ کا لفظ استعمال ہی نہیں کیا تھا) میرا نام سکندر ہے۔ وہی سکندر جو آپ کی گھوڑی کی دیکھ بال کرتا تھا۔ میں دہشت گرد نہیں ہوں، سیکریٹ ایجنٹ کہا جاسکتا ہے۔ میں سردار عالمگیر کا نواسا ہوں۔ اب آپ کے ذہن میں ایک سوال ہوگا (اب اس نے لفظ آپ استعمال کیا تھا) اور وہ یہ کہ اگر میں سکندر ہوں تو آپ ٹائیگر کے روپ میں مجھے پہچانتی کیوں نہیں تھی تو آپ کو بتادوں میں بھیس بدلتا تھا اور اس بارے میں اپنے بھائی سے پوچھ لیجیے گا۔ مجھے امید نہیں تھی کہ آپ اتنی بھولی ہوگی۔ آپ سے سمجھدار تو گل خان تھا جو مجھے پہچان گیا۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج شام میں آپ کے بھائی سے آپ کا ہاتھ مانگنے آ رہا ہوں۔ آپ کی رضامندی چاہیے۔

"ٹائیگر (پریشہ جہانزیب شاہ کا دیوانہ)"

اس کے آخری جملے پر پریشہ کے لب مسکرائے۔ وہ دل کھول کر ہنسی۔ اس کی زندگی میں خوشیاں نے بسیرا کر لیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کوئی بھی آدمی پورا نہیں ہے "

"کہیں آنکھ 'کہیں چہرہ نہیں ہے"

ٹیوب ویل پر خان اور اس کے ساتھ گل خان بیٹھا تھا۔ خان نے گل خان کی طرف دیکھتے ہوئے پیار سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"گل خان تم ہم سے ناراض کیوں ہو؟"

گل خان اس کی بات پر ناک چڑھا کر بولا

"کیا تم کو نہیں پتہ؟"

خان نے سمجھداری سے ہاں میں سر ہلایا اور بولا

"گل خان میں تمہاری مورے سے پیار کرتا ہوں"

"تم کو شرم نہیں آتا۔ اس طرح کی بات کرتے ہوئے"

گل خان نے اسے آنکھیں دکھائی اور غصے سے بولا تھا۔ خان نے اپنے سر پر ہلکاس تھپیر مارا اور بولا

گل خان میں تمہاری مورے سے اس کی شادی سے پہلے کا پیار کرتے تھے۔ اس کے باپ نے اس کی شادی کہیں"

"اور کردی تو میں چپ ہو گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گل خان استہزاء ہنسا اور بولا

"تم ہماری مورے سے پیار کرتا ہوتا تو اس کے باپ سے بات بھی کرتا"

"کی تھی بات لیکن وہ نہیں مانے تھے"

خان نے خلا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ گل خان نے ہاتھ ہلایا گویا ناک سے مکھی اڑائی

"اب ہم نہیں مانتا ہے۔ سمجھے تم"

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم نہیں چاہتے تمہاری مورے خوش رہے؟"

خان نے تیزی سے جواب دیا

"کیا تم سے شادی پر ہماری مورے خوش ہو جائے گی؟"

فٹ سے جواب آیا تھا

"دکھی نہیں ہوگی"

خان نے سر کو کھجاتے ہوئے کہا۔ پھر توقف سے بولا

"گل خان ہم تمہاری مورے سے پیار کرتا ہے اور تمہاری مورے بھی یہ بات جانتی ہے"

گل خان نے منہ موڑا اور بڑبڑانے لگا۔ خان اس کے کان میں بولا

"ہم تم کو اپنا بیٹا مانتا ہے گل خان"

خان اپنی بات مکمل کر کے آگے بڑھ گیا۔ پیچھے گل خان چپ کھڑا رہا

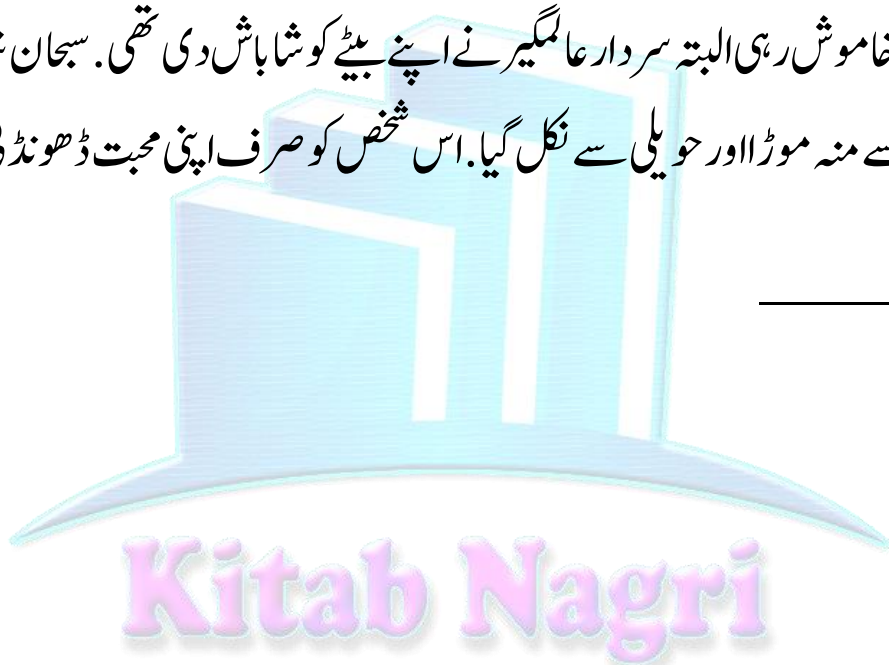
ماضی

Posted On Kitab Nagri

رستے یار دل کے بھی کتنے عجیب ہوتے تھے "

۔" سب راہرو تھے 'کوئی یہاں رہنما نہیں تھا

سردار اور نگزیب سونیا اور احمد کو قتل کرنے کے بعد حویلی پہنچا اور یہ خبر اپنے باپ کو سنائی۔ خانم بی کی آنکھوں سے آنسو بہے اور شاہینہ بی خاموش رہی البتہ سردار عالمگیر نے اپنے بیٹے کو شاباش دی تھی۔ سبحان شاہ نے اس خبر پر اپنے باپ اور بھائی سے منہ موڑا اور حویلی سے نکل گیا۔ اس شخص کو صرف اپنی محبت ڈھونڈنی تھی



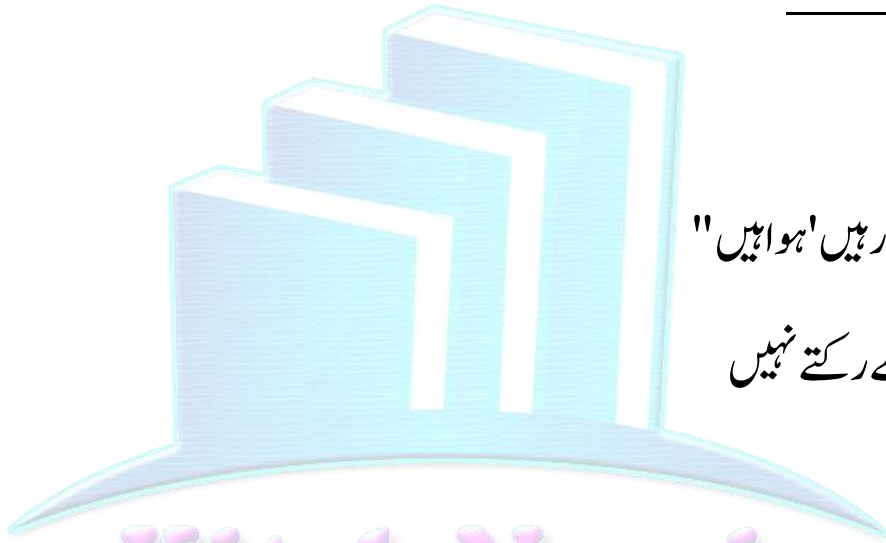
حال

کون گواہی دے گا اٹھ کر جھوٹوں کی اس بستی میں "

" سچ کی قیمت دے سکنے کا تم میں یارا ہو تو کہو

Posted On Kitab Nagri

سردار ہاشم شاہ مطلوبہ کمرے میں داخل ہوئے۔ ہر جانب اندھیرا تھا صرف ایک بلب جل رہا تھا اور اس بلب کی روشنی میں ہاشم شاہ کو کٹی ہوئی انسانی انگلیاں ملیں۔ ٹائیگر کرسی پر بیٹھا اپنے سامنے بیٹھے وجود کو تڑپا رہا تھا۔ اس کے سامنے بیٹھے شخص کے منہ پر ٹیپ تھی اور اس کی داہنی ہاتھ کی انگلیاں کٹی ہوئی تھی۔ سردار ہاشم شاہ نے سر کو ہلایا۔ یعنی یہ لڑکا کبھی سدھر نہیں سکتا۔



خواب تو روشنی ہیں 'نور ہیں' ہوا ہیں "
"جو کالے پہاڑوں سے رکتے نہیں

سردار اور نگزیب کی میت کو لان میں رکھا گیا تھا۔ جتنے منہ اتنی باتیں ہر شخص کی زبان پر اس کی خودکشی کے قصے دہرائے جا رہے تھے۔ خانم بی اس کی چارپائی کے پاس گم صم سی بیٹھی ہوئی تھی۔ شاہینہ بی اس کو حوصلہ دے رہی تھی۔ حیدر مردوں میں گراسب کی تعزیت وصول کر رہا تھا۔ بلال شاہ تدفین کا بندوبست کر رہی تھی۔ سبحان شاہ خاموش سا الگ بیٹھا ہوا تھا۔ ہر شخص اپنا بویا کاٹ رہا تھا۔ سردار عالمگیر لان میں ایک جانب خاموش سے بیٹھے ہوئے تھے۔ آج ان کی اکڑ، ان کا غور سب کچھ خاک میں مل گیا۔ ان کے سامنے ان کے بیٹے کی لاش تھی۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ زندگی ایسا رنگ بھی دکھائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

ماضی

بے اعتبار شخص تھا وہ وار کر گیا"

"لیکن میرے شعور کو بیدار کر گیا

بہرام شاہ نے سونیا اور احمد کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی لیکن بے سود۔ اب تو وہ ہمت ہار چکے تھے۔ بہرام شاہ کو دل کا مسئلہ ہو گیا تھا۔ زمر دوبارہ سے ماں بننے والی تھی۔ زندگی چل رہی تھی یا شاید چلائی جا رہی تھی

حال

یہ سانپوں کی بستی ہے ذرا دیکھ کر چل و صی"

"یہاں کا ہر شخص بڑے پیار سے ڈستا ہے" www.kitabnagri.com

حیدر نے کال کر کے سردار ہاشم شاہ کو بتا دیا تھا۔ وہ ٹائیگر کو ساتھ لیے سردار عالمگیر کی حویلی داخل ہوئے۔ سردار ہاشم شاہ تعزیت کے لیے بلال شاہ کی طرف چلے گئے لیکن ٹائیگر خاموشی سے سردار عالمگیر کی طرف بڑھا اور اس

Posted On Kitab Nagri

کے پاس بیٹھ گیا۔ سردار عالمگیر نے سوچا کہ شاید کوئی تعزیت کے لیے آیا ہو گا لیکن دھچکا نہیں اس بات پر لگاجب ٹائیگر نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور سرد لہجے میں بولا

"میں سکندر آپ کی بیٹی کا بیٹا یعنی کہ آپ کا نواسا ہوں۔ خوشی تو نہیں ہوئی ہوگی آپ کو میرے سے مل کر"

سردار عالمگیر کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ سکندر نے سردار اور نگزیب کی میت کی طرف اشارہ کیا اور بولا

ایسا ایسا حال ہو گا آپ کا یا پھر اس سے بھی برا۔ بہت سی زندگیاں برباد کرنے میں آپ کا ہاتھ ہے۔ آپ اپنے "بچوں کی اچھی سی تربیت بھی نہ کر سکے"

سردار ہاشم شاہ نے سکندر کے کندھے پر ہاتھ رکھا جس سے سکندر کی زبان کو بریک لگی۔ اور اسے وہاں سے لے گیا۔ پیچھے سردار عالمگیر حیرانی میں مبتلا بیٹھے رہے



www.kitabnagri.com



ماضی

Posted On Kitab Nagri

میں کہ کاغذ کی ایک کشتی ہوں"

"پہلی بارش ہی آخری ہے مجھے

کوئی بھی چیز ایک جیسی نہیں رہتی۔ اندھیرے کا زوال روشنی اور روشنی کا زوال اندھیرے سے ہوتا ہے۔ زمر کو ہسپتال شفٹ کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر نے بہرام شاہ کو پہلے ہی یہ بات بتادی تھی کہ زمر کو خون کی بہت ضرورت ہے۔ وہ خدیجہ کی موت اور سونیا کے نہ ملنے کا صدمہ برداشت کرنے میں قاصر تھی۔ ڈاکٹر نے بہرام شاہ کو اس بات کی اطلاع دے دی تھی کہ اس کے بچے کا بچنا مشکل ہے۔ ہم صرف ایک کو بچا سکتے ہیں یا زمر یا اس کا بچہ۔ بہرام شاہ کے لیے ان دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا مشکل تھا لیکن اس نے زمر کا انتخاب کیا

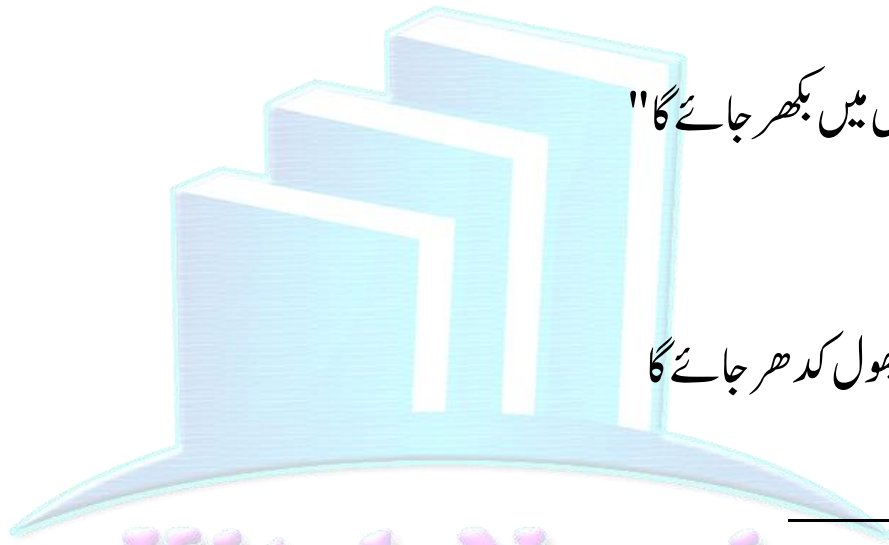
وہ اندھیری شام تھی۔ ہر سو بادلوں کا راج تھا۔ ایسے میں بہرام شاہ رش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ اس کے ذہن پر اس وقت زمر سوار تھی۔ اس کی جیب میں رکھا فون بجا اور اس نے گاڑی چلاتے ہوئے ہی کال پک کی اور ہسپتال سے ملنے والی خبر نے اسے ہلا دیا

"ہم معذرت خواہ ہیں ہم آپ کی بیوی اور ان کے بچے کو نہیں بچا پائے۔ انہوں نے اپنے ذہن پر ٹینشن لی ہے"

ڈاکٹر کچھ اور بھی کہہ رہا تھا لیکن بہرام شاہ کی زندگی تھم گئی تھی۔ اسے آج اندازہ ہوا تھا زندگی چھیننا کسے کہتے ہیں۔ اس نے ساری زندگی کسی نامحرم عورت کی طرف بری نظر سے نہیں دیکھا۔ اسے صرف ایک عورت اچھی لگی تھی

Posted On Kitab Nagri

اور وہ تھی زمر۔ جس کی طرف اس کا دل مائل ہوا لیکن وقت نے ورقہ پلٹا اور آج وہ جاچکی تھی۔ اس سے گاڑی سنبھالی نہیں جا رہی تھی۔ اس نے کوشش بھی تو نہیں کی تھی۔ وہ مضبوط مرد تھا جو اپنی بہن کی موت پر بھی نہ رویا مگر آج وہ اپنی بیوی کی موت پر رو رہا تھا۔ گاڑی گہری کھائی میں گری۔ بہرام شاہ نے کوئی چیخ نہ ماری۔ وہ خاموش سا اپنی موت تسلیم کر گیا۔



وہ تو خوش بو ہے ہواؤں میں بکھر جائے گا"

" مسئلہ پھول کا ہے پھول کدھر جائے گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حال

تیرا چپ رہنا مرے ذہن میں کیا بیٹھ گیا"

" اتنی آوازیں تجھے دیں کہ گلابیٹھ گیا"

Posted On Kitab Nagri

سردار ہاشم شاہ ابھی دن کے تھکے ہارے حویلی میں داخل ہوئے تو خان نے اطلاع دی کہ کوئی شخص آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ سردار ہاشم شاہ نے ٹالنا چاہا لیکن خان نے کہا کہ وہ آپ سے ملنے کے لیے بضد ہے۔ سردار ہاشم شاہ کے اجازت دینے پر خان اسے حویلی میں ہی لے آیا۔

پریشہ جہانزیب اپنی بالکنی میں کھڑی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔ عین اسی وقت اس کی نظر خان کے ساتھ آنے والے شخص پر پڑی۔ وہ ساکت ہو گئی۔ ٹراؤزر شرٹ پہنے اور کف کو کمنیوں تک موڑے وہ رف حلیے میں بھی پریشہ جہانزیب کی زندگی ساکت کرنے کا ہنر رکھتا تھا۔ وہ دھیمی چال چلتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوا جہاں سردار ہاشم شاہ پہلے سے ہی اس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ خان ٹائیگر کو لاؤنج میں چھوڑ کر خود لان کی طرف بڑھ گیا۔

سردار ہاشم شاہ نے ٹائیگر کو بیٹھنے کے لیے نہیں کہا۔ وہ خود ہی کانفیڈینس کے ساتھ سردار ہاشم شاہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ سردار ہاشم شاہ نے آنکھوں کو چھوٹا کیا گویا وہ اس سے پوچھنا چاہ رہے تھے کہ ابھی تو تم سردار اور نگزیب کے جنازے کے بعد گھر کے لیے روانہ ہوئے تھے۔

ٹائیگر نے گلا کھنکھار کر بات کا آغاز کیا۔

"آج میں بہت ضروری بات کرنے آیا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

اس کا۔ لہجہ پختہ اور پر عزم تھا۔ لاؤنج کے دروازے کے باہر کھڑی پریشہ کادل حلق کو آلیا۔ سردار ہاشم شاہ نے کوئی ری ایکشن نہ دیا۔

"میں چاہتا ہوں آپ مجھے اپنا بہنوئی بنالے"

سردار ہاشم شاہ کادل چاہا کہ وہ اس شخص کو اپنے ہاتھوں سے شاباش دے۔ اس نے پرسکون اور پیارے انداز میں پریشہ جہانزیب کا رشتہ مانگا تھا۔ پریشہ جہانزیب کادل دروازے کی چوکھٹ پر رکھا ہاتھ سرد ہو چکا تھا سردار ہاشم شاہ نے گہری سانس لے کر کہا

"میں اپنی بہن کی رضامندی کے بغیر تمہیں اپنا بہنوئی نہیں بنا سکتا"

ٹائیگر کے عنابی لب مسکرائے۔ وہ تھوڑی سی اونچی آواز میں بولا

"تو ٹھیک ابھی پوچھ لیجیے آپ اپنی بہن سے"

ٹائیگر نے اپنا سر تھوڑا سا پیچھے کی طرف کیا اور بلند آواز میں بولا۔

"کیا آپ کو میرا ساتھ منظور ہے؟"

پریشہ ساکت ہو گئی۔ اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ ٹائیگر یہ بات جانتا ہے کہ وہ دروازے کے پاس کھڑی ہے۔ سردار ہاشم شاہ کی نظریں بھی اب لاؤنج کے دروازے پر رکی۔ پریشہ جہانزیب اب دروازے کی اوٹ سے باہر نکلی اور دائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر اسے بائیں ہاتھ میں رکھا اور مطمئن سی بولی

Posted On Kitab Nagri

"لالہ کی مرضی کے بغیر نہیں"

وہ اپنی مرضی بتا بھی گئی تھی اور اپنے لالہ کی اہمیت بھی ٹائیگر کی نظروں میں ظاہر کر گئی تھی۔ سردار ہاشم شاہ نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے کل اماں بی کو لے آنا"

ٹائیگر نے سر ہلادیا۔ پریشہ جہانزیب مسکراتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف دوڑی۔ پیچھے کھڑے سردار ہاشم شاہ نے ٹائیگر کو گلے سے لگا لیا۔ ان کے لیے وہ بہت عزیز تھا اور آج وہ اپنے عزیز کو اپنی عزیزہ دینے کے لیے راضی ہو چکے تھے۔

حسن کے سمجھنے کو عمر چاہیے جاناں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دو گھڑی کی چاہت میں لڑکیاں نہیں کھلتیں"

داستاں ہوں میں اک طویل مگر "

Posted On Kitab Nagri

"تو جو سن لے تو مختصر بھی ہوں

سردار عالمگیر کے گھر میں سو گوار ی چھائی ہوئی تھی۔ لاؤنج میں گھر کے تمام نفوس سوائے سردار عالمگیر اور سبجان شاہ کے سب موجود تھے۔ شہر ونا بھی صبح کی آچکی تھی

بلال شاہ نے شاہینہ بی کی طرف متوجہ ہو کر کہا

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے"

شاہینہ بی نے کوئی ری ایکشن نہ دیا۔ وہ سردار اور نگزیب کی موت کے بعد خاموش ہو گئی شاید انہیں اپنی سزا کی فکر ہو چکی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بلال شاہ نے خود ہی بات کو آگے بڑھایا اور بولا

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں، شہر ونا، دلنشین اور اماں آپ ہم ملک سے باہر جا رہے ہیں"

سب نفوس نے بلال شاہ کی طرف حیران نظروں سے دیکھا۔ وہ دوبارہ سے بولا

"چاہے تو خانم بی بھی ہمارے ساتھ جاسکتی ہیں"

بلال شاہ نے خانم بی کی جانب دیکھتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔ بلال شاہ (حیدر) ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیسا فیصلہ ہے"

مجھے لگتا ہے یہ اچھا فیصلہ ہے۔ گاؤں کے تمام معاملات تمہارے پاس ہوں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ دلنشین اپنی "تعلیم جاری کریں"

بلال شاہ نے آخری بات دلنشین کی جانب دیکھتے ہوئے کہی تھی۔ جو خاموش سی اپنے ہاتھوں کی لکیریں دیکھ رہی تھی۔ شاہینہ بی کھوئی کھوئی بولی

"سبحان شاہ کہاں جائے گے؟"

وہ جنازے کے بعد گھر نہیں آئے۔ پتہ نہیں اب وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ جانا چاہے تو ہمارے ساتھ چلے جائے "ان کی مرضی"

بلال شاہ نے سر دلہجے میں کہا تھا۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور خانم بی کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ اس نے ان کا ہاتھ نرمی سے پکڑا اور پیار سے بولا

بھول جائے جو ہوا۔ جو بویا تھا وہی کاٹا گیا تھا۔ آپ ان کے ظلم معاف کر دیتی لیکن پھوپھو سونیا کا کیا ہوتا۔ ان کے "بیٹے نے ان سے بدلا نہیں لیا تھا کیونکہ وہ آپ کا گھر برباد نہیں کتنا چاہتا تھا

۔ بلال شاہ کے سوا سب نے اسے حیران نظروں سے دیکھا

"سونیا کا بیٹا؟"

Posted On Kitab Nagri

شاہینہ بی نے حیرانی سے کہا

"جی پھو پھو سونیا کا بیٹا۔ وہ جنازہ پڑھنے بھی آیا تھا "

بلال شاہ نے نرمی سے الفاظ ادا کیے۔ خانم بی کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو نیچے گر رہے تھے۔ بلال شاہ نے آگے بڑھ کر انہیں گلے سے لگایا۔ بلال شاہ کھڑا ہوا اور بولا

"کل قل خانی کے بعد ہم لوگ گھر سے نکل جائے گے۔ خانم بی آپ بتا دیجیے میں آپ کی ٹکٹ کروادوں گا "

وہ اپنی بات مکمل کر کے باہر کی طرف چلا گیا۔ اس کے پیچھے ہی بلال شاہ بھی گیا۔ دلنشین گم صم سی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ لاؤنج میں شاہینہ بی اور خانم بی تھیں۔ شاہینہ بی خانم بی کے پاس آئی اور اس کے پاس بیٹھ گئی

خانم دیکھو ہر شخص کا انجام ہو گیا۔ سردار عالمگیر کے سامنے اس کے بیٹے کی لاش تھی وہ ٹوٹ گئے۔ آج انہیں پتا " چلا کہ کسی باپ کا بیٹا کیسے چھینا جاتا ہے۔ میں نے ہمیشہ سے سب کا برا چاہا۔ میں سبحان شاہ کے رویوں کا بدلہ اس گھر کے ہر فرد سے لیتی رہی

خانم بی نے اس کی بات پر نفی میں سر ہلایا۔ وہ دونوں رو رہی تھیں۔ دونوں کے دکھ و درد الگ تھے۔ خانم بی نے شاہینہ کو گلے سے لگایا

"میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں خانم بی۔ میں غلط تھی ہر جگہ غلط "

شاہینہ بی روتے ہوئے بول رہی تھی۔ آج اس کا غرور، تکبر سب خاک میں مل گیا۔ آج وہ خالی ہاتھ تھی بالکل خالی ہاتھ۔ خانم بی روئے جا رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

ان کا شوہر آج اس دنیا سے چلا گیا تھا۔ وہ ظالم تھا برا تھا لیکن وہ اس کا شوہر تھا۔ مشرقی عورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ شوہروں سے پیار کرنے والی اور خانم بی کی نظروں میں آج بھی اس کے شوہر کی بہت حسیت تھی

میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی"



" وہ جھوٹ بولے گا اور لا جواب کر دے گا

وہ جس کی چھاؤں میں پچیس سال گزرے ہیں" www.kitabnagri.com

" وہ پیڑ مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کرتا

سردرات میں باہر لان میں بیٹھے بلال شاہ اور اس کے سامنے بیٹھا بلال شاہ خاموش تھا۔ بلال شاہ نے بات کا آغاز کیا

Posted On Kitab Nagri

کل میں اور اماں اور دلنشین سردار ہاشم شاہ کہ طرف جارہے ہیں داین سے ملنے۔ وہ سوتیلی سہی لیکن میری بہن " ہے۔"

بلال شاہ نے بس سر اثبات میں ہلایا وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا کہ وہ چاہتا ہے کہ وہ بھی اس کے ساتھ جائے۔

بلال شاہ نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"میں نے شادی کر لی ہے"

بلال شاہ نے مطمئن انداز میں کہا

"صبح اسے ملوانے لے آنا"

بلال شاہ مسکرایا۔ بلال شاہ نے کوئی حیرانی ظاہر نہیں کی تھی وہ بدل گیا بہت زیادہ بدل گیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلنے کا حوصلہ نہیں رکنا محال کر دیا"

"عشق کے اس سفر نے تو مجھ کو نڈھال کر دیا"

Posted On Kitab Nagri

ساری عمر اسی خواہش میں گزری ہے "

" دستک ہوگی اور دروازہ کھولوں گا

سردرات میں کندھوں پر چادر رکھے دلنشین اپنی سوچوں میں گم بالکنی میں کھڑی تھی۔ اس کی زندگی رک سی گئی تھی۔ اسے اپنے تایا ابو کی موت کا بہت دکھ تھا۔ وہ جیسے بھی تھے لیکن اس گھر کا نظام چلانے والے تھے

اس نے بالکنی سے نیچے دیکھا۔ بلال شاہ مسکراتے ہوئے بلاج شاہ سے بات کر رہا تھا۔ اسے اپنے بھائی کا مسکرانا اچھا لگا۔ وہ مشرقی بہن تھی اپنے بھائی کے لیے سب کچھ لٹانے والی۔ وہ وہاں سے مڑی اور چلتی چلتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھا اور بڑبڑائی

www.kitabnagri.com

سردار ہاشم شاہ تم میری محبت تھے لیکن دانیل کا عشق ہوں۔ میں اب اپنی زندگی اپنے ڈھنگ سے جیوں گی۔ میں "

" کسی سے محبت کر کے اپنی عزت نفس نہیں مٹاؤ گی

لیکن وہ بھول گئی تھی پہلی محبت بھلانا آسان نہیں

Posted On Kitab Nagri

اک اور شخص چھوڑ کر چلا گیا تو کیا ہوا"

ہمارے ساتھ کونسا یہ پہلی مرتبہ ہوا؟

میرے خلاف دشمنوں کی صف میں ہے وہ،

اور میں

بہت برا لگوں گا اس پہ تیر کھینچتا ہوا

یہ کائنات کم پڑے گی تیرے خدو خال کو

ابھی تو صرف اک زباں میں تیرا ترجمہ ہوا



www.kitabnagri.com

کسی کو موت سے تو کوئی کیا بچا سکا مگر

"تو آ گیا تو جیسے ایک دم سے دل بڑا ہوا

Posted On Kitab Nagri

تہذیب حافی

مرامو سموں سے تو پھر گلہ ہی فضول ہے "



تجھے چھو کے بھی میں اگر ہر انہیں ہو رہا

ترے جیتے جاگتے اور کوئی مرے دل میں ہے

www.kitabnagri.com

"مرے دوست کیا یہ بہت بُرا نہیں ہو رہا

اندھیری رات میں اماں بی کی گود میں سر رکھے علی سو رہا تھا اور صحن کے بیچ و بیچ چار پائی، بچھائے ٹائیگر خاموش سالیٹا
ہوا تھا۔ اس کی نظروں کے سامنے ہادیہ کا چہرہ تھا۔ وہ ہادیہ کو بھول ہی نہیں پارہا تھا۔ وہ اس کے قاتل سے بدلہ کے
چکا تھا مگر ابھی بھی اس کے دل میں کسک باقی تھی

Posted On Kitab Nagri

دیکھے ہیں جو غم دل سے بھلائے نہیں جاتے"

اک عمر ہوئی یاد کے سائے نہیں جاتے

اشکوں سے خبردار کہ آنکھوں سے نہ نکلیں

گر جائیں یہ موتی تو اٹھائے نہیں جاتے



ہر جنبش دامن جنوں جان ادب ہے

اس راہ میں آداب سکھائے نہیں جاتے

ہم بھی شب گیسو کے اجالوں میں رہے ہیں

Posted On Kitab Nagri

"کیا کچھ دن پھیر کے لائے نہیں جاتے

تم مری آنکھ کے بارے میں بہت پوچھتے ہو "
"یہ وہ کھڑکی ہے جو دریا کی طرف کھلتی ہے

وہ کندھوں پر چادر ڈکائے مطمئن سی آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے جو چاہا اسے وہ مل گیا۔ ٹائیگر خود اس کا رشتہ لینے آیا تھا۔ زندگی اس وقت حسین ہوتی ہے جب آپ کا چاہا ہوا شخص آپ کو مل جائے۔ اس سے حسین رات پریشہ جہانزیب کے لیے کوئی نہیں تھی۔ وہ ہر غم بھلائے مطمئن سی بیٹھی تھی۔ اسے آج بھی یاد تھا کہ جب اس کا بڑی امی یعنی زمر کا انتقال ہوا تو وہ ٹوٹ گئی تھی۔ وہ اس وقت ابھی 11 سال کی بھی نہیں تھی اسے سنبھالنے والا صرف ایک شخص تھا اس کا رضاعی بھائی ہاشم شاہ۔ دونوں بہن بھائی اس بستی کو چھوڑ کر یہاں آ گئے۔ یہاں پر کھیت نہیں تھے۔ یہ بیاہاں جگہ تھی لیکن اس کے بھائی نے محنت کی، ہر وہ کام کیا جس کی وہ سکت رکھتا تھا اور آج (پریشہ جہانزیب شاہ نے رخ پھیر کا ادھر ادھر دیکھا) یہاں دنیا آباد ہے اور اس کا وادی کا نام وادی زمر رکھا گیا

Posted On Kitab Nagri

"ہاشم شاہ نے اسے پہلے ہی اس بات کی خبر دے دی تھی کہ وہ اس کی دودھ شریک بہن ہے"

وہ خوش تھی آج بہت خوش

اسی حویلی کے ایک جانب دانیل شاہ بالوں کی چٹیا بنائے نیلے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ سردار ہاشم شاہ نے اس بات کی خبر دے دی تھی کہ بلال شاہ نے دلنشین کے رشتے والی بات واپس لے لی ہے۔ وہ خوش بھی تھی لیکن غمگین بھی۔ وہ دونوں بہنیں اپنے باپ کی محبت سے دور رہی، ان کے درمیان بہت سی چیزیں ایک جیسی تھی جیسے ایک ہی شخص سے محبت

وہ خواب سے جاگی جب سبتین نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ مڑی اور وہ دونوں مسکرائے۔ سبتین خوش تھا کہ اس کی بہن خوش تھی

بہن کا پیار جدائی سے کم نہیں ہوتا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اگر وہ دور بھی جائے تو غم نہیں ہوتا"

کون ہماری پیاس پہ ڈاکہ ڈال گیا"

Posted On Kitab Nagri

کس نے مشکیزوں کے تسمے کھولے ہیں

ورنہ دھوپ کا پر بت کس سے کٹتا تھا

" اُس نے چھتری کھول کے رستے کھولے ہیں

صبح کا سورج طلوع ہوا۔ ایک نیا دن ایک نئی زندگی۔ ہر شخص کے لیے یہ دن بہت اہمیت رکھتا تھا۔ سردار ہاشم شاہ کے مہمان خانے میں آج بہار تھی۔ دلنشین اور دامنین، پریشے لاؤنج میں تھیں اور باقی سب کے سب مہمان خانے میں تھے۔

www.kitabnagri.com

بلاج شاہ اپنے ساتھ باربی کٹ والی لڑکی کو لے کر مہمان خانے میں داخل ہوا۔ سب کی نظریں ان دونوں پر ٹھہر گئی۔ بلاج شاہ نے اطمینان سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولا

"۔ یہ زونیشہ میری بیوی ہے"

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد سب مسکرا نے لگے۔ خانم بی نے اسے پیار دیا اور اپنے ساتھ بٹھالیا۔ بلال شاہ نے سردار ہاشم شاہ کی طرف دیکھ کر بات کا آغاز کیا

میں آج آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ دانیل شاہ میری بہن ہے۔ ہم ملک سے باہر جا رہے ہیں لیکن یہ بات "کبھی نہ بولنے گا کہ اس کا بھائی ابھی ہے۔ آپ اس کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کر سکتے

اس کے آخری جملے پر سب مسکرائے

یہ بات بھول جائے آپ کہ دانیل کے ساتھ ہاشم بھائی زیادتی کر سکتے ہیں وہ ان کے بال اکھاڑ دے گی۔ وہ بہت "ظالم ہے

سبستین کی بات پر سب کے قہقہے بلند تھے

"یہ بات تو میں بھی مانتا ہوں کہ وہ بہت بہادر ہے اور کافی مضبوط بھی "

بلال شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ عین اسی وقت مہمان خانے میں اماں بی، کامران اور علی داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ٹائیگر کھڑا تھا۔ سردار ہاشم شاہ نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا۔ بلال شاہ نے آگے بڑھ کر ٹائیگر کو گلے سے لگا لیا۔ بلال شاہ وہاں بیٹھے سب نفوس کی طرف دیکھ کر بولے

"یہ سونیا پھوپھو کا بیٹا ہے سکندر "

شاہینہ بی اور خانم بی کا منہ کھلا رہ گیا۔ وہ روف سے حلیے میں تھا لیکن اس کا چہرہ روشن تھا۔ خانم بی نے اسے اپنے پاس بٹھایا اور گلے سے لگا لیا۔ وہ رودی تھی۔ سونیا انہیں بہت عزیز تھی اور اس سے جڑا ہر رشتہ بھی۔ شاہینہ بی نے بھی

Posted On Kitab Nagri

اس کے سر پر بوسہ دیا۔ کامران صاحب نے سردار ہاشم شاہ سے ہاتھ ملایا اور انہیں گلے لگایا۔ سردار ہاشم شاہ نے سکندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"یہ آج میری بہن پریشہ کا رشتہ لے کر آئے ہیں"

سب نے "ماشاء اللہ" کہا

سب اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تو بلاج شاہ لاؤنج کی طرف بڑھا۔ داین اور دلنشین باتیں کر رہی تھی۔ بلاج شاہ کو پریشہ وہاں نظر نہیں آئی تو وہ کچن کی طرف گیا۔ پریشہ کچن میں فریج میں سے جو س نکال رہی تھی۔ بلاج شاہ کے کچن کے دروازے میں کھڑے ہو کر کہا

"پریشہ"

بلاج شاہ کی آواز پر پریشہ مڑی۔ اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھی۔ وہ پریشہ کے قریب آیا۔ وہ تھوڑی دیر حیران ہوئی اور پھر اس کے گلے لگ گئی

بلاج شاہ نے بھی خوش دلی سے اسے سینے سے لگایا۔ جب اس نے پہلی دفعہ اسے دیکھا تو الگ سوچ اور الگ انداز تھا۔ بلاج شاہ نے اس کے بالوں میں بوسہ دیا۔ اس نے خانم بی کو بلال شاہ کو یہ بتاتے ہوئے سن لیا تھا کہ وہ ان کا سگا بیٹا نہیں ہے اور پھر بلاج شاہ نے یہ بات سب سے پہلے سردار ہاشم شاہ کو ہی بتائی تھی اور انہوں نے ہی اسے تسلی دی اور پھر کچھ دنوں بعد ہی اس پر سچائی کا راز کھل گیا۔ انسان کا اپنے دل پر قابو نہیں رہتا۔ اسے ایسی لڑکی پسند تھی جو

Posted On Kitab Nagri

بہادر ہوں بزدل نہ ہو اور پھر ایسی ہی لڑکی اسے زونیشہ کے روپ میں ملی۔ وادی زمر میں راسم کا بھیس بدل کر جانے سے پہلے ہی اس نے زونیشہ سے نکاح کر لیا تھا

وہ دونوں بہن بھائی ابھی تک ایک دوسرے کے گلے لگے ہوئے تھے۔ پریشہ جہانزیب کو ہاشم شاہ نے تھوڑے دونوں پہلے ہی سب بتا دیا تھا۔ وہ بھی بہت خوش تھی

لاؤنج میں دانیل اور دلنشین ایک دوسرے کو اپنے بچپن کی باتیں بتا رہی تھی۔ دانیل نے دلنشین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور بولی

"تم سب سے اچھی بہن ہوں کاش تم مجھے پہلے مل جاتی"

دلنشین اس کی بات پر مسکرائی۔ اس نے دانیل کو پہلی نظر میں دیکھ کر سوچا تھا کہ یہ گنگھریالے بالوں والی لڑکی مغروری ہے لیکن وہ غلط تھی

Kitab Nagri

دانیل نے سر جھکا کر کہا

www.kitabnagri.com

"...مجھے بہت دکھ ہے اس بات کا کہ میری وجہ سے سردار ہاشم شاہ"

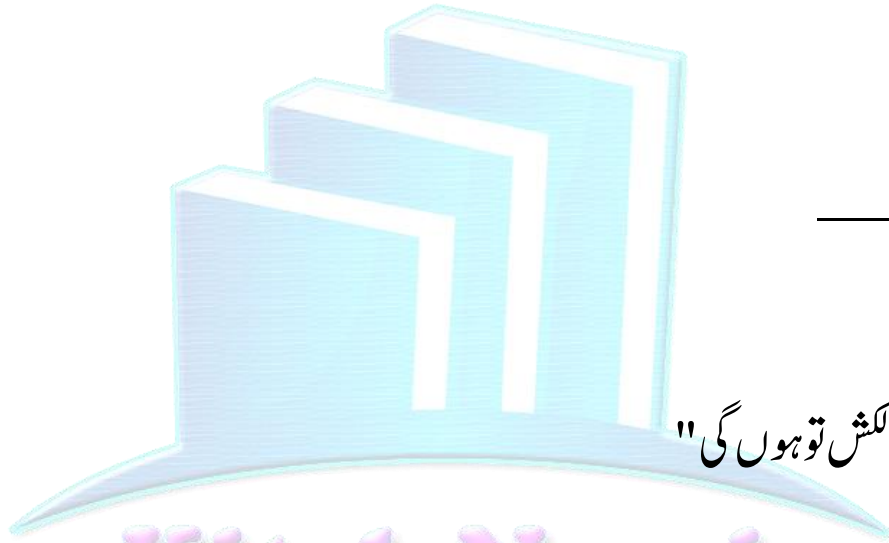
ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ دلنشین نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور بولی

نہیں دانیل تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں نے سردار ہاشم شاہ سے سچی محبت نہیں کی تھی۔ میں بلاج شاہ سے " اس لیے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی کہ مجھے خانم بی نہیں بننا تھا۔ اگر میری سچی محبت ہوتی تو مجھے مل جاتی۔ تم خوش رہو بس "

Posted On Kitab Nagri

اب تو اس راہ سے وہ شخص گزرتا بھی نہیں "

"اب کس امید پہ دروازے سے جھانکے کوئی



اُس کی تصویریں ہیں دلکش تو ہوں گی "

"جیسی دیواریں ہیں ویسا سایا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سردار ہاشم شاہ سب کو روانہ کرنے کے بعد لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ عین اسی وقت خان اور اس کے ساتھ ہی گل خان بھی داخل ہوا۔ سردار ہاشم شاہ نے آنکھیں پھیلائی اور حیرانی سے بولے

"کیا یہ خواب ہے کہ گل خان آج خان کے ساتھ ہے۔؟"

اس کی بات پر وہ دونوں مسکرائے اور خان آگے بڑھتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

"شاہ جی اب ہمارا بھی رشتہ لے کر جاؤ۔ اب تو گل خان بھی مان گیا ہے"

سردار ہاشم شاہ نے گل خان کی گال پر بوسہ دیا اور بولے

"کیوں نہیں ہم ضرور جائیں گے اور آج ہی جائے گے۔ ٹھیک ہے نہ گل خان؟"

گل خان نے ہاشم شاہ کی بات پر ہاں میں سر ہلایا۔ ہاشم شاہ کا فون رنگ ہوا تو نام سکندر جگمگا رہا تھا۔ ہاشم شاہ نے مسکراتے ہوئے کال پک کی اور باہر کی طرف بڑھ گئے۔ انہیں سکندر بہت عزیز تھا۔ اپنے والدین کی موت کے بعد انہوں نے بہت صبر کیا اور جب اماں بی پہنچی اس وقت زمر اور بہرام شاہ کی میت کو دفنایا جانے لگا تھا۔ اماں بی نے اس وقت زمر کا چہرہ دیکھا تھا۔ اس وقت انہوں نے سکندر ہاشم شاہ کو دینا چاہا لیکن اس نے کہا کہ وہ اس کی پرورش کے لیے پیسے دیں گا لیکن اسے ابھی اپنے پاس ہی رکھیں۔ 18 سال کی عمر میں ہاشم شاہ نے سکندر کو ہر ہنر سکھایا اور اسے پھر سکندر سے ٹائیگر بنادیا۔

مسکراتے ہوئے فون کو کان سے لگایا تو سکندر کی آواز سنائی دی۔

"مہربانی آپ کی۔ ہر چیز کے لیے شکریہ"

"میری بہن کو خوش رکھنا بس یہی چاہتا ہوں"

سردار ہاشم شاہ نے کھلے دل سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"ابھی بھیجے تو سہی اسے پہلے"

سکندر کی پرسکون آواز سنائی دی۔ ہاشم شاہ بس مسکرائے اور کال بند کر دی۔ دانیل شاہ اس کی طرف چلتے ہوئے
آ رہی تھی۔ زندگی اتنی حسین ہاشم شاہ کو کبھی نہیں لگی تھی جتنی آج لگ رہی تھی

کچھ تو ہوا بھی سرد تھی کچھ تھا تراخیال بھی "

"دل کو خوشی کے ساتھ ساتھ ہوتا رہا ملال بھی



www.kitabnagri.com

کوئی بات ہے جو میں تجھ کو لکھ نہیں پا رہا"

"کوئی لفظ خط میں تجھے مٹا نظر آئے گا

Posted On Kitab Nagri

خان نے گل خان کو گھر بھیجا اور خود حویلی میں ہی ٹھہر گیا۔ گل خان مست سا چلتا جا رہا تھا کہ اس کے سامنے ٹائیگر
کھڑا ہو گیا۔

"کیسے ہو گل خان؟"

وہ سکندر کی آواز تھی معصومیت والی۔ گل جان ابر و اچکائے اور غصے سے بولا

ہم جانتا ہے تم ہی وہ نقاب والا شخص ہے جو پریشہ بی بی کے ساتھ تھا اور (اس نے خفا سا رخ موڑا) تم نے ہم پر
بندوق بھی تانی تھی (سکندر قہقہہ دبائے اس کی باتیں سنتا رہا) ہم کو تم پر پہلے دن سے ہی شک تھا۔ جب ہم نے
اس دن سب بچوں کو بتایا کہ ایک شخص نے ہم پر بندوق تانی تو تم نے مجھ سے اگلے دن پوچھا اس نقاب والے
شخص نے واقعی ہی تمہاری کینٹی پر پستول رکھا تھا (وہ سکندر کی نقل اتارتے ہوئے بول رہا تھا) تو ہمیں تم پر شک ہوا
ہم نے تو تمہیں یہ بتایا ہی نہیں کہ اس شخص نے نقاب کر رکھا تھا (سکندر نے منہ کو گول کر اوو کہا) اور پھر جب
تمہارے ہاتھ پر گرم پانی گر گیا تھا تو تمہارا ہاتھ جل گیا تھا تو ہم نے دیکھا جب تم پریشہ بی بی کے ساتھ اس دن
جنگل میں تھے تو تمہارے ہاتھ پر وہ نشان تھا (سکندر کو اس چھوٹے سے بچے سے اتنی بڑی سوچ کی امید نہیں تھی،
اس کی آنکھیں پھیلی کی پھیلی رہ گئی) تم کتنا جھوٹا ہے اور کتنا معصوم بنتا تھا (گل خان نے منہ بسورا) تم ہی سکندر ہو اور
"بعد میں بھیس بدل کر پریشہ بی بی سے ملتا تھا

گل خان کی باتوں پر سکندر کا قہقہہ بلند تھا

"اے چٹکھو تجھے تو سارا پتا ہے"

Posted On Kitab Nagri

سکندر نے اس کی گال پر چٹکی کاٹتے ہوئے کہا تھا۔ گل خان نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور آگے کو بڑھ گیا۔ تھوڑی سی دور
جا کر رخ موڑ کر بولا

"آج شاہ جی کے ساتھ ہمارے گھر آ جانا "

سکندر کے عنابی لب مسکرائے۔ گل خان نے اس دن اسے اپنے گھر سے نکالا اور آج خود ہی اسے بلارہا تھا



رُس پھر سے جڑوں میں جا رہا ہے "

"میں شاخ پہ کب سے پک رہی ہوں

www.kitabnagri.com

ایک سوچ عقل سے پھسل گئی۔ مجھے یاد تھی کہ بدل گئی "

میری سوچ تھی کہ وہ خواب تھا۔ میری زندگی کا حساب تھا

میری جستجو کے برعکس تھی۔ میری مشکلوں کا وہ عکس تھی

Posted On Kitab Nagri

مجھے یاد ہو تو وہ سوچ تھی۔ جو نہ یاد ہو تو گماں تھا

مجھے بیٹھے بیٹھے گماں ہوا۔ گماں نہیں تھا خدا تھا وہ

وہ خدا کے جس نے زبان دی۔ مجھے دل دیا مجھے جان دی

وہ زبان جسے نہ چلا سکے۔ وہ دل جسے نہ منا سکے

"وہ چاہ جسے نہ لگا سکے

"سورج کی مدھم روشنی میں ٹائیگر اپنی ہمسفر کا ہاتھ پکڑے مسکرا رہا تھا۔ خوش نصیب تھا وہ لمحہ جسے چاہا وہ مل گیا "

(اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تمہارے اوپر اور اس کی رحمت اور یہ کہ اللہ معاف کرنے والا ہے حکمتیں جاننے والا)

ع

وادی زمر کے سب سے اونچے ٹیلے پر بیٹھے سردار ہاشم شاہ نے دانیں کا ہاتھ تھاما۔ تم جانتے ہو خوشی کیا ہے۔ وہ جسے دل میں بسایا ہوں اور وہ تمہیں بھی ایسے ہی دل میں بسالے جیسے تم نے اسے بسایا

(اور کھولتا ہے اللہ تمہارے واسطے پتے کی باتیں، اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ہے)

بارش کے موسم میں زونیشہ نے چائے کا کپ بلاج شاہ کے سامنے رکھا۔ سب سے زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب من چاہا شخص آپ کو مل جائے

Posted On Kitab Nagri

اے ایمان والو! نہ چلو قدموں پر شیطان کے اور جو کوئی چلے گا قدموں پر شیطان کے سو وہ تو یہی بتلائے گا)
بے حیائی اور بری بات اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اس کی رحمت تو نہ سنو تا تم میں ایک شخص بھی کبھی لیکن
(اللہ سنوارتا ہے جس کو چاہے اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے

کینیڈا کے فائیو سٹار ہوٹل میں میز کے اس پار شہر ونا مسکراتے ہوئے اپنے سامنے سب سے عزیز ہستی کو دیکھ رہی
تھی۔ جانتے ہو خوشی کیا ہے۔ جب تمہیں وہ ملے جس کی تم خواہش بھی نہ کرو اور وہ تمہارے لیے دنیا کا سب سے
اچھا تحفہ ہو۔

(جس دن کہ ظاہر کر دیں گی ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں وہ سب کچھ جو وہ کرتے تھے)

انگیٹھی کے سامنے بیٹھی شاہینہ بی کے ہاتھ اور پاؤں سرد تھے۔ سب سے بد قسمت لمحہ وہ ہوتا ہے کہ سب آپ کو
چاہ رہے ہوں لیکن جس کو آپ چاہے وہ کسی اور کو چاہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کبھی مل تو تجھے بتائیں ہم۔ تجھے اس طرح سے ستائیں ہم"

تیرا عشق تجھ سے چھین کے۔ تجھے مہ پلا کے رلائیں ہم

تجھے درد دوں تو نہ سہ سکے۔ تجھے دوں زباں تو نہ کہ سکے

"تجھے دوں مکاں تو نہ رہ سکے

Posted On Kitab Nagri

بارش سب کی قبروں کو بھگور ہی تھی۔ آج اللہ کی رحمت کی خوب بارش ہو رہی تھی زمر اور اس کے ساتھ موجود بہرام شاہ کی قبر پر۔ اس سے 2 کلو میٹر کے فاصلے پر قبرستان میں دو قبروں پر بے تحاشہ پھول تھے اور ان دونوں کی قبروں کے درمیاں ایک شخص ملگجے حلیے کے ساتھ مٹی میں لکیریں کھینچ رہا تھا۔ سردار عالمگیر کی حالت کو کوئی دیکھتا تو توبہ کرنا شروع کر دیتا تھا۔ غرور کو مٹنا تھا اور وہ مٹ گیا

آسمان اتنی بلندی پہ جواتر اتا ہے "

" بھول جاتا ہے زمیں سے ہی نظر آتا ہے

قالین پر بیٹھا وہ وجود گم صن سا بیٹھا کسی کے انتظار میں تھا اور اس کے ساتھ بیٹھا سبتین ان کو سوپ پلا رہا تھا۔ خود غرض لوگوں کا انجام بھی کبھی اچھا نہیں ہوا

کسے خبر تھی کہ یہ دور خود غرض اک دن "

Posted On Kitab Nagri

" جنوں سے قیمت دارور سن چھپائے گا

(اس دن پوری دے گا ان کو اللہ ان کی سزا جو چاہئے، اور جان لیں گے کہ اللہ وہی ہے سچا کھولنے والا)

یہ آیتیں سورۃ النور کی ہیں جو مدینہ میں نازل ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کے نام فرمان تحریر (کیا اور کہا تھا کہ اپنی عورتوں کو سورۃ النور کی تعلیم دو

کچن میں کھانا بناتی خانم بی نے جلتے چولہے کو دیکھا اور سوچا انسان دنیا میں آنے کے بعد غرور کرتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی اس غرور کو فنا ہونا ہے۔ تم جانتے ہو محبت کیا ہو۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ جس سے پیار کرتے ہیں وہ شخص غلط ہے اور آپ اس سے پھر بھی پیار کریں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سنتا تو میں کہتا، مجھے کچھ اور کہنا تھا۔"

"وہیل بھر کو جو رک جاتا، مجھے کچھ اور کہنا تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

میں نے اپنی زندگی سے سیکھا ہے کہ عشق حقیقی میں فائدہ ہے عشق مجازی تو انسان کو ڈبو جاتا ہے۔ میں آج یہاں " موجود پر لڑکی کو کہنا چاہتی ہوں لڑکیاں کمزور نہیں ہوتی۔ وہ بھی مضبوط ہوتی ہیں چٹان کی طرح لیکن ہمیں اس چٹان جیسا نہیں بننا جو طوفان سے بکھر جائے۔ میں یہاں موجود ہر لڑکی سے کہنا چاہتی ہوں یہ بوائے فرینڈ کاٹرینڈ چھوڑ دے اور حقیقت کی طرف لوٹے۔ یہ عمر عشق مجازی کی نہیں عشق حقیقی کی ہے۔ میں اپنی زندگی کو سمجھ چکی " ہوں اب آپ بھی سمجھ جائے

دلنشین نے بات ختم کی اور سیٹج سے اتری۔ ہال تالیوں سے گونج چکا تھا۔ اب وہاں موجود میزبان اس کی اردو کو انگلش میں ٹرانسلیٹ کر رہی تھی۔ وہ مطمئن سی چلتی ہوئی کوریڈور سے گزری تو ہوا کے جھونکے کی طرح بالوں کو پیچھے سے پونی میں قید کیے عاصم الخلیل تشریف لایا۔ "تم ایشیا کی لڑکیاں جذباتی کیوں ہوتی ہو؟"

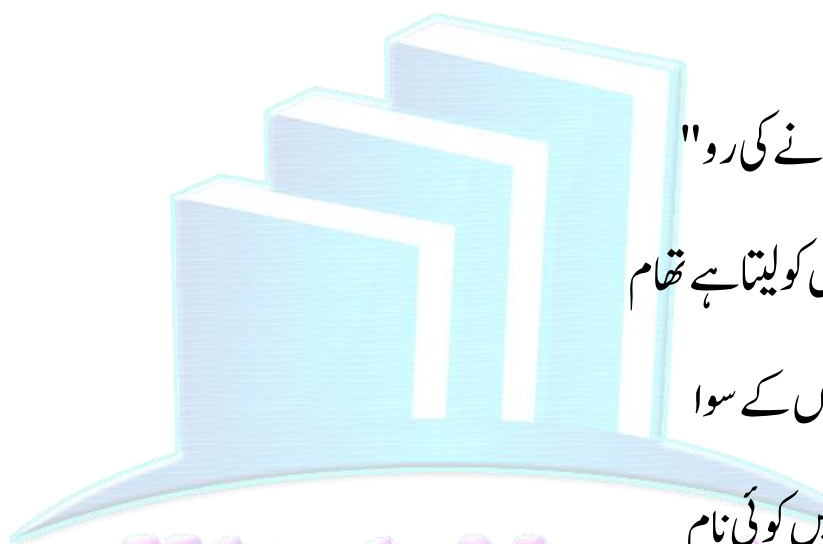
"میرے خیال سے جس کے اندر جذبات اور احساسات نہ ہوں وہ انسان نہیں حیوان ہے"

دلنشین نے بھی اسی کی زبان میں جواب دیا اور آگے بڑھنے لگی۔ اس نے اوور کوٹ پہن رکھا تھا اور سر پر حجاب کیا ہوا تھا۔

میں سوچتی تھی ایسا کیا ہے دانیل میں کہ سردار ہاشم شاہ نے اسے پسند کر لیا (دلنشین نے اپنی گاڑی کو کھولا) ان پچھلے دنوں میں مجھے سمجھ آگئی (اس نے سٹیرنگ سنبھالا) وہ بہادر تھے اور وہ چاہتے تھے کہ وہ بہادر لڑکی کو ہی اپنائے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دانیل بہادر اور مضبوط لڑکی تھی۔ (اس نے اپنے فلیٹ کے سامنے گاڑی

Posted On Kitab Nagri

روکی اور نیچے اتری) وہ میری طرح چیخ چیخ کر یار و کر ہر انسان کو یہ بات نہیں جتلا رہی تھی کہ مجھے اہمیت دوں (" دلنشین نے گاڑی کی گڈی سے سامان نکالا) لیکن یہ بھی اچھا ہو گیا کہ مجھے سردار ہاشم شاہ کی جگہ اپنا اللہ مل گیا وہ کھلے دل سے مسکرائی۔ اس نے اپنے فلیٹ کا دروازہ ان لاک کیا تو اس کا۔ موبائل بجا جس پر دانیل کالنگ لکھا آ رہا تھا۔



تند و سبک سیر ہے گرچہ زمانے کی رو"
عشق خود اک سیل لیے سیل کو لیتا ہے تھام
عشق کی تقویم میں عصر رواں کے سوا
اور زمانے بھی ہیں جن کا نہیں کوئی نام
عشق دم جبریل عشق دل مصطفیٰ
عشق خدا کا رسول عشق خدا کا کلام
عشق کی مستی سے ہے پیکر گل تابناک
عشق ہے صہبائے خام عشق ہے کاس الکرام
عشق فقیہ حرم عشق امیر جنود

Posted On Kitab Nagri

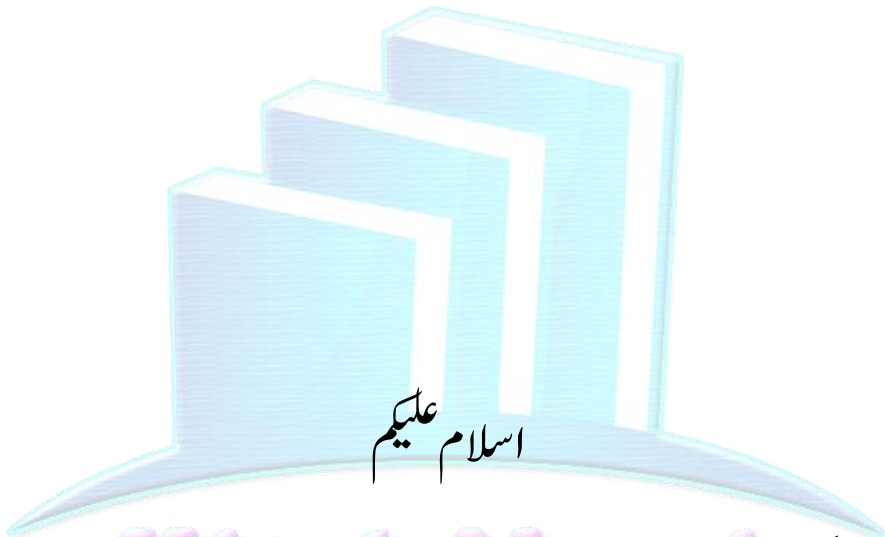
عشق ہے ابن السبیل اس کے ہزاروں مقام

عشق کے مضراب سے نغمہ تار حیات

”عشق سے نور حیات عشق سے نار حیات



ختم شد



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

